قرآن وسنت اور منہج سلف کے عین مطابق

# عقیدہ
# اہل سنت والجماعت

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

www.KitaboSunnat.com

تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری    تحت اشراف: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

قرآن وسنت اور منہج سلف کے عین مطابق

# عقیدہ اہل سنت والجماعت

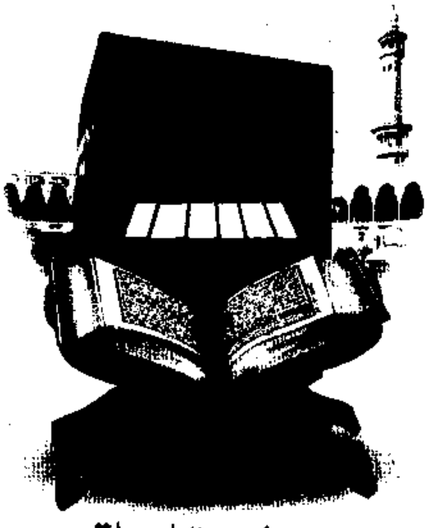

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری تحت اشراف: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

[illegible] 17 [illegible] 7357587

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
**انصار السنۃ پبلیکیشنز** رجسٹرڈ
محفوظ ہیں

260

نام کتاب: **عقیدہ اہل سنت والجماعت**

تالیف: **ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی**

تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری** تحت اشراف: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: **محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی**

ناشر: **ابومومن منصور احمد**

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-7357587

**Dar-us-Salam**

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین

مقدمہ ---------- 13

تمہید ---------- 19

## پہلا باب......عقیدہ اہل سنت والجماعت

عقیدے کی اصلاح کیوں؟ ---------- 28

اسلامی عقیدہ کی پہچان ضروری ہے ---------- 31

اسلامی عقیدہ کی دعوت دینا ---------- 32

سیّدنا نوح علیہ السلام ---------- 33

سیّدنا ہود علیہ السلام ---------- 33

سیّدنا صالح علیہ السلام ---------- 33

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ---------- 34

سیّدنا شعیب علیہ السلام ---------- 34

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام ---------- 34

سیّدنا محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 35

اہل سنت والجماعت کا تعارف ---------- 36

السنۃ ---------- 36

الجماعۃ ---------- 38

اہل السنۃ والجماعۃ ---------- 38

اہل سنت کی فضیلت ---------- 40

اہل سنت کا منشور ---------- 40

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## دوسرا باب...... اللہ تعالیٰ پر ایمان


توحید کی قسمیں ---------- 43

توحید ربوبیت ---------- 43

توحید الوہیت ---------- 46

عبادت کا معنی ومفہوم ---------- 47

توحید اسماء وصفات ---------- 52

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ---------- 54

اسماء اللہ کا احترام کرنا ---------- 54

اسماء وصفات میں سلف صالحین رحمہم اللہ کا منہج ---------- 57

اسماء وصفات توقیفی ہیں ---------- 57

اسماء وصفات کے متعلق مؤمن کا عقیدہ ---------- 58

اہل سنت والجماعت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کا منہج ---------- 59

علی وجہ الکمال تسلیم کرنے کی دلیل ---------- 59

ان صفات پر بعینہ ایمان لانے اور ان میں تشبیہ اور تمثیل کو جائز نہ سمجھنے کی دلیل ---------- 59

اور ان میں کسی قسم کے الحاد کو درست نہ جاننے کی دلیل ---------- 60

اسماء وصفات کے متعلق منہج سلف سے منحرف فرق مشبہ اور معطلہ پر رد ---------- 60

۱۔ مشبہ ---------- 60

۲۔ معطلہ ---------- 62

صفات الٰہیہ کی اقسام ---------- 65

۱۔ ذاتی ---------- 65

۲۔ فعلی ---------- 65

فائدہ ---------- 65


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۔نفس ---------- 65
۲۔الحب والفرح ---------- 66
۳۔کراہت وغضب ---------- 67
۴۔الرضیٰ ---------- 68
۵۔الرحمۃ ---------- 69
رحمت کی قسمیں ---------- 69
۱۔رحمت عامہ ---------- 69
۲۔رحمت خاصہ ---------- 69
۶۔خوشی دے کر ہنسانا اور غم دے کر رُلانا ---------- 70
۷۔العلو ---------- 70
علو کا انکار ---------- 71
وحدۃ الوجود ---------- 71
وحدۃ الشہود ---------- 73
حلول ---------- 74
۸۔استواء علی العرش ---------- 76
۹۔النزول ---------- 78
نزولِ باری تعالیٰ کی کیفیت ---------- 80
ایک سوال اور اس کا جواب ---------- 80
۱۰۔اللہ تعالیٰ کی معیت ---------- 81
۱۱۔کلامِ الٰہی ---------- 83
۱۲۔علم ---------- 85
علم غیب ---------- 87

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳۔ اولاد عطا کرنا ---------- 88
فائدہ ---------- 88
۱۴۔ مشیت ---------- 89
۱۵۔ قدرت واختیار ---------- 89
۱۶۔ وجہ (اللہ تعالیٰ کا چہرۂ اقدس) ---------- 91
۱۷۔ عین وبصر ---------- 93
۱۸۔ سمع (کان) ---------- 94
۱۹۔ یدان (دو ہاتھ) ---------- 94
۲۰۔ کف (ہتھیلی) ---------- 95
۲۱۔ ساق (پنڈلی) ---------- 96
۲۲۔ رجل (ٹانگ) ---------- 98
۲۳۔ صفاتِ الٰہیہ کا احصاء ممکن نہیں ---------- 99

## تیسرا باب...... فرشتوں پر ایمان

تخلیق ملائکہ ---------- 107
فرائض وذمہ داریاں ---------- 107
ملائکہ سے عداوت اور دشمنی ---------- 114
ملائکہ اور غلط تصورات ---------- 114

## چوتھا باب...... کتابوں پر ایمان

نزول کتب کا مقصد ---------- 119
انبیاء سابقین کی کتب اور صحیفوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے ---------- 119
فوائد ---------- 121

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قابل عمل نہیں ---------- 122
تورات ---------- 122
انجیل ---------- 123
زبور ---------- 123
صحائف ---------- 124
قرآنِ مجید ---------- 125
اعجازِ قرآن ---------- 125
تمام سابقہ کتابوں کا مہیمن ---------- 125
مکمل اور غیر متبدل ---------- 126
محفوظ ---------- 126
عدم مثلیت ---------- 126
مفصل کتاب ---------- 128
کلام اللہ ---------- 129

## پانچواں باب......رسولوں پر ایمان

انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانے کا مفہوم ---------- 133
رسالت ونبوت وہبی ہے ---------- 134
فضائل ومراتب اور درجات ---------- 134
نبی کریم ﷺ کی تمام انبیاء ورسل علیہم السلام پر فضیلت ---------- 135
عصمت انبیاء علیہم السلام ---------- 135
معصومیت کی دلیل ---------- 135
بشریت انبیاء ورسل علیہم السلام ---------- 136
معجزات ---------- 138

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ---------- 138
سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ---------- 139
سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ---------- 140

## چھٹا باب...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی خلافت پر ایمان

فضائل و مراتب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ---------- 142
افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ ---------- 144
عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی فضیلت و خلافت ---------- 146
فائدہ ---------- 148
سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور خلافت ---------- 148
عشرہ مبشرہ ---------- 149
اہل بیت سے محبت ---------- 150
امہات المؤمنین کی فضیلت ---------- 151
ام المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ---------- 152
ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ---------- 153
اولیاء اللہ کا احترام ---------- 153
اولیاء اللہ نفع ونقصان کے مالک نہیں ---------- 156
کراماتِ اولیاء ---------- 157
کرامات کا ثبوت اور چند کرامات کا بیان ---------- 158

## ساتواں باب...... آخرت کے دن پر ایمان

علاماتِ قیامت پر ایمان لانا ---------- 160

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




علاماتِ قیامت ---------- 162

قیامت کی بڑی علامات ---------- 162

صور کا بیان ---------- 174

حشر ---------- 177

اہل کفر کا حشر ---------- 178

اہل ایمان کا حشر ---------- 179

آخرت کے اور مراحل ---------- 180

حوضِ کوثر ---------- 180

اہل بدعت کی محرومی ---------- 181

حساب وکتاب ---------- 181

پل صراط ---------- 190

شفاعت کبریٰ ---------- 191

اللہ کے اذن سے شفاعتیں ---------- 192

جنت اور جہنم ---------- 192

دیدارِ الٰہی ---------- 198


## آٹھواں باب...... قضا وقدر پر ایمان


قدر کا لغوی مفہوم ---------- 200

قضا وقدر اور ان کا مفہوم ---------- 202

قضا وقدر کا مفہوم، آفاقی اور کائناتی اعتبار سے ---------- 202

قضا وقدر کا مفہوم انسان کے ذاتی اور انفرادی حالات ---------- 203

انسان کا مختار ہے یا مجبور ---------- 203

تقدیر اور ترکِ اسباب ---------- 205


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تقدیر کے اچھا اور بُرا ہونے پر ایمان ---------- 206
تقدیر اور غور و خوض ---------- 208

## نواں باب......عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مخالف اُمور

شرک ---------- 209
غیر اللہ سے فریاد رس اور دُعا کرنا ---------- 211
غیر اللہ کے تقرب کی خاطر ذبح کرنا ---------- 212
توسل غیر شرعی ---------- 213
غلو (تجاوز فی التعظیم) ---------- 214
شخصیت پرستی ---------- 215
قبر پرستی ---------- 217
مزارات کی تعمیر اور مجاوری ---------- 219
قبروں کے عرس ---------- 220
غیر اللہ کی نذر و نیاز دینا ---------- 221
ستارہ پرستی ---------- 222
نجومی اور پامسٹ کے پاس جانا ---------- 223
عقیدۂ نحوست ---------- 224
شرکیہ تعویذات ---------- 224
غیر اللہ کی قسم اُٹھانا ---------- 225
عشق ---------- 225
بدعت ---------- 226
ایک سوال اور اس کا جواب ---------- 228
شریعت اسلامیہ میں طعن کرنا ---------- 230

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا ، وَمِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ....

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، أَلضَّلَالَةُ فِي النَّارِ . "

عقیدۂ توحید صرف آخرت کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی ہی ضمانت نہیں، بلکہ دنیا کی فلاح، سعادت و سیادت، غلبہ و حکمرانی اور استحکام معیشت کا علمبردار بھی ہے۔ فلاح کا یہ پروگرام تو رسول اللہ ﷺ نے کوہِ صفا پر اپنی پہلی دعوت جو صرف عقیدۂ توحید کے اپنانے پر مشتمل تھی، میں پیش فرمادیا تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا. )) ❶

''اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ دو، تم فلاح پا جاؤ گے۔''

اس کے علاوہ آیت استخلاف کا مضمون بھی اسی حقیقت پر شاہد عدل ہے:

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾

[النور: ۵۵]

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کیا، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کو بنایا تھا، اور جس دین کو ان کے لیے پسند کیا ہے اسے ثابت و راسخ کردے گا، اور ان کے خوف و ہراس کو امن سے بدل دے گا، وہ لوگ صرف میری عبادت کریں گے، کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے، اور جو لوگ اس کے بعد کفر کی راہ اختیار کریں گے، وہی لوگ فاسق ہوں گے۔''

مذکورہ بالا آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے یہ وعدہ فرمادیا ہے کہ وہ ان کی اُمت کو زمین کا وارث بنائے گا اور خوف کی حالت بدل کر انھیں امن اور حکومت عطا کرے گا۔ جیسا کہ وہ گذشتہ زمانوں میں اپنے نیک بندوں کو اس زمین کا وارث بناتا رہا (فلسطین سے جبابرہ کا خاتمہ کر کے بنی اسرائیل کو اس کا وارث بنادیا تھا)، اور ان کا دین سربلند ہوگا، اور اس کا جھنڈا مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں لہرائے گا اور وہ لوگ صرف اللہ کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، اور جو لوگ ان تمام

---

❶ مسند أحمد: ١/ ٤٩٢۔ مستدرك حاكم: ١/ ١٥۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٦٥٦٢۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انعامات واکرامات کے باوجود کفر کی راہ اختیار کریں گے، وہی لوگ اس کے باغی اور اس کے عذاب وعتاب کے مستحق ہوں گے۔

اور بعینہٖ یہی مضمون سورۂ قریش کا بھی ہے:

﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ٥ إِلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ٥ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ٥ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ٥﴾

[القريش: ١-٤]

"(ہم نے ابرہہ اور اس کی فوج کے ساتھ جو کچھ کیا) قریش کو مانوس بنانے کے لیے کیا۔ انھیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس بنانے کے لیے کیا۔ پس (اس نعمت کے شکر کے لیے) انھیں چاہیے کہ اس کے گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے انھیں بھوک دُور کرنے کے لیے کھانا دیا، اور خوف سے امن دیا۔"

الغرض عقیدۂ توحید دونوں جہانوں کی سعادتوں کا سرچشمہ ہے، بایں وجہ اللہ ربّ العزت نے تمام انسانوں اور جنوں کی بھلائی، بہتری اور خیر خواہی کا فیصلہ فرماتے ہوئے، توحید کو ان کا مقصد تخلیق قرار دیا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ٥﴾ [الذاريات: ٥٦]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

اور صحیح بخاری کی ایک حدیث میں عقیدۂ توحید کو "حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ .)) ......

"اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق" قرار دیا گیا ہے۔" [1]

آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک جتنے انبیاء ورسل مبعوث ہوئے اور جتنی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان سب کا ایک ہی پیغام تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے صرف اسی کی عبادت ہونی چاہیے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے

[1] صحيح بخاري، كتاب اللباس، رقم: ٥٩٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآنِ کریم کی بہت ساری آیتوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾ [الأنبياء: ٢٥]

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو۔''

اور سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ﴾ [النحل: ٣٦]

''اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔''

اور سورۃ الزخرف کی آیت نمبر: ۴۵ میں فرمایا:

﴿ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ۝﴾ [الزخرف: ٤٥]

''اور آپ ہمارے اُن رسولوں سے پوچھ لیجیے جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا، کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ دوسرے معبود بنائے ہیں، جن کی عبادت کی جائے۔''

اس مقدس سلسلے کی آخری کڑی، پیارے پیغمبر، سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، جن کی پوری حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مطہرہ عقیدۂ توحید کی دعوت و خدمت سے عبارت ہے۔ چنانچہ کوہِ صفا پر آپ ﷺ نے صدائے توحید بلند فرمائی:

(( یَا أَیُّهَا النَّاسُ! قُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا. )) ❶

''اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ دو، تم فلاح پا جاؤ گے۔''

❶ مسند أحمد: ٣٤١/٤، ٣٤٢، الأحاد والمثاني، رقم: ٩٦٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زندگی کے آخری لمحات میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ایک بڑا پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا، جس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے اور فرماتے:

(( لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ . )) ❶

''لوگو! موت کی بے ہوشیوں میں بھی میرا پیغام یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

قرآنِ حکیم کی ہر ہر آیت کریمہ مضمونِ توحید پر مشتمل یا توحید کی متقاضی ہے، اور اسی مبارک اساس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر معطر و پاکیزہ فرمانِ عالیشان قائم و دائم ہے۔

یاد رہے کہ اس عالم رنگ و بو کی ہر شے کا وجود توحید باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے:

وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ — تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ

قارئین کرام! اس کائنات کی بقاء عقیدۂ توحید اور حاملین عقیدۂ توحید کے ساتھ مشروط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ . )) ❷

''یعنی قیام بدبخت ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

ایک دوسری حدیث سے ''شرار الناس''، ''بدبخت ترین'' لوگوں کی وضاحت ہوجاتی ہے، جس میں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک زمین میں ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے والوں کا وجود باقی ہے۔

ان مختصر دلائل و براھین سے عقیدۂ توحید کی ضرورت اور اہمیت واضح ہوگئی۔ اور معلوم ہوا کہ عقیدۂ توحید کے بغیر گزارہ ممکن نہیں ہے۔ اور کیوں نہیں کہ اللہ ربّ کائنات نے جن وانس کی تخلیق کا مقصد صرف اور صرف توحید ہی بیان فرمایا ہے۔ بس اسی اہم ترین نکتہ کی خاطر ہم نے عقیدۂ توحید کو اپنا موضوعِ تحریر بنانے کا فیصلہ کیا، اور ''عقیدۂ اہل سنت والجماعت'' نامی کتاب تحریر کی۔ اس کتاب کے کل نو (۹) باب ہیں۔ پہلے باب میں کچھ مبادیات ہیں اور

❶ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥١٠.    ❷ صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم: ٧٤٠٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسرے ارکانِ ایمان میں سے پہلے رکن یعنی کلمہ توحید کا بیان ہے۔ تیسرے باب میں ایمان بالملائکہ۔ چوتھے باب میں ایمان بالکتب۔ پانچویں باب میں ایمان بالرسل۔ چھٹے باب میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایمان۔ ساتویں باب میں روزِ آخرت پر ایمان۔ آٹھویں باب میں اچھی، بری تقدیر۔ نویں اور آخری باب میں عقیدہ کے مخالف امور کا بیان ہے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث نبویہ اور اقوالِ سلف کے علاوہ چوتھی چیز بطورِ مواد کے کتاب میں نہ آئے۔ اور الحمدللہ ہم آپ کو اپنے اس دعوے میں کافی حد تک پورے اترتے نظر آئیں گے۔﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾

آخر میں ہم اللہ ربّ العزت کے حضور سربسجود ہیں کہ وہ اس ادنیٰ سی کوشش کو ہمارے لیے، ہمارے والدین، اہل خانہ اور ہمارے بہن بھائیوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور اسے قبولِ عام بخشے۔ آمین!

قارئین سے التماس ہے کہ ہمیں اور ہمارے معاونین جناب محمد شاہد انصاری، ذاکر احمد اور ابو مومن منصور صاحب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ڈھیروں دعاؤں کے حقدار فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ ہیں جو ہماری سرپرستی فرما رہے ہیں، بلکہ ہمارے ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ جزاہ اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ خیر الجزا

کتاب ہذا میں درست مواد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اگر کوئی غلطی اور خامی ہے تو وہ ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ لأن الإنسان محل الخطأ والنسیان دائمًا.

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

حافظ حامد محمود الخضری

۲۲-۰۷-۲۰۰۸ م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تمہید

قرآنِ کریم اور احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ صحیح اسلامی عقیدے کے چھ ارکان ہیں:

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔
2. اس کے فرشتوں پر ایمان لانا۔
3. اس کی کتابوں کو ماننا۔
4. اُس کے رسولوں پر ایمان لانا۔
5. آخرت کے دن پر ایمان لانا۔
6. تقدیر پر ایمان لانا۔

مذکورہ بالا چھ ارکان اور اصولوں کے دلائل کتاب وسنت میں بکثرت موجود ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ﴾

[البقرة: ١٧٧]

”حقیقت معنوں میں نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق ومغرب کی طرف پھیرلو، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر، یومِ آخرت پر، فرشتوں پر، قرآنِ کریم پر، اور تمام انبیاء پر۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟﴾

[البقرة: ٢٨٥]

"رسول اللہ ﷺ اُس چیز پر ایمان لے آئے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، اور مومنین بھی، ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اُس کے فرشتوں پر، اور اُس کی کتابوں پر، اور اُس کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اُس کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔"

"مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھ مؤمنین تمام ارکانِ ایمان پر ایمان رکھتے ہیں، اور یہ کہ مسلمان قرآن وسنت کے مطابق زندگی گذارنے کا اعلان کرتے ہیں۔" ❶

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے اللہ کے رسول ﷺ سے ایمان کی بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( أَلْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. )) ❷

" ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یومِ آخرت پر ایمان لاؤ، اور اس پر ایمان لاؤ کہ تقدیر اچھی ہو یا بری سب اللہ کی طرف سے ہے۔"

جو شخص اللہ تعالیٰ کے فرشتے، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یومِ آخرت کا انکار کرے گا وہ راہِ حق سے بھٹک جائے گا، اور کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا انکار تو کفر ہے ہی فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور یومِ آخرت کا انکار بھی کفر ہے، کیونکہ

❶ تیسیر الرحمن، از ڈاکٹر لقمان سلفی، ص: ١٦٣.

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٩٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان پر ایمان لائے بغیر، اور اس ایمان کے بموجب عمل کیے بغیر ایمان باللہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝﴾ [النساء: ۱۳۶]

''اور جو شخص اللہ، اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا انکار کرے گا، وہ گمراہی میں بہت دُور چلا جائے گا۔''

مزید فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾ [النساء: ۱۵۰ـ ۱۵۲]

''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرق کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان رکھتے ہیں، اور بعض کا انکار کرتے ہیں، اور وہ لوگ دونوں کے درمیان کوئی اور راستہ اپنانا چاہتے ہیں۔ حقیقت معنوں میں وہی لوگ کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے، اور ان کے درمیان فرق نہیں کیا، عنقریب اللہ انھیں ان کا پورا اجر دے گا، اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ (۱۵۰ نمبر) آیت کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حافظ ابن کثیر اور شوکانی وغیرہما کا خیال ہے کہ اس آیت میں اہل کفر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، جو بعض انبیاء پر ایمان لے آئے اور بعض کا بغیر کسی حجت و برہان کے انکار کر دیا۔ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور محمد کریم ﷺ کا انکار کیا، اور نصاریٰ نے خاتم النبیین محمد ﷺ کا انکار کیا۔ اس سے مقصود یہ بیان کرنا ہے کہ جس نے بعض انبیاء کا انکار کیا، تو گویا اس نے تمام کا انکار کر دیا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام ہی انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے، جو شخص حسد، عصبیت، یا اپنی خواہش نفس کی وجہ سے ایک نبی کا بھی انکار کر دے گا، اس نے ظاہر کر دیا کہ جن انبیاء پر اس نے ایمان کا اظہار کیا تھا وہ اللہ کے لیے نہیں تھا، بلکہ عصبیت، خواہش نفس اور کسی دنیاوی غرض کی خاطر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو اس آیت کریمہ میں تین بار صفت کفر سے متصف کیا ہے۔ (تیسیر الرحمن، ص: ۳۱۰)

''آیت نمبر (۱۵۲) میں نبی کریم ﷺ کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہر کتاب اور نبی مرسل پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی لیے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور ان سے اگر کوئی تقصیر ہوئی ہوگی تو اُسے معاف کر دے گا، اور از روئے رحمت ان کی نیکیوں کو کئی گناہ بڑھا دے گا۔'' (تیسیر الرحمن، ص: ۳۱۰، ۳۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلا باب:

# عقیدۂ اہل سنت والجماعت

عقیدہ اہل سنت والجماعت، اسلامی عقیدہ دے کر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا، اور تمام جنوں اور انسانوں کو اس کا مکلّف ٹھہرایا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝﴾ [الذاریات: ٥٦-٥٧]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں نہ ان سے روزی مانگتا ہوں، اور نہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔''

تمام آسمانی کتب اسی عقیدہ کی طرف دعوت دینے کے لیے منزل ہوئیں۔ اور اس کے متضاد امور کی نفی کرنے کے لیے اُتاری گئیں، اور اسی عقیدہ کے استمساک میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ [البقرة: ٢٥٦]

''پس جو کوئی طاغوت کا انکار کر دے گا، اور اللہ پر ایمان لے آئے گا، اُس نے درحقیقت ایک ایسے مضبوط کڑے کو پوری قوت کے ساتھ تھام لیا، جو کبھی نہیں ٹوٹے گا۔''

اور اگر کوئی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے تو گویا اللہ نے اس کے دل کی روشنی چھین لی، اور اس کی آنکھ اور کان پر مہر لگا دی، اب اگر ایسے آدمی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور بھی کیا جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ حق قبول کرنے کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہیں۔

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝﴾ [الحج: ٦٢]

''اور یہ اس لیے کہ اللہ کی ذات برحق ہے، اور اللہ کے سوا جس کی وہ پرستش کرتے ہیں، وہ باطل ہے، اور بے شک اللہ ہی برتر اور بڑا ہے۔''

پس اگر انسان صحیح اور درست عقیدے کا مالک ہو تو دنیا میں اس کا مال اور خون محفوظ ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(( مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. )) ❶

''جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کا اقرار اس طرح کیا کہ اس نے اللہ کے علاوہ تمام معبودوں کا کفر کیا تو اس کا مال، اس کا خون محفوظ ہے، اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔''

اس عقیدہ کی بدولت انسان روزِ قیامت عذابِ الٰہی سے نجات پا جائے گا۔ رسول مکرم علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:

(( مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. )) ❷

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیے بغیر ملاقات کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، مگر اس کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔''

صحیح اور سلیم اسلامی عقیدہ اختیار کیے رکھنے کی وجہ سے روزِ قیامت اللہ ربّ العزت ابن آدم کے گناہوں کو معاف کر کے ڈھیروں مغفرت سے نوازے گا، امام ترمذی رحمہ اللہ سیّدنا

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ١/ ١٥٩.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ١/ ٢٧٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے کے بعد اس پر ''حسن'' کا حکم لگاتے ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو زمین کے برابر گناہ لے کر آئے، اور مجھے ملے تو تیرے نامۂ اعمال میں شرک موجود نہ ہو تو میں اس کے برابر مغفرت لے کر تجھے ملوں گا۔'' ❶

صاحب عقیدہ سلیمہ ہی قلب سلیم کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝﴾

[الشعراء: ٨٨-٨٩]

''جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا اور نہ اولاد۔ سوائے اس آدمی کے جو (گناہوں سے) پاک دل لیے اللہ کے سامنے آئے گا۔''

صرف وہ آدمی جہنم کے عذاب سے بچ سکے گا، جس کا دل دنیا میں کفر و شرک، نفاق اور دیگر مذموم اخلاق و عادات سے محفوظ ہوگا۔ ایسے ہی آدمی کا نیک عمل قیامت کے روز اس کے کام آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

[النحل: ٩٧]

''جو کوئی مرد یا عورت نیک کام کرے گا، درآنحالیکہ وہ مومن ہوگا، تو اسے ہم پاکیزہ اور عمدہ زندگی عطا کریں گے، اور ان کے اعمال سے زیادہ اچھا بدلہ انھیں دیں گے۔''

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ہر مسلمان (مرد و عورت) کو خوشخبری دی گئی ہے کہ ایمان لانے کے بعد جو کوئی بھی قرآن و سنت کے مطابق عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا میں

---

❶ سنن الترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ٣٥٤٩۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ صحیح مسلم، كتاب الذكر، رقم: ٦٧٧٤ من حديث أبي ذر نحوه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



راحت وسعادت اور وسیع رزقِ حلال عطا کرے گا، اور قیامت کے دن ان کے اعمال صالحہ کا کئی گنا بہتر بدلہ دے گا۔

اور اس کے برعکس، فاسد عقیدہ تمام اعمال کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اٹھارہ (۱۸) انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر خیر کرنے کے بعد اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [الأنعام: ۸۸]

''یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رحمت فرماتا ہے، اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو اُن کے اعمال ضائع ہو جاتے۔''

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں شرک کی ہیبت ناکی اور اس کی خطرناکی کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ زمر میں فرمایا ہے:

﴿ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝﴾ [الزمر: ٦٥]

''اور آپ کو اور ان رسولوں کو جو آپ سے پہلے گذر چکے ہیں یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر آپ نے اللہ کا کسی کو شریک بنایا تو آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا، اور آپ خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

فاسد عقیدہ کے اختیار کرنے سے مغفرت اور جنت کی نعمت عظمیٰ سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس پر جہنم میں ہمیشہ رہنے کا عذاب مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝﴾ [المائدة: ۷۲]

''بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مزید برآں فاسد عقیدہ انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ اور اس کا خون بہانا یعنی اس کا قتل کرنا درست ٹھہرتا ہے اور اس کا مال بھی حلال ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ﴾ [الأنفال : ٣٩]

''اور (مسلمانو!) تم کافروں سے جنگ کرو، یہاں تک کہ فتنہ کا سد باب ہو جائے اور مکمل اطاعت و بندگی اللہ کے لیے ہو جائے۔''

اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے، اور اگر مشرکین کفر و معاصی سے ظاہری طور پر باز آجائیں گے تو تم لوگ بھی جنگ کرنے سے رُک جاؤ۔ ان کے باطنی اعمال کو اللہ جانتا ہے، وہی ان کا حساب کرے گا۔ اور ان کے کیے کے مطابق انھیں بدلہ دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا:

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [التوبة : ٥]

''پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کہہ دیں، جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو ان کا خون اور مال محفوظ ہو جائے گا، سوائے اس کے کہ اس پر کوئی شرعی حق ہو اور قیامت کے دن اللہ ان سے حساب لے گا۔'' ❶

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو اس کے ''لا الہ الا اللہ'' کہنے کے بعد قتل کر دیا، تو آپ ﷺ نے کہا کہ قیامت کے دن کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کا کیا کرو گے؟ تو سیّدنا اُسامہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے صرف جان بچانے کے لیے ایسا کیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا تھا، اور بار بار کہتے رہے

❶ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: ٢٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ روزِ قیامت ''لا الہ الا اللہ'' کا کیا کرو گے؟ سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش! میں آج ہی اسلام میں داخل ہوا ہوتا۔'' ❶

## عقیدے کی اصلاح کیوں؟

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

سورۂ العصر میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر کہا ہے کہ بالعموم انسان خسارے اور گھاٹے میں ہے، اس لیے کہ وہ دنیا میں جب تک زندہ رہتا ہے، اسے کوئی نہ کوئی پریشانی لاحق ہوتی رہتی ہے، اور اگر کفر پر موت آجاتی ہے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے، اور اپنی عزیز تر جان کو بھی کھو بیٹھتا ہے، یعنی جہنم میں جانے کے بعد ہمیشہ کے لیے اس کی جان عذاب میں مبتلا رہے گی۔

اس خسارے اور گھاٹے سے صرف وہی لوگ بچیں گے جن کے اندر چار صفات پائی جائیں گی:

۱: اللہ تعالیٰ نے جن باتوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے، ان پر ایمان لائیں۔
۲: عمل صالح کریں، یعنی بھلائی کے جتنے کام ہیں، ان کو بجالائیں، چاہے ان کا تعلق اللہ کے حقوق کے ساتھ ہو، یا بندوں کے حقوق سے، اور چاہے وہ واجب ہوں یا مسنون یا مستحب۔
۳: جس ایمان اور عمل صالح کی باتیں اُوپر بیان کی گئی ہیں، ان کی وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور ان پر عمل کی رغبت دلائیں۔
۴: اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی بجالانے، اور نواہی سے اجتناب میں جو تکلیف اور زحمت اُٹھانی پڑے، اس پر ایک دوسرے کو صبر کرنے کی تلقین کریں، نیز ان دیگر تکلیفوں اور

❶ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: ۲۷۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مصیبتوں پر بھی ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں جو اللہ تعالیٰ تقدیر کا نتیجہ ہوتی ہیں، اور جنھیں اللہ کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔

جس بندے میں یہ چاروں صفات پائی جائیں گی، جس بات کو ان الفاظ سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ جس بندے نے عقیدے کی اصلاح کرلی وہ خسارے سے بچا رہے گا، اور دونوں جہان میں فوزِ عظیم کا حقدار بنے گا۔

اصلاحِ عقیدہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ دنیاوی زندگی پر عقیدہ سلیمہ کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سورۃ توبہ کی آیت (۱۰۷) سے (۱۱۰) تک کا تعلق اُن منافقین سے ہے، جنھوں نے ''مسجد قبا'' کے قریب مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی تھی، جس کا مقصد اسلام کے خلاف سازش، اور مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو عمارت کی حقیقت معلوم ہوگئی تو آپ نے دو صحابہ کو بھیجا جنھوں نے اس مکان کو جلا دیا، جسے اللہ تعالیٰ نے ''مسجد ضرار'' کا نام دیا، یعنی وہ مسجد جو قبا والوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بنائی گئی تھی۔

اور ''مسجد قبا'' جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ صحیحین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کبھی پیدل اور کبھی سواری پر اس مسجد کی زیارت کے لیے جاتے تھے، اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

پس مومن حامل عقیدہ سلیمہ اور منافق حامل عقیدہ فاسدہ کی نیت اور عمل میں جو بنیادی فرق ہے، وہ یہ ہے کہ مومن جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو اس کی نیت میں اللہ کی رضا اور حصولِ جنت ہوتا ہے۔ اس کے برعکس منافق کی نیت میں کھوٹ ہوتا ہے، اس لیے اس کی مثال اس آدمی کی ہوتی ہے جو مٹی کے کسی ایسے تودے پر مکان تعمیر کرے جو اندر سے کھوکھلا ہو، اور مکین کو لیے ہوئے گرتا ہوا جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْحُسْنٰی وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ لَا تَقُمْ فِيْهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ إِلَّآ أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○﴾ [التوبۃ: ۱۰۷۔۱۱۰]

’’اور وہ منافقین بھی ہیں جنھوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے اور کفر کی باتیں کرنے کے لیے اور مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کے لیے ایک مسجد بنائی، اور تاکہ وہ ان لوگوں کے لیے کمین گاہ بنے جو پہلے سے ہی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے رہے ہیں، اور وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی کی نیت کی تھی، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ آپ اُس میں کبھی نہ کھڑے ہوں۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد روزِ اوّل سے تقویٰ پر ہے زیادہ مستحق ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں، اُس میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ کیا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈر اور اس کی خوشنودی پر رکھی وہ بہتر ہے، یا وہ شخص جس نے اپنی بنیاد مٹی کے کسی کھوکھلے تودے کے کنارے پر رکھی جو گرنے ہی والا تھا، پس اُسے لیے ہوئے جہنم کی آگ میں گر گیا، اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہے اُن کے دل میں نفاق بن کر پرورش پاتی رہے گی، الا یہ کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (یعنی انھیں موت آ جائے) اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اسلامی عقیدے کی پہچان ضروری ہے!

ہر مرد وزن پر لازم ہے کہ عقیدے کی پہچان حاصل کرے اور اسے سیکھے، یاد رہے کہ علم، عمل سے پہلے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ ﴾ [محمد: ١٩]

''پس اے میرے نبی! آپ جان لیجیے کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور آپ اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح، کتاب العلم میں باب نمبر ۱۰ قائم کرتے ہیں: (( باب العلم قبل القول والعمل )) ...... ''باب اس متعلق کہ قول و عمل سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔''

حافظ ابن حجر مذکورہ بالا آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: (( فَبَدأَ بِالْعِلْمِ )) ...... کہ ''علم کو مقدم رکھا ہے۔'' ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابن المنیر کا کہنا ہے کہ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ صحت قول و عمل کے لیے علم شرط اوّل ہے، اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ پس عمل سے پہلے علم ہے، کیونکہ صحیح عمل کی ادائیگی کے لیے صحیح نیت ضروری ہے جو کہ علم کے ذریعے ممکن ہے۔'' ❷

امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( يُوشِكُ أَنْ تُنْقَضَ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، إِذَا نَشَأَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْجَاهِلِيَّةَ . ))

''قریب ہے کہ اسلام کی زنجیر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ٹوٹ جائے، اور یہ اس وقت ہوگا جب اسلام میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اسلام کے مد مقابل جاہلیت کو

---

❶ فتح الباري: ١/ ٢١٠.

❷ فتح الباري: ١/ ٢١٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جانتے نہیں ہوں گے۔"

## اسلامی عقیدے کی دعوت دینا

اللہ ربّ العزت نے جتنے بھی انبیاء ورسل کو معبوث کیا، ان سب نے اپنی دعوت کا آغاز عقیدۂ توحید کی دعوت سے کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ [النحل: ۳۶]

"اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ ﴾ [الانبیاء: ۲۵]

"اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو۔"

آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر نبی کریم ﷺ کے زمانہ تک جتنے انبیاء علیہم السلام معبوث ہوئے اور جتنی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان سب کا ایک ہی پیغام تھا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے صرف اسی کی عبادت ہونی چاہیے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی بہت ساری آیتوں میں بیان کیا جا ہے۔ سورۃ الزخرف میں فرمایا:

﴿ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ ﴾ [الزخرف: ٤٥]

"اور آپ ہمارے اُن رسولوں سے پوچھ لیجیے جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا، کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ دوسرے معبود بنائے ہیں جن کی عبادت کی جائے؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فائدہ** :...... نبی کریم ﷺ سے یہ جو کہا گیا ہے کہ آپ گذشتہ انبیاء علیہم السلام سے پوچھ لیجیے، تو اس سے مقصود تورات وانجیل کا علم رکھنے والے مومنوں سے پوچھنا گویا ان انبیاء سے پوچھنا ہے جن پر وہ کتابیں نازل ہوئی تھیں۔'' (تیسیر الرحمٰن:۱۳۷۶)

## سیّدنا نوح علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا نوح علیہ السلام کو، ان کی قوم پر رحم کرتے ہوئے، رسول بنا کر مبعوث کیا، اور انھیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو دعوتِ توحید دیں، شرک سے ڈرائیں، اور انھیں بتائیں کہ اگر وہ شرک سے باز نہیں آئیں گے تو اللہ کا دردناک عذاب انھیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔

سیّدنا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حکم کی فوراً تعمیل کی، اور اپنی قوم سے کہا:

﴿ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝﴾ [نوح: ۳]

''کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو، اور اس سے ڈرتے رہو، اور میری اطاعت کرو۔''

## سیّدنا ھود علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہدایت کے لیے سیّدنا ہود علیہ السلام کو مبعوث کیا تھا، جو انہی میں سے تھے۔ ان کا واقعہ سورۃ الاعراف آیات (۶۵) سے (۷۵) تک تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ سیّدنا ھود علیہ السلام نے ان سے کہا:

﴿ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ [هود: ۵۰]

''اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔''

## سیّدنا صالح علیہ السلام:

سیّدنا صالح علیہ السلام، سیّدنا ھود علیہ السلام کے سو سال بعد مبعوث ہوئے تھے۔ اور دو سو اسّی (۲۸۰) سال زندگی پائی تھی۔ سیّدنا ھود علیہ السلام کی طرح انھوں نے بھی اپنی قوم کے لوگوں سے کہا:

﴿ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ [هود: ۶۱]

''اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہِ تمہارا کوئی معبود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہے۔"

**سیّدنا ابراہیم علیہ السلام:**

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اہل بابل کے لیے نبی بنا کر بھیجا۔ انہی میں سے ان کا باپ آزر بھی تھا۔ انھوں نے انھیں صرف اللہ کی بندگی کی دعوت دی، اور ان کو شرک و معاصی سے ڈرایا:

﴿ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ﴾ [العنکبوت: ١٦]

"جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو۔"

**سیّدنا شعیب علیہ السلام:**

اللہ تعالیٰ نے مدین والوں کی ہدایت کے لیے سیّدنا شعیب علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ یہ لوگ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے۔ سیّدنا شعیب علیہ السلام نے توحید باری تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ اور ناپ تول میں کمی بیشی کرکے اور مسافروں کو لوٹ کر زمین میں فساد پھیلانے سے منع کیا۔

﴿ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ ﴾ [العنکبوت: ٣٦]

"اور ہم نے اہل مدین کے لیے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اور قیامت کے دن پر ایمان رکھو، اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔"

**سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام:**

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہوئے کہا:

﴿ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ ﴾ [المائدة: ٧٢]

"اے بنی اسرائیل! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تم سب کا ربّ ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سیّدنا محمد الرسول اللہ ﷺ!

آخر الزماں پیغمبر، سیّدنا ومولنا محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی دعوت کا آغاز توحید سے کیا، کیونکہ توحید ہی اصل ہے، توحید سے قبل فعل واجبات اور ترکِ محرمات کی دعوت نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ عقیدہ توحید کے بغیر کیے گئے اعمال نہ تو درجہ قبولیت تک پہنچتے ہیں اور نہ ان پر اجر وثواب ملتا ہے، اور عقل سلیم بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ کوئی بھی عمارت صحیح بنیاد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی مکرم علیہ الصلاۃ والسلام جب دعاۃ کو مختلف بلاد وممالک کی طرف بھیجتے تو انھیں نصیحت فرماتے کہ جا کر پہلے پہل عقیدہ توحید، اسلامی عقیدہ کی طرف دعوت دیں، اور جب وہ لوگ توحید کو قبول کرلیں تو دوسرے (Step) پر ان کو نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ کا حکم دیں۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا:

((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (وَفِي رِوَايَةٍ: إِلٰى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ) فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَالِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُو لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْ لِذَالِكَ ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ . )) ❶

’’یقیناً آپ اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جارہے ہو، لہٰذا سب سے پہلے آپ انھیں ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کی گواہی دینے کی دعوت دیں (اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی وحدانیت کی طرف دعوت دیں)، پس اگر وہ اس بات کو تسلیم کرلیں تو آپ انھیں بتلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں ان پر پانچ

❶ صحيح بخاري، كتاب الزكاة، رقم: ١٤٥٨، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ١٢١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نمازیں فرض کر رکھی ہیں، اگر وہ اس بات کو مان لیں تو پھر انھیں بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ کو فرض کر رکھا ہے جو کہ صاحب ثروت لوگوں سے لے کر فقراء کو دے دیا جائے، پس اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو آپ ان کے پاکیزہ مالوں سے بچیں، اور تم مظلوم کی بد دعا نہ لینا، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ مشرکین سے کہہ دیجیے کہ ایمان باللہ اور توحید باری تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانا میرا طریقہ، میرا منہج اور میری سنت ہے۔ میں اور میرے ماننے والے مومنین واضح دلیل و برہان کی بنیاد پر لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلاتے ہیں۔ اور میرا ایمان ہے کہ اللہ کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ اس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ مقابل، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیوی، وہ ان تمام عیوب و نقائص اور تمام کمزوریوں سے یکسر پاک ہے۔ اور میں مشرکوں کے دین پر نہیں ہوں:

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ [یوسف: ۱۰۸]

''آپ کہہ دیجیے کہ یہی (دین اسلام) میری راہ ہے، میں اور میرے ماننے والے، لوگوں کو اللہ کی طرف دلیل و برہان کی روشنی میں بلاتے ہیں، اور اللہ کی ذات بے عیب ہے، اور میں مشرک نہیں ہوں۔''

## اہل سنت والجماعت کا تعارف:

قارئین کرام! گزشتہ سطور میں آپ نے ''عقیدہ اہل سنت والجماعت'' کے متعلق مختصر مگر جامع بیان مطالعہ فرمالیا۔ اب ہم بتلائے چلتے ہیں کہ ''اہل سنت والجماعت'' ہیں کون؟

**السنة** :...... ''السنۃ'' کا معنی ''طریقہ مسلوکہ'' ہے۔ چاہے وہ طریقہ مسلوکہ قابل ستائش و مدح ہو یا قابل مذمت۔ جیسا کہ سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً ، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. )) ❶

"جس نے اسلام میں قابل ستائش طریقہ جاری کیا تو اس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد یہ عمل کریں گے اُسے ان کا بھی ثواب ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ اجر وثواب کم ہو۔ اور جس نے اسلام میں آ کر کوئی بُرا طریقہ ایجاد کیا تو اس کے اوپر اس کے اپنے عمل کا بھی بوجھ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ بغیر اس کے کہ ان کے بوجھوں میں سے کچھ کمی کی جائے۔"

جب کہ اصطلاحی طور پر لفظ "السنۃ" کا اطلاق صراطِ مستقیم، آپ کے اس راستے، جس پر آپ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا رہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے اعتقادات پر بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس کے مقابلے میں فاسد عقیدے پر بدعت کا اطلاق ہوتا ہے۔ پس اس اعتبار سے حاملین عقیدہ صحیحہ "اہل السنۃ" اور حامل عقیدہ فاسدہ "اہل البدعۃ" ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ متقدمین اہل علم نے جو کتابیں عقیدہ کے موضوع پر لکھیں ان کا نام "السنۃ" ہی رکھا۔ جیسا کہ "السنۃ للامام احمد بن حنبل"...... "السنۃ لابن أبی عاصم"...... "السنۃ للمروزی"...... "شرح السنۃ للامام بربہاری" وغیرہ۔

ان کتابوں کو پڑھنے والے پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ یہ کتابیں خالص عقیدہ کے موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ نہ کہ فروعی مسائل، الطهارة، الصلاة ، الزكوٰة ، الصيام ، الحج ، الرقاق ، البيوع ، وغیرہ پر مکتوب ہیں۔

اصطلاحی طور پر لفظ "سنت" کے معانی کی توضیح کے لیے سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: ٢٣٥١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی وہ حدیث کافی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ . )) ❶

''پس تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا یقیناً وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ پس اس وقت تم پر میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا لازم ہے، اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو بھی۔''

**الجماعة:**...... فرقہ کی ضد ہے، ''الجماعۃ'' اس قوم پر بھی بولا جاتا ہے، جس میں لوگ کسی ایک معاملہ پر اکٹھے ہو گئے ہوں۔ ❷

اصطلاحی طور پر ''الجماعۃ'' کا اطلاق ''اہل ایمان و اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، عظام رحمہم اللہ اور ان کے بعد احسان کے ساتھ تا قیامت ان کی راہ پر چلنے والے آئمہ اور علماء کرام جو صرف کتاب وسنت پر ہی مجتمع تھے، پر ہوتا ہے۔

**اهل السنة والجماعة:** پس اہل سنت والجماعت سے مراد وہ لوگ ہیں، جو نبی مکرم ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہوں، اور وہ عقیدۂ توحید خالص اور قول و عمل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین '' وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ '' کے راستے پر چلنے والے ہوں۔ ثابت قدم، بدعات سے الگ تھلگ، حق کے ساتھ غالب اور قیامت تک اللہ عزوجل کے مدد یافتہ لوگ ہوتے ہیں۔

(( لَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ . )) ❸

---

❶ سنن أبو داؤد، باب لزوم السنة، رقم: ٤٦٠٧ ۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ لسان العرب، القاموس المحيط، مادة " جمع ".

❸ صحيح بخاري، كتاب المناقب، رقم: ٣٦٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''میری اُمت میں ایک بہت بڑی جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو کوئی ان کو رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان واسلام کو اسی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے، باہم متحد رہنے اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے مکمل تعاون کا حکم فرمایا، اور فرقہ بندی اختیار کرنے سے منع فرمایا:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ ﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو، اور باہم متفرق نہ ہو جاؤ۔''

اور سیّدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ: الْجَمَاعَةُ. )) ❶

''اور یقیناً ملت اسلامیہ تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ان میں سے (۷۲) فرقے جہنم میں جائیں گے، اور ایک جنت میں جائے گا۔ یہی ''جماعت'' ہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَمَنْ أَرَادَ بِحَبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ. )) ❷

''مسلمانو! جماعت کو لازم پکڑے رہو اور جدا جدا، فرقہ فرقہ ہونے سے بچ جانا۔

❶ سنن أبو داؤد، رقم: ٤٥٩٧، سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٢٠٤.

❷ سنن الترمذي، باب ماجاء في لزوم الجماعة، رقم: ٢١٦٥۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیونکہ شیطان تنہا آدمی کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ اور جو آدمی جنت کی خوشبو حاصل کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ جماعت کے ساتھ منسلک رہے۔"

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( اَلْجَمَاعَةُ مَا وَافَقَ الْحَقَّ وَإِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ . )) ❶

" مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو دین حق کی موافقت کریں۔ اگر چہ اس راہ میں تم اکیلے کیوں نہ ہو۔"

## اہل سنت کی فضیلت:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( أَهْلُ السُّنَّةِ فِي الْإِسْلَامِ كَأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ الْمِلَلِ الْأُخْرٰى . )) ❷

" اہل سنت، اسلام میں وہ حیثیت رکھتے ہیں، جو حیثیت اسلام کی دوسرے ادیان کے مقابلہ میں ہے۔"

## اہلُ سنت کا منشور:

(( وَالْأَسَاسُ الَّتِيْ تُبْنَى عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ وَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ أَجْمَعِيْنَ ، وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَمَنْ لَمْ يَأْخُذْ عَنْهُمْ فَقَدْ ضَلَّ وَابْتَدَعَ ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَالضَّلَالَةُ وَأَهْلُهَا فِيْ النَّارِ . ))

❶ شرح أصول الاعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي.

❷ مجموع الفتاوىٰ: ٧/ ٢٨٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''وہ بنیاد جس پر جماعت کو قائم کیا جائے وہ محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں، وہی اہل سنت والجماعت ہیں، جو ان سے رہنمائی نہیں لے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، اور بدعتی ہو جائے گا، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور گمراہی اور اس کے اہل (گمراہ) دونوں ہی جہنمی ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسرا باب:

# اللہ تعالیٰ پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ یہ اعتقاد رکھے کہ اس آسمان وزمین کا اور پوری کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، وہ ایک ہے، وہی معبودِ برحق ہے، عبادت اور بندگی کے لائق بس اسی کی ذات عالی ہے۔ نہ کوئی اس کی الوہیت میں شریک ہے نہ ربوبیت میں، وہ اپنی کمال صفات کے ساتھ متفرد ہے، اس کا کمال صفات میں کوئی شریک نہیں اور وہی تمام عبودیت اور الوہیت والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ ہی ہر شئے کا خالق و مالک ہے تو وہی تنہا عبادت و بندگی کا مستحق بھی ہے، اس کے سوا کوئی اور ہستی نہیں کہ جس کی عبادت و بندگی کی جائے، چنانچہ فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ [الأنبياء: ٢٥]

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾ [البينة: ٥]

''اور انھیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں اور یہی نہایت درست دین ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تیسری جگہ فرمایا:

﴿ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝﴾ [ص: ٦٥]

”اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو اکیلا ہے، سب پر غالب ہے۔“

پس ایمان باللہ کو توحید سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

## توحید کی قسمیں

توحید کی تین قسمیں ہیں:

(۱)......توحید ربوبیت۔

(۲)......توحید الوہیت۔

(۳)......توحید اسماء وصفات۔

### ۱......توحید ربوبیت:

یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا خالق و مالک، روزی رساں اور پالنہار ہے۔ زندگی و موت دینے والا اور سب کو پالنے پوسنے والا ہے۔ نظامِ کائنات کو تنہا چلانے والا اور سب کی ضرورتوں کو بہم پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مشرکین عرب جو اپنے معبودوں کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کو برداشت نہیں کرتے تھے، اس کے باوجود اپنے معبودان کے متعلق ربوبیت یا اس کی کسی ادنیٰ صورت کا دعویٰ وہ اس لیے نہیں کرتے تھے کہ انھیں اچھی طرح معلوم تھا کہ بڑے سے بڑا انسان یا ان کے سینکڑوں بت مل کر بھی یہ طاقت نہیں رکھتے تھے کہ تپتے ہوئے صحرا میں پانی کا ایک گھونٹ یا اناج کا کوئی دانہ پیدا کر سکیں، وہ دل سے اس کے قائل تھے کہ کائنات سے ماوراء کوئی ذات ہے جو خالق و مالک، روزی رساں اور مدبر الامور ہے، اور یہ سارا نظام اس کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے کہا ہے کہ اگر آپ مشرکین سے پوچھیں گے کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اللہ نے پیدا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے، یعنی یہ بات اتنی ظاہر و باہر ہے کہ وہ کسی حال میں بھی اس کا انکار نہیں کر پاتے ہیں۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴾ [الزخرف: ۸۷]

''اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: اللہ نے۔ پس وہ کہاں پھرتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴾ [الزخرف: ۹]

''اور اگر آپ اُن سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ انھیں اس اللہ نے پیدا کیا ہے جو زبردست، بڑا جاننے والا ہے۔''

سورۂ مومنون میں ہے:

﴿ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴾ [المؤمنون: ۸۶۔۸۷]

''اے میرے پیغمبر! آپ ان سے پوچھیے کہ ساتوں آسمانوں کا رب کون ہے؟ اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟ وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ! آپ کہہ دیجیے: تو پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں ہو۔''

الغرض اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک، روزی رساں اور مدبر الامور ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ اس پر کائناتِ عالم کی ہر چیز شاہد عدل ہے۔ زمین و آسمان، نباتات و جمادات اور کل کائنات پر اور پھر اپنے اوپر نظر ڈال کر اگر انسان غور و فکر کرے تو اُسے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ یہ سارا کارخانہ از خود وجود میں نہیں آ گیا بلکہ کوئی ہستی ضرور ہے جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان کو وجود بخشا ہے۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے

اس لیے کہ بغیر خالق کے کوئی چیز بن نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ○ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ○﴾ [الطور: ٣٥-٣٦]

''کیا وہ بغیر کسی خالق کے پیدا ہوگئے ہیں، یا انھوں نے خود ہی اپنے آپ کو پیدا کرلیا ہے۔ کیا آسمانوں اور زمین کو انھوں نے پیدا کیا ہے، بلکہ وہ یقین کی دولت سے محروم ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○﴾ [الزمر: ٦٢]

''اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اور وہی ہر چیز کا محافظ ونگراں ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہی تمام چیزوں کا خالق و مالک، ان کا پالنہار، ان میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنے والا ہے اور ان کا محافظ ونگراں ہے، اس کی قدرت بے پایاں اور اس کا علم لامحدود ہے، اور آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی چابیاں اسی کے پاس ہیں، رزق ورحمت اور خیر وبرکت سب کچھ اسی کے پاس ہے۔ اس لیے عبادت کا صرف وہی تنہا حقدار ہے، اور دست سوال پھیلایا جائے تو صرف اسی کے سامنے۔ اور قیامت کے دن حقیقی خسارہ اُٹھانے والے وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں قرآنِ کریم اور اُن نشانیوں کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔'' (تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن، ص: ۱۳۰۷)

ذرّے ذرّے سے آسمان تک ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ تعالیٰ کے وجود کا پتہ دیتی ہے کیونکہ بغیر صانع کے کسی مصنوع کا وجود ہی نہیں ہوسکتا۔ ایک فارسی شاعر نے کیا خوب ترجمانی کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیچ چیزے خود بخود چیزے نشد
ہیچ آہن خود بخود تیغ نشد

اور ایک عربی شاعر ابن المعتز نے کہا ہے:

وَفِـيْ كُـلِّ شَـيْءٍ لَـهُ آيَةٌ
تَـدُلُّ عَـلَـى أَنَّـهُ وَاحِـدٌ

### ۲......توحید الوہیت:

توحید الوہیت کو توحید عبادت بھی کہا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تنہا عبادت اور بندگی کا مستحق ٹھہرایا جائے۔ اس کے علاوہ کسی ذات کی عبادت ہرگز نہ کی جائے۔ جب اللہ تعالیٰ ہی ہر شئے کا خالق و مالک ہے، تو وہی تنہا عبادت و بندگی کا مستحق بھی ہے، اس کے سوا کوئی اور ہستی نہیں کہ جس کی عبادت و بندگی کی جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝﴾ [الذاریات: ۵۶]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

"اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا ہے کہ میں انھیں اپنی عبادت کا حکم دوں، ورنہ مجھے ان کے پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اوپر کی آیت میں نبی کریم ﷺ کو قرآنِ کریم پڑھ کر نصیحت کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے، اسی کی تائید میں یہ بات کہی گئی ہے، یعنی چونکہ انسانوں کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت کرنا ہے، اس لیے آپ بہرحال انھیں نصیحت کرتے رہیے، اور ان کی تخلیق کا یہ مقصد مشرکین مکہ سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ آپ کی نصیحت قبول کریں۔"

(تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن، ص: ۱۴۷۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



توحید کامل کا بلند مقام یہ ہے کہ بندہ عملی طور پر یہ دکھادے کہ اس کی بندگی کی تمام صورتیں اور اس کا جینا مرنا سب اللہ کے لیے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾

[الأنعام: ١٦٢ـ ١٦٣]

" آپ کہیے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں اللہ کا پہلا فرمانبردار بندہ ہوں۔"

اوپر کی آیت (۱۶۲) میں دین کی بنیادی بات کی طرف اشارہ ہے، اور اس آیت میں بعض جزئیات کا ذکر کیا گیا ہے، اور نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مشرکین کو بتادیں جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور غیروں کے نام پر ذبح کرتے ہیں کہ وہ ان کی تمام شرکیہ باتوں میں ان کے مخالف ہیں، اور ان کی نماز، ان کی قربانی، ان کی زندگی اور ان کی موت، سب رب العالمین کے لیے مخصوص ہے۔ اور آخر میں نبی کریم ﷺ نے کہا میں اس اُمت کا پہلا مسلمان ہوں۔

آپ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام نے اسلام ہی کی دعوت دی، جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صرف اسی کی عبادت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾

[النحل: ٣٦]

" اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔"

## عبادت کا معنی ومفہوم:

عبادت کا لفظی معنی اپنی عاجزی اور درماندگی کا اظہار ہے، اور اصطلاحِ شریعت میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا معنی سمجھنے کے لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تعریف ملاحظہ ہو:

(( اِسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَعْمَالِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ . )) ❶

"اللہ کے سامنے اپنی بندگی وعبودیت کے نذرانے کو پیش کرنا اور اس کے احکام کو بجالانا ہے، وہ نیک کام جو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لیے کیا جائے عبادت ہے۔"

تو اس اعتبار سے نماز، زکوۃ، روزہ، حج، صدقِ مقال، امانت داری، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، صلہ رحمی، وعدہ پورا کرنا، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، جہاد، دعا، ذکر، تلاوتِ قرآن، سب عبادت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا ذکر فرما کر ان کی تعریف میں جو کچھ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اس سے عبادت کا مفہوم اور عابدین کے اوصاف معلوم کیے جا سکتے ہیں۔

﴿ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝﴾ [الأنبياء: ٧٣]

"اور ہم نے انھیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی تھی کہ وہ اچھے کام کریں، اور نماز قائم کریں، اور زکوۃ دیں اور وہ سب ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔"

عبادت صرف ایک اللہ کے سامنے ہو، تمام مخلوقات کی گردن اللہ کے سامنے جھکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝﴾ [مريم: ٩٣]

---

❶ مجموع الفتاوى: ١٠/ ١٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں، سب رحمٰن کے سامنے بندے کی حیثیت سے
حاضر ہوں گے۔''

یعنی جب قیامت ہوگی تو آسمان و زمین میں پائے جانے والے تمام جن و انس اور فرشتے اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور کھڑے ہوں گے۔ کسی نے کیا خوب رقم کیا ہے:

عبادت کب کسی کی ہو بھلا اللہ کے ہوتے
گداؤں سے بھی مانگیں حقیقی شاہ کے ہوتے

تعجب ہے مسلمانوں پر جو ہیں غیر کے طالب
کہ کیچڑ چاٹتے پھرتے ہیں شیریں چاہ کے ہوتے

کوئی اجمیر کلیر کو تو کوئی پاک پتن کو
نجف کو کربلا کو جائے بیت اللہ کے ہوتے

غضب پر ہے غضب مسلم بڑھا کفار مکہ سے
مصیبت میں ہے پوجے غیر کو اللہ کے ہوتے

واقعہ یہ ہے کہ مشرکین مکہ مصائب و تکالیف کے موقع پر صرف ایک اللہ العالمین کو یاد کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝﴾ [العنكبوت: ٦٥]

''پس جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں، تو اللہ کے لیے بندگی کو خالص کرکے اُسے پکارتے ہیں، پھر جب وہ انھیں بچا کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے، تو دوبارہ شرک کرنے لگتے ہیں۔''

اکبر الٰہ آبادی مرحوم نے زمانہ حال کے ان مسلمان نما مشرکین کے متعلق جو مرادوں و مشکلات کے حل کے لیے قبروں پر کارڈ لٹکاتے ہیں، اس طرح حیرت و افسوس کا اظہار کیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ رقمطراز ہیں:

مصیبت میں بھی اب یادِ خدا آتی نہیں اُن کو
دُعا منہ سے نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں

اور ایسوں کو پکارنے والوں جو پکار سننے پر قادر ہی نہیں کا انجام یہ ہے:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○﴾ [الأحقاف: ٥-٦]

''اور اس آدمی سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے بجائے اُن معبودوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار کو نہ سن سکیں گے، اور وہ اُن کی فریاد و پکار سے یکسر غافل ہیں۔ اور جب لوگ میدانِ محشر میں لائے جائیں گے تو وہ معبود اُن کے دشمن ہو جائیں گے، اور اُن کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ''اہل کفر کی شقاوت و بدبختی بیان کی جارہی ہے کہ اس آدمی سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے سوا کسی ایسے جھوٹے معبود کو پکارتا ہے، جو اس کی پکار کو قیامت تک نہیں سن سکتا ہے، اس لیے کہ یا تو وہ مٹی یا پتھر کا بنا بت ہے یا کوئی بندۂ عاجز و مسکین ہے جو اپنے حال میں مشغول ہے، اور اللہ کی مرضی کے بغیر ایک تنکا بھی نہیں ہلاسکتا ہے، بلکہ قیامت کے دن میدانِ محشر میں جب سب لوگ جمع ہوں گے تو وہ معبودانِ باطل ان کے دشمن بن جائیں گے، اور ان سے اعلانِ براءت کر دیں گے، اور صاف صاف کہہ دیں گے کہ ہم نے انھیں نہیں کہا تھا کہ یہ ہماری عبادت کریں، اور نہ ہم جانتے ہیں کہ انھوں نے ہماری عبادت کی تھی، اے ہمارے رب! ہم ان سے اپنی بیزاری اور برأت کا اعلان کرتے ہیں۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ معبودانِ باطل کا اپنی زبان سے اس بات کا اعلان کہ ان مشرکین نے ہماری عبادت نہیں کی تھی، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ معبود یا تو شیطان ہوں گے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جھوٹ بولیں گے یا ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام ہوں گے جو اپنی عبادت کیے جانے پر کبھی راضی نہیں تھے، تو وہ حقیقی معنوں میں اپنی براءت کا اعلان کریں گے، اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے، بلکہ ان شیاطین کی عبادت کرتے تھے جو انھیں شرک باللہ کی تعلیم دیتے تھے۔ اور اگر وہ مٹی یا پتھر کے بنے بت ہوں گے، تو یا تو وہ زبانِ حال سے مشرکین کو جھٹلائیں گے یا اللہ انھیں قوت گویائی دے دے گا، اور وہ اپنے پجاریوں کی پرستش کا انکار کردیں گے، اس لیے کہ زمین وآسمان کا ایک ایک ذرّہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ (تیسیر الرحمٰن: ۲/ ۱۴۰۷)

مشرکین مکہ جن بتوں کی پوجا کرتے تھے، ان بتوں کو چند روحانی ہستیوں کی نشانی اور یادگار تصور کرتے تھے اور اصل عبادت ان روحانی ہستیوں کی کرتے تھے، اور انھی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے تھے، لیکن ان کی یہ عبادت و پرستش اور ان کا یہ تصور بھی اسلام کے نقطۂ نظر سے بالکل غلط ہے۔ کوئی مورتی، کوئی دیوی، کوئی دیوتا، کوئی بت فاعل ومختار نہیں۔ نہ اصل اشخاص خود مختار ہیں اور نہ ان کا ظل، یہ تصویر اور یہ عکس ہی کسی طرح کا اختیار رکھتے ہیں۔

عربوں میں بعض ایسے جاہل اور احمق بھی تھے جو اپنے ہاتھ کے تراشے ہوئے پتھر ہی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے تھے، اور اسی لیے براہِ راست ان کی عبادت کرتے تھے، چنانچہ قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

﴿ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝ ﴾ [الصافات: ۹۵]

''کیا تم ان بتوں کی پرستش کرتے ہو، جنھیں اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔''

یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دفاع میں کہا کہ یہ کیسی تمہاری کورمغزی ہے کہ جن بتوں کو تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو انہی کی عبادت کرتے ہو، حالانکہ تمہارا اور تمہارے معبودوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے عبادت کا مستحق بھی صرف وہی ہے۔

یعنی سیّدنا ابراہم علیہ السلام نے اس موقعہ پر ان لوگوں میں یہ احساس بیدار کرنا چاہا کہ یہ خود تراشیدہ بت نفع وضرر کے مختار نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس زمرے میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو اللہ کے ماسوا بزرگ ہستیوں اور اہل قبور و صالحین کو نفع وضرر کا مختار اور حاجت روا سمجھ کر اُن سے دُعائیں مانگتے ہیں اور ان کی قبروں کے سامنے فریاد وزاری کرتے ہوئے مرادیں طلب کرتے ہیں، حالانکہ اہل قبور کو ان کی فریاد اور دُعاؤں کی قطعی خبر نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴾ [فاطر : ٢٢]

''اور جو لوگ قبروں میں مدفون ہیں، انھیں آپ نہیں سنا سکتے۔''

لہٰذا اہل قبور سے کچھ کہنا، حل مشکلات کے لیے ان سے مدد چاہنا، اور ان سے مرادیں مانگنی شرعی طور پر باطل اور حرام ہیں اور شرکیہ امور ہیں۔ قرآنِ حکیم میں صراحت سے موجود ہے کہ جو کچھ فریاد کرنی ہو وہ صرف ایک اللہ کے حضور کرنی چاہیے اس کے علاوہ کوئی حاجت روا ہے نہ کوئی مشکل کشا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ○ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ﴾ [یونس : ١٠٦۔ ١٠٧]

''اور اللہ کے سوا ان معبودوں کو نہ پکاریئے جو آپ کو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، اور اگر آپ نے ایسا کیا تو یقیناً اس وقت آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ اور اگر اللہ آپ کو کسی تکلیف میں مبتلا کر دے تو اس کے علاوہ کوئی اسے دُور نہیں کر سکتا ہے، اور اگر وہ آپ کے لیے کوئی بھلائی چاہے تو اس کے فضل وکرم کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔''

### ۳......توحید اسماء وصفات:

یعنی کتاب اللہ اور سنت صحیحہ میں اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات اور اسماء وارد ہیں۔ اللہ کو اس کے انہی ناموں اور صفات کے ساتھ پکارا جائے جن کے ساتھ اس نے خود کو متصف کیا ہے یا اس کے نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [الأعراف: ١٨٠]

''اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انھی ناموں کے ذریعہ پکارو، اور ان لوگوں سے برطرف ہو جاؤ جو اس کے ناموں کو بگاڑتے ہیں (اس کے غلط معنی بیان کرتے ہیں) اور انھیں عنقریب ان کے کیے کی سزا دی جائے گی۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: ''اللہ تعالیٰ کو اس کے اچھے ناموں کے ساتھ پکارنے کے بعد جو دُعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اُس کے ناموں میں الحاد سے کام نہ لیا جائے، یعنی اسے بدلا نہ جائے، جیسا کہ مشرکین نے اللہ سے ''لات'' عزیز سے ''عزیٰ'' اور منان سے ''منات'' بنا لیا تھا، اور نہ قرآن وسنت سے بغیر دلیل کے اللہ کے نئے نئے نام رکھے جائیں، جیسا کہ اہل فارس نے خدا، یزدان اور ہرمن اور ہندوؤں نے بھگوان اور ایشور اور انگریزوں نے گاڈ وغیرہ نام ایجاد کر لیے ہیں۔ اور نہ اللہ کا قرآن وسنت سے کوئی ثابت شدہ نام حذف کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کی تاویل کر کے ان کے ظاہری معانی کو بدل دینا، یا ان کا کوئی معنی ہی مراد نہ لینا، یا انھیں مخلوق کے ناموں کے ساتھ تشبیہ دینا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ناموں میں الحاد کی صورتیں ہیں۔''

صحیحین میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں، جو شخص انھیں گنے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ❶

اس کا مفہوم یہ نہیں کہ اللہ کے صرف ننانوے ہی نام ہیں بلکہ اللہ کے نام اس سے زیادہ ہیں، جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے، جیسا کہ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جسے احمد، ابو عوانہ، ابو یعلیٰ اور بزار رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ایک عظیم دُعا سکھائی ہے۔ اس میں آیا ہے:

❶ صحيح بخاري مع الفتح: ١١/ ٣٧٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( أَسْأَلُكَ بِاسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ .)) ❶

''میں تجھ سے تیرے ہر اُس نام کے ذریعہ مانگتا ہوں جو تو نے اپنے لیے رکھا ہے، یا جسے تو نے اپنے پاس علم غیب میں چھپا رکھا ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ نے علماء کا اتفاق نقل کیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں۔''

(تیسیر الرحمن لبیان القرآن، ص: ۵۰۹)

## ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ابن قیم رحمہ اللہ نے اسماء اللہ کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔

۱: ایسے اسماء وصفات جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اپنی کتاب میں، اور اپنے بندوں کو معلوم کروایا ہے۔

۲: ایسے اسماء جن کو اس نے اپنے فرشتوں کے سامنے ظاہر کیا اور اپنی کتاب میں بیان نہیں کیا۔

۳: ایسے اسماء جن کو اس نے اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے اور اس کی مخلوقات میں سے ان کو کوئی نہیں جانتا۔ ❷

## اسماء اللہ کا احترام کرنا:

توحید کی حقیقت تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جو اسماء اللہ کا احترام بجالائے، اسماء اللہ کا احترام کئی چیزوں کا متقاضی ہے۔

(۱) اسماء اللہ کا احترام اس بات کا متقاضی ہے کہ ایسا نام رکھنے سے اجتناب کیا جائے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ سیّدنا اَبوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری کنیت ''ابوالحکم'' تھی، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ ، فَلِمَ تُكَنَّى أَبَا الْحَكَمِ ؟ ))

❶ مسند أحمد: ۱/ ۳۹۱.    ❷ بدائع الفوائد: ۱/ ۱۶۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''یقیناً اللہ تعالیٰ حاکم ہے، اور اسی کا حکم چلتا ہے، لہٰذا ابوالحکم کنیت کیونکر رکھی جائے گی؟''

سیّدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیونکہ میری قوم کے لوگوں میں جب بھی اختلاف ہوتا تو وہ میرے پاس آتے، اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا، پس میرے اس فیصلے پر دونوں فریق راضی ہو جاتے۔ (لہٰذا میرے لیے ابوالحکم کنیت اختیار کر لی گئی) لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کتنی اچھی بات ہے (کہ تیرے بیٹوں میں سے کسی کے نام پر کنیت رکھ دی جائے؟) تمہاری کتنی اولاد ہے؟'' میں نے کہا: ''شریح، مسلم اور عبداللہ (تین بیٹے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کیا: شریح۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پس تو ابوشریح ہے۔'' ❶

اسماء اللہ کے احترام میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ابوالحکم'' کی کنیت بدل دی، کیونکہ علی الاطلاق ''حکم'' اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ﴾ [الرعد: ٤١]

''اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے، کوئی اس کے حکم کو ٹالنے والا نہیں ہے۔''

(۲) اسماء اللہ کا احترام اس بات کا متقاضی ہے کہ انسان اپنے غلام اور لونڈی کے لیے "عَبْدِيْ" اور "أَمَتِيْ" کے الفاظ استعمال نہ کرے، اس لیے کہ ایسے الفاظ کے استعمال سے توحید ربوبیت میں شرک کا شائبہ لازم آتا ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: إِسْقِ رَبَّكَ، أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّيْ وَلْيَقُلْ، سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ:

---

❶ سنن أبو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٤٩٥٥، سنن النسائي، كتاب القضاة، رقم: ٥٤٠٢. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلامِي.)) ❶

''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: اپنے ''رب'' کو پانی پلاؤ، اپنے ''رب'' کو کھانا کھلاؤ یا اپنے ''رب'' کو وضو کراؤ۔ اور ایسے ہی کوئی یہ نہ کہے: میرا ''رب'' بلکہ کہے: میرا سردار یا مولا، اور ایسے ہی کوئی مالک یہ نہ کہے: میرا بندہ یا میری بندی، بلکہ کہے: میری لونڈی اور میرا غلام۔''

مذکورہ بالا حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے آقا کو یہ درس دیا کہ وہ اپنے ماتحت کو ''غلام یا لونڈی'' کہہ کر پکارے، اور اسی طرح ماتحت غلام کو یہ تعلیم دی کہ وہ اپنے آقا اور سرپرست کو لفظ ''سید یا مولا'' کہہ کر پکارے، تاکہ شرک کا شائبہ نہ ہو۔

(۳) اسماء اللہ کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے نام پر عطا کیا جائے اور جو کہ اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اسے ردّ نہ کیا جائے، جو کوئی اللہ کے نام پر سوال کرنے والے کو ردّ کرتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء کا وہ احترام نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ، فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ، فَأَعْطُوهُ.....)) ❷

''جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ مانگے اسے پناہ دو۔ اور جو کوئی اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کرو۔''

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے نام پر عطا کرنے میں اللہ کا تقرب اور تعظیم ہے۔

(۴) اسماء اللہ کا احترام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ''وجہ'' کے ساتھ صرف اور صرف جنت کا سوال کیا جائے۔ اسی میں اللہ تعالیٰ کا احترام، اکرام اور تعظیم ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب العتق، رقم: ۲۵۵۲، صحیح مسلم، کتاب الألفاظ، رقم: ۵۸۳۸.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، رقم: ۱۶۷۲، سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، رقم: ۲۵۶۶، مسند أحمد، رقم: ۵۳۶۵، ۲/ ۳۸۳. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( لَا یَسْأَلُ لِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ . )) ❶

''نہ سوال کیا جائے اللہ کے چہرے کا واسطہ دے کر مگر جنت کا۔''

(۵) اسماء اللہ کا احترام اس بات میں بھی ہے کہ قسمیں زیادہ نہ اُٹھائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاحْفَظُوْا اَیْمَانَكُمْ ط ﴾ [المائدة : ۸۹]

''اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے:

''تم قسمیں زیادہ نہ کھاؤ۔''

## اسماء وصفات میں سلف صالحین کا منہج

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے متعلق سلف صالحین کا مؤقف انتہائی درست اور اعتدال پسند ہے۔ قارئین کے افادہ کی خاطر ذیل کی سطور میں اسے قلمبند کیا جارہا ہے۔

### ① ...... اسماء وصفات توقیفی ہیں:

اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات اور اسماء ہیں، توقیفی ہیں۔ یعنی کہ کسی ایک کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی طرف سے کسی ایسی صفت کو اللہ تعالیٰ کی صفت قرار دے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات میں ذکر نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اللہ تعالیٰ کی صفت قرار دیا ہے۔ اسی طرح صفات ثابتہ میں سے کسی ایک صفت کی نفی کی جائے، جس کو اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت قرار دیا ہو۔ یقیناً اسماء وصفات کے اثبات اور نفی میں معیار صرف کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، لہٰذا سلف اور اہل سنت والجماعت ان کو اپنی رائے اور فکر سے ثابت نہیں کرتے۔

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الزکاة، رقم: ۱۶۷۱. شیخ صالح فوزان نے اسے ''صحیح'' شمار کیا ہے، الارشاد، ص: ۱۵۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ایسے الفاظ جن کا ثبوت کتاب وسنت سے نہ ملتا ہو، جیسا کہ فلاسفہ جوہر اور عرض کی خود ساختہ اصطلاحات میں کھوئے ہوئے ہیں۔ توقف اختیار کرنا چاہیے۔

## ۲...... اسماء وصفات کے متعلق مؤمن کا عقیدہ:

اسماء وصفات کے متعلق مؤمن کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ظاہر پر حق ہیں، ان میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ جو بھی اسماء وصفات ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان میں غور وفکر کا ہمیں حکم دیا ہے، لیکن جن کا فہم ممکن نہ ہو اور ان کو اللہ تعالیٰ نے واضح بھی نہ کیا ہو تو ان کے ساتھ ایمان واعتقاد رکھنا ضروری ہے، اس کو آپ اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ صفات کے معانی تو معلوم ہیں لیکن کیفیت معلوم نہیں۔ کیفیت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴾ [طٰهٰ: ٥]

''وہ نہایت مہربان، عرش پر مستوی ہے۔''

تو ''استویٰ'' کی کیفیت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا:

(( اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ، وَالْكَيْفُ مَجْهُوْلٌ، وَالْاِيْمَانُ بِهِ وَاجِبٌ، وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ. )) ❶

''استواء معلوم ہے، اس کی کیفیت مجہول ہے، اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے اور اس کی کیفیت معلوم کرنے کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔''

سلف صالحین کا ہر دور میں یہی مسلک رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر اس طرح مستوی ہے جس طرح اس کے مقام اعلیٰ اور عظمت وجلال کے لائق ہے، نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے، نہ اسے تشبیہ دی جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کی جا سکتی ہے۔

صحیح احادیث میں اللہ تعالیٰ کے عرش کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ آسمانوں، زمین

---

❶ الأسماء والصفات، للبيهقي، رقم: ٥١٦، حلية الأولياء: ٣٢٥/٦، التمهيد، لابن عبدالبر: ١٣٨/٧، شرح اصول الاعتقاد، رقم: ٦٦٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز کو محیط ہے، امام بخاری کے استاد نعیم بن حماد کا قول ہے کہ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیا، وہ کافر ہو گیا، اور جس نے کسی ایسی صفت کا انکار کیا جو اللہ نے اپنے لیے بیان کی ہے وہ کافر ہو گیا، اور اللہ نے اپنے لیے جو صفت بیان کی ہے یا اس کے رسول نے بیان کی ہے۔ اس میں مخلوقات کے ساتھ مشابہت نہیں ہے، اس لیے جس نے اللہ کے لیے ان صفات کو جن کا ذکر قرآنی آیات اور صحیح احادیث میں آیا ہے، اسی طرح ثابت کیا جس طرح اس کی ذات کے لائق ہے، اور اس کی ذات کو تمام نقائص وعیوب سے پاک سمجھا تو وہ راہِ راست پر باقی رہا۔ (تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن، ص: ۴۷۰، ۴۷۱)

## ۳...... اہل سنت والجماعت، صحابہ کرام اور تابعین عظام کا منہج:

اہل سنت والجماعت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے منہج پر اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو علی وجہ الکمال تسلیم کرتے ہیں، اور ان پر بعینہٖ ایمان لاتے ہیں کہ ان میں تحریف، تعطیل، تاویل، تشبیہ، تمثیل اور متاخرین کی تفویض کو جائز نہیں سمجھتے۔ ہاں ان کی کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہیں اور نہ صفات کو آیات متشابہات سے سمجھتے ہیں۔ نہ صفات کے الفاظ کو بے معنی اور مہمل گردانتے ہیں۔ اور نہ ان میں کسی قسم کا الحاد درست جانتے ہیں۔

### علی وجہ الکمال تسلیم کرنے کی دلیل:

﴿ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ ﴾ [الكهف: ٤٩]

’’اور آپ کا ربّ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔‘‘

چونکہ اللہ تعالیٰ میں صفت عدل کمال پائی جاتی ہے، اس لیے وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو علیٰ وجہ الکمال تسلیم کرنا چاہیے۔

### ان صفات پر بعینہٖ ایمان لانے اور ان میں تشبیہ اور تمثیل کو جائز نہ سمجھنے کی دلیل:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ﴾ [الشورى: ١١]

’’کوئی چیز اُس کے مانند نہیں۔‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اوران میں کسی قسم کے الحاد کو درست نہ جاننے کی دلیل:

﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [الأعراف: ۱۸۰]

"اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو، اوران لوگوں سے برطرف ہوجاؤ جواس کے ناموں کو بگاڑتے ہیں (اس کے غلط معنی بیان کرتے ہیں) اورانھیں عنقریب ان کے کیے کی سزادی جائے گی۔"

"آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اُس کے ناموں میں الحاد سے کام نہ لیا جائے، یعنی اسے بدلا نہ جائے، جیسا کہ مشرکین نے اللہ سے "لات" عزیز سے "عزیٰ" اور منان سے "منات" بنالیا تھا، اورنہ قرآن وسنت سے بغیر دلیل کے نئے نئے نام رکھے جائیں، جیسا کہ اہل فارس نے خدا، یزدان اور ہرمن اور ہندوؤں نے بھگوان اور ایشور اور انگریزوں نے گاڈ وغیرہ نام ایجاد کر لیے ہیں۔ اور نہ اللہ کا قرآن وسنت سے کوئی ثابت شدہ نام حذف کردیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کی تاویل کر کے ان کے ظاہری معانی کو بدل دینا، یاان کا کوئی معنی ہی مراد نہ لینا، یاانھیں مخلوق کے ناموں کے ساتھ تشبیہ دینا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ناموں میں الحاد کی صورتیں ہیں۔" (تیسیر الرحمن، ص:۵۰۹)

## اسماء وصفات کے متعلق منہج سلف سے منحرف فرق مشبہہ اور معطلہ پر ردّ:

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات سے انحراف کرنے والے سرفہرست اور مین (Main) دو فرق ہیں: ۱۔ مشبہہ ۲۔ معطلہ

### ۱ ...... مشبہہ:

یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہیں جو مخلوق کی صفات کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ جیسا کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ایسے ہے جیسا کہ میرا ہاتھ ہے۔

یاد رہے کہ مشبہہ کا بڑا ہشام بن الحکم الرافضی اور بیان بن سمعان ہیں۔ اور بیان بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سمعان کی طرف ہی شیعہ کا غالی فرقہ ''بیانیہ'' بھی منسوب ہے۔ یقیناً ایسا عقیدہ کفر اور شرک ہے، جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کو مخلوق کی صفات کے ساتھ تشبیہ دی یقیناً وہ توحید پرست نہیں ہے، بلکہ اس کے خیال میں ایک ایسا موہوم و ممثل تصور ہے، جو خود اس کی غلط سوچ اور فکر کا پیدا کردہ ہے۔ اور وہ اسی فکر کے پیچھے چلنے والا اور اس کی پرستش کرنے والا ہے۔ جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں وضاحت کی ہے:

لَسْنَا نُشَبِّهُ وَصْفَهُ بِصِفَاتِنَا
إِنَّ الْمُشَبِّهَ عَابِدُ الْأَوْثَانِ

''ہم اپنی صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات کو تشبیہ نہیں دیتے، کیونکہ تشبیہ دینے والا بت پرست ہے۔''

لہٰذا اس اعتبار سے وہ نصاریٰ کے مذہب پر ہے، جو مسیح بن مریم علیہما السلام کو معبود تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں اس میں مسیح علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے مشابہت ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

مَنْ مَثَّلَ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ بِخَلْقِهٖ
فَهُوَ النَّسِيْبُ لِمُشْرِكٍ نَصْرَانِيْ

''جو کوئی مخلوق میں سے کسی کو اللہ کا مثل بناتا ہے، وہ مشرک نصرانی کا رشتہ دار ہے۔'' [1]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد نعیم بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( مَنْ شَبَّهَ اللّٰهَ بِخَلْقِهٖ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ نَفٰى مَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ أَوْ وَصَفَهٗ بِهٖ رَسُوْلُهٗ فَقَدْ كَفَرَ، وَلَيْسَ فِيْمَا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ أَوْ وَصَفَهٗ بِهٖ رَسُوْلُهٗ تَشْبِيْهٌ. ))

''جس نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دی اس نے کفر کیا، اور جس نے ان

---

[1] القصيدة النونية مع شرح العلامة احمد بن عيسى الشقرى: ٢/ ٢١٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صفات کی نفی کی جو اللہ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہیں، اس نے بھی کفر کیا۔ اور جو صفات اللہ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہیں، اس میں تشبیہ نہیں ہے۔" ❶

**۲...... معطلہ :**

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے صفات کا انکار کیا۔ مدعیان اسلام میں سے جہمیہ اور معتزلہ شامل ہیں۔ معتزلہ نے تو بعض صفات کو صرف اس بنا پر تسلیم کیا ہے کہ وہ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے مناسب ہیں۔ پھر ان کے بالطبع فلاسفہ بھی انکار کے راستے پر چلے، جن کا تو مقصد اسلام کو اپنی آراء وقیاسات کے مطابق بنانا تھا اور یہ انکار تین قسم پر ہے:

1. اللہ تعالیٰ کی فعلی صفات۔ جیسے: "استواء علی العرش" ہے کو کمال باری تعالیٰ کے خلاف سمجھتے ہوئے انکار کرنا۔ حالانکہ یہ بات سلف صالحین رحمہم اللہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے منہج اور طریقے کے سراسر مخالف ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ:

(( کُنَّا وَالتَّابِعُوْنَ مُتَوَافِرُوْنَ نَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی ذِکْرُهُ فَوْقَ عَرْشِهِ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ بِهِ مِنْ صِفَاتِهِ جَلَّ وَعَلَا . ))

"جب تابعین بڑی کثرت کے ساتھ موجود تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے، اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارہ میں احادیث موجود و منقول ہیں، ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں۔" ❷

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( نُسَلِّمُ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ كَمَا جَاءَتْ وَلَا نَقُوْلُ كَيْفَ كَذَا وَلَا لِمَ كَذَا . ))

❶ الإرشاد إلی صحیح الاعتقاد، ص: ۱۳۵.

❷ الأسماء والصفات: ۱۰/ ۱۵۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''ہم صفات والی احادیث کو جیسے وارد ہوئی ہیں اسی طرح تسلیم کرتے ہیں، اور یہ نہیں کہتے کہ یہ کیسے ہیں اور کیوں ہیں؟'' ❶

2 اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا انکار کرنا، جیسا کہ دہریہ ہیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ زمانۂ قدیم سے اپنی طبع اور روش پر چل رہا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ اور نہ ہی اس کو فنا ہے۔ حالانکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى ۝﴾

[الأعلىٰ: ١-٢]

''اے میرے نبی! آپ اپنے برتر و اعلیٰ رب کے نام کی تسبیح پڑھتے رہیے، جس نے پیدا کیا اور نہایت درست بنایا۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

''اس اعلیٰ وارفع رب کی ایک صفت یہ ہے کہ اس نے تمام مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا، اور ہر مخلوق کو اس کے حسب حال مناسب شکل وصورت دی، جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سب حکیم وعلیم باری تعالیٰ کی صناعی اور کاریگری ہے، جس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔'' ❷

3 ایسی صفات کا انکار جو معطلہ کے نزدیک متشابہات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ﴾ [آل عمران: ٧]

''اُسی نے آپ پر کتاب اُتاری ہے، جس میں محکم آیتیں ہیں جو اُس کتاب کی

---

❶ الإیمان، ص: ٦٧.

❷ تیسیر الرحمن، ص: ١٧٢٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اصل ہیں، اور کچھ دوسری آیتیں متشابہ ہیں، پس جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہوتا ہے وہ فتنہ انگیزی کی غرض سے اور (اپنی خواہش نفس کے مطابق) تاویل کی غرض سے انہی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔"

"جن لوگوں کے دلوں میں کفر و نفاق ہے، وہ متشابہ آیتوں کے درپے ہوتے ہیں، تاکہ لوگوں کو شبہات میں مبتلا کر سکیں، اپنے باطل عقائد و نظریات پر فاسد تاویلات کے ذریعہ ان سے استدلال کر سکیں، اور اسلام میں بدعتوں کو رواج دے سکیں، اور جن کا ایمان اور علم راسخ ہوتا ہے وہ ان متشابہات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں، ان کا جو معنی و مفہوم دیگر قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور عربی زبان کے مطابق انھیں سمجھ میں آتا ہے وہ لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، لیکن ان کی حقیقت اور کنہیات کی کرید میں نہیں پڑتے، اس لیے اصحابِ عقل و دانش کے لیے محکم آیتیں ہی کافی اور وافی ہوتی ہیں۔ اور بیماری عقل والے ہمیشہ ہی مشتبہ آیتوں کی تلاش میں ہوتے ہیں، تاکہ اپنے باطل افکار کی تائید میں کوئی دلیل لا سکیں اور مسلمانوں میں شر اور فتنہ پھیلا سکیں۔" ❶

ایسے لوگ جنھوں نے صفات کا انکار کیا، کا پیشوا جہم بن صفوان تھا، اس سے یہ باطل نظریہ جعد بن درہم نے اخذ کیا، جس کو امیر خالد بن عبداللہ القسری نے عید الاضحیٰ کے دن سرِعام ذبح کر دیا۔

امام دارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "واقعہ ذبح کے بعد اس نظریہ کے حاملین ذلیل و رسوا ہوتے رہے تھے، حتیٰ کہ وہ وقت آیا کہ جب فقہاء اور علماء کی قلت پیدا ہوگئی اس موقعہ کو پا کر گمراہ لوگوں نے اپنی بدعات کی تشہیر کی۔ یہود و نصاریٰ اور عراق کے گنوار لوگوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اسلام کے خاتمہ کے لیے بھرپور کوشش شروع کر دیں تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے تعطیل و انکار، انبیاء کی تکذیب اور وحی کے باطل کرنے کو اپنا ہدف بنایا۔" ❷

❶ تیسیر الرحمن لبیان القرآن، ص: ۱٦٥.

❷ الرد علی الجهمية للدارمي، ص: ۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## صفاتِ الٰہیہ کی اقسام:

صفاتِ الٰہیہ دو قسم پر مبنی ہیں۔(۱) ذاتی۔(۲) فعلی۔

(۱) **ذاتی** :......ایسی صفات جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتیں، اور نہ ہی ان میں کوئی نقص واضح ہوتا ہے۔ جیسا کہ ''نفس''، ''وجہ''، ''کلام''، ''قدم'' وغیرہ۔

(۲) **فعلی** :......صفاتِ فعلی سے مراد ایسی صفات ہیں جو اللہ ربّ العالمین کی مشیت اور قدرت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے وہ ایسا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ مثلاً: استواء، النزول، الضحک اور الرضی وغیرہ۔

**فائدہ** :...... یاد رہے کہ صفات پر ایمان کے اعتبار سے ذاتی اور فعلی میں کوئی فرق نہیں ہے، جیسے ذاتی صفات پر بلا تاویل، بلا تشبیہ اور بلا تعطیل ایمان لانا ضروری ہے، بعینہٖ فعلی صفات پر ایمان رکھنا بھی لازمی امر ہے۔ پس ان کی تاویل کی جائے اور نہ تشبیہ اور تعطیل۔

مذکورہ تمہیدی کلمات کے بعد مناسب ہے کہ چند ایک صفات کو بیان کر دیا جائے، تاکہ فائدہ مکمل ہو جائے۔

### ۱......نفس:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ﴾ [آل عمران: ۲۸]

''اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے نفس ''ذات'' سے ڈراتا ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ﴾ [الأنعام: ۱۲]

''اس نے رحمت کو اپنے نفس کے اوپر لازم کر لیا ہے۔''

اور حدیث قدسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(( إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِي ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي . )) [1]

[1] الترغیب والترھیب: ۲/ ۳۹۳، مختصر العلو، رقم: ۹۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اگر میرا بندہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں۔''

## ۲...... الحب والفرح:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اچھے اور نیک اعمال کی بنیاد پر ان سے محبت کرتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾

[آل عمران : ٣١]

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ [آل عمران : ١٤٦]

''اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ [آل عمران : ١٤٨]

''اور اللہ اچھا عمل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(( وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ ...... )) ❶

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے، حتی کہ اس آدمی سے بھی زیادہ جو اپنی گم شدہ سواری کو پالیتا ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب التوبة، رقم: ٦٩٥٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



### ۳۔۔۔۔۔ کراہت وغضب:

اسی طرح اللہ رب العزت اپنے بندوں کے بعض اعمال کو ناپسند کرتا ہے اور ان کے کرنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾ [النساء: ٩٣]

''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے گا، تو اس کا بدلہ جہنم ہوگا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ [النحل: ١٠٦]

''وہ شخص جس نے کفر کے لیے اپنا سینہ کھول دیا ہو، تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوگا۔''

مزید فرمایا:

﴿ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ ﴾ [التوبة: ٤٦]

''اور اگر ان کا ارادہ نکلنے کا ہوتا تو اس کے لیے تیاری کرتے، لیکن اللہ نے (جہاد کے لیے) ان کی روانگی کو پسند نہیں کیا۔''

اور رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا:

(( مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ . )) ❶

''جو ان (انصار) سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت رکھتا ہے۔ اور جو ان سے بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔''

❶ صحیح بخاری مع الفتح: ۷/ ۱۱۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۴..... الرضٰی:

اللہ تعالیٰ کے لیے صفت رضیٰ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ [التوبة: ۱۰۰]

''اور مہاجرین اور انصار میں سے وہ اوّلین لوگ جنھوں نے ہجرت کرنے اور ایمان لانے میں دوسروں پر سبقت کی، اور وہ دوسرے لوگ جنھوں نے اُن سابقین کی اخلاص کے ساتھ پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہوگیا، اور وہ سب اللہ سے راضی ہوگئے۔''

اور سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے اور وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے رضاعی باپ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لے لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ان کے اوپر منہ مبارک رکھا، پھر اس کے بعد ابوسیف کے ہاں گئے اور سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تو سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ بھی (روتے ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ رونا تو ایک رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا إِنَّا لِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ . ))

''آنکھیں رو رہی ہیں اور دل رنجیدہ ہے، لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو، اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے بڑے غمگین ہیں۔'' [1]

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویراں کرگیا!

---

[1] صحیح بخاري، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۰۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۵...... الرحمۃ:

رحمت بھی ربّ تعالیٰ کی صفت ہے، اہل ایمان اس کی رحمت کا یقین رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ ﴾ [البقرة: ٢١٨]

''وہی لوگ اللہ کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔''

اور اہل ایمان اسی سے رحمت کی بھیک مانگتے ہیں:

﴿ وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ ﴾ [آل عمران: ]

''اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔''

رحمت الٰہی، اہل ایمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے:

﴿ وَلَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ ﴾

[آل عمران: ١٥٧]

''اللہ کی مغفرت ورحمت، اس مال ودولت سے زیادہ بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

اللہ ربّ کائنات نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کرلیا ہے:

﴿ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ ﴾ [الأنعام: ٥٤]

''تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔''

## رحمت کی قسمیں:

اللہ تعالیٰ کی رحمت دو طرح کی ہے: (۱) رحمت عامہ۔ (۲) رحمت خاصہ۔

(۱) **رحمت عامہ**:...... اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ ہر ایک کے لیے عام ہے، اس میں مسلم اور کافر کی تمیز نہیں ہے، اور نہ انسان اور حیوان کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ ﴾ [المؤمن: ٥٤]

''اور میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔''

(۲) **رحمت خاصہ**:...... رحمت خاصہ سے مراد وہ جو انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل ایمان کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ الرَّحِيمٌ ۝ ﴾ [البقرة: ١٤٣]

''بے شک اللہ لوگوں کے لیے بہت ہی شفقت اور رحمت والا ہے۔''

یاد رہے کہ آیت کریمہ میں ''الناس'' سے مراد اہل ایمان خاص لوگ ہیں۔ جنھوں نے رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ تحویلِ قبلہ سے قبل بھی نمازیں پڑھی تھیں۔

### ۶......خوشی دے کر ہنسانا اور غم دے کر رلانا:

اللہ ربّ العالمین کی ذات ہے جس نے انسان میں ''ہنسنے اور رونے'' کی قوت ودیعت کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جسے چاہا خوشی دے کر ہنسایا، اور جسے چاہا غم دے کر رونے پر مجبور کیا۔ اللہ ربّ العالمین کا ارشاد ہے:

﴿ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى ۝ ﴾ [النجم: ٤٣]

''اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے۔''

### ۷......العلو:

''علو'' اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی تمام مخلوقات سے بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ ﴾ [البقرة: ٢٥٥]

''وہی بلندی اور عظمت والا ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ فرشتے اور جبریل اللہ عزوجل کی طرف چڑھتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ ﴾ [المعارج: ٤]

''فرشتے اور روح (جبریل) اس کے پاس چڑھ کر جاتے ہیں۔''

ابن جریر نے اس آیت کریمہ کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ ''فرشتے اور جبریل اللہ عزوجل کی جانب عروج کرتے ہیں، بایں طور کہ ایک دن میں ساتویں زمین کی آخری تہہ سے ساتویں آسمان کے اوپر...... اُن کے چڑھنے کی تیزیٔ رفتار دوسری مخلوقات کے پچاس ہزار سال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رفتار کے برابر ہوتی ہے۔ (تفسیر طبری)

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(( أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَآءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَاءً . )) ❶

"کیا تم مجھے امین نہیں مانتے اور حالانکہ جو آسمان میں ہے، میں تو اس کا امین ہوں اور میرے پاس آسمانوں کی خبر صبح وشام آتی ہے۔"

اور فرمایا:

(( إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خِضْعَانًا لِقَوْلِهِ . )) ❷

"جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا آسمانوں میں فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے پر مارتے ہیں۔"

## علو کا انکار:

اہل سنت والجماعت کے برعکس جہمیہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت "علو" کا انکار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فوق السماوات سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر جگہ موجود ہے۔

(( اَللّٰهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ لَا يَخْلُوْا مِنْهُ مَكَانٌ . )) ❸

"اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے، کوئی جگہ بھی اس کے وجود سے خالی نہیں ہے۔"

**نوٹ** :...... جہمیہ کے اس قول سے اسلام میں وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود اور حلول جیسے مشرکانہ اور باطل نظریات وعقائد نے جگہ پکڑی۔

**وحدۃ الوجود**:...... جہمیہ کے قول سے صوفیاء نے عقیدہ وحدۃ الوجود کو اخذ کیا، اور اسے اسلام کے اندر داخل کرنے کی کوشش کیں۔ حالانکہ نظریہ وحدۃ الوجود سے تو اسلام کی بنیاد

❶ صحيح بخاري مع الفتح : ٨/ ٦٧.
❷ صحيح بخاري مع الفتح : ١٣/ ٤٥٣.
❸ الرد على الجهمية، ص : ٣٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہی حل کر رہ جاتی ہے۔

وحدۃ الوجود کا مطلب یہ ہے کہ تمام کائنات کا وجود عین اللہ تعالیٰ کا وجود ہے، اور کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے وجود سے باہر نہیں۔ اگرچہ دیکھنے میں یہ الگ الگ وجود نظر آتے ہیں مگر حقیقت تمام کی ایک ہے جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کا ہی وجود ہے۔ ❶

ان عقائد ونظریات کے حاملین کے ہاں خالق ومخلوق میں کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ بعض صوفیاء نے توحید کی تعریف یوں کی ہے کہ بشریت کے دور کرنے اور اپنے اوپر الوہیت ثابت کرنے کا نام توحید ہے۔ ❷

قرآن وحدیث اس عقیدہ ونظریہ کی بھرپور تردید اور مخالفت کرتے ہیں، اور واضح بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بلند اور بائن یعنی جدا ہے، اور وہ عرش پر مستوی ہے۔ وہ مخلوق کے ساتھ متحد ہے اور نہ ہی مخلوق میں حلول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَآءِ ﴾ [الملك: ١٧]

''یا تم اس کی طرف سے مطمئن ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے۔''

اور رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لونڈی سے دریافت کیا جس کو سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے آزاد کرنے کا عندیہ ظاہر کیا تھا:

(( أَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَآءِ، قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ قَالَ: أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. )) ❸

''اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں ہے۔ پھر آپ نے اس سے سوال کیا کہ میں کون ہوں؟ تو اُس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ چنانچہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کو آزاد کردو، یہ مومنہ ہے۔''

❶ امداد المشتاق از اشرف علی تھانوی، ص: ١٠١، دین تصوف، ص: ١١٦.

❷ دین تصوف، ص: ٨٠.

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ١١٩٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مذکورہ بالا حدیث پاک سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس لونڈی کے ایماندار ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا کہ وہ تسلیم کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے...... اور اس کے بدلہ میں آپ نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( أَللّٰهُ فِي السَّمَاءِ وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ . )) [كتاب السنة]

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے، اور اس کا علم ہر جگہ میں ہے۔''

**وحدۃ الشہود:**...... یہ نظریہ باطلہ بھی پہلے نظریہ وحدۃ الوجود سے ملتا جلتا ہے۔ اس نظریہ کی تردید سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے اس قصے سے ہو جاتی ہے، جس میں سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے اللہ! میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ﴾

[الأعراف: ١٤٣]

''تو مجھے نہیں دیکھ سکتا، لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھ، اگر یہ اپنی جگہ پر باقی رہ جائے تو تو مجھے دیکھ لے گا، پس جب اس پہاڑ پر ان کے رب کی تجلی کا ظہور ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا، اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔''

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس مذکورہ آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: ''اے عقلمند! کیا علم محیط نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ بذاتِ خود ہر جگہ ہر انسان اور ہر مخلوق کے ساتھ ہو جیسا کہ معطلہ کا زعم ہے، تو پھر ہر چیز کے لیے متجلی ہو۔ اس طرح تمام نرم و سخت زمین، پہاڑ اور میدان و جنگل اور ویرانے اور آبادیاں اور جو کچھ ان میں نباتات اور عمارتیں وغیرہ موجود ہیں، ان کے لیے بھی متجلی ہوا ہوتا تو ان کے بھی پرخچے اُڑ گئے ہوتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾...... ''پس جب اس پہاڑ پر ان کے رب کی تجلی کا ظہور ہوا، تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔'' (کتاب التوحید، از امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس نظریہ کی حقیقت سیّد رشید رضا مصری رحمہ اللہ نے ''تفسیر المنار: ۱۰/۲۳۹'' میں کچھ یوں بیان فرمائی ہے: '' فلسفہ وحدۃ الشہود کو عام طور پر لوگ ''فنا فی اللہ'' سے تعبیر کرتے ہیں، اور اس کی حقیقت کچھ یوں بیان کی جاتی ہے کہ بندہ الٰہی ذات کے شہود کو فراموش کردے اور اپنے عزم واحساس سے غافل ہوجائے، اور یہ سمجھنے لگ جائے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ میں سے کسی ایک صفت کا مظہر ہے، اور اس کے اسماء میں سے کسی اسم کی جلوہ گاہ ہے اور امر الٰہی کے سامنے بالکل بے بسی کا اظہار کرے۔

اور جب کئی ابتدائی منازل اور مشکل ترین مراحل طے کرنے کے بعد کسی شخص کو یہ مقام حاصل ہوجاتا ہے تو وہ دائمی اور استقلالی نہیں ہوتا، بلکہ یہ سعادت کبھی کبھی اور گاہے گاہے ایک آدھ لمحہ کے لیے حاصل ہوتی ہے، اس مرتبہ کو'' وحدت الشہود'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو کہ ایک باطل مادی نظریہ ہے، جسے ہندو برہمنوں اور بدھ مت کے جوگیوں کے تخیلات سے مستعار لیا گیا ہے۔ اس عقیدہ کو اپنانے اور اختیار کرنے کے بعد انسان کافر اور جمیع انبیاء ورسل علیہم السلام کی ملل وادیان سے خارج ہوجاتا ہے، اور نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ بہت سے مسلمان کہلانے والے صوفی منش لوگ بھی اسی فتنہ کی زد میں آگئے۔

یقیناً اس نظریہ کے ایجاد کی غرض صرف یہی تھی کہ خالق ومخلوق، عابد ومعبود کا فرق باقی نہ رہے، جو ذوق خدائی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ علی ہجویری المتوفی (۴۶۵ھ) بھی اسی عقیدہ وحدۃ الشہود کے حامل تھے۔ چنانچہ اپنی تصنیف '' کشف المحجوب '' میں بایزید بسطامی کا ایک قول نقل کرتے ہیں، جو شطحیات کی قبیل سے ہے۔ بایزید بسطامی کہتے ہیں:

(( سُبْحَانِیْ مَا أَعْظَمُ شَأْنِیْ ))

'' میں پاک ہوں، میری عظمت کے کیا کہنے۔'' العیاذ باللہ۔

## حلول:

یہ عقیدہ یہودیوں، عیسائیوں اور عقائد ہندومت کا اہم جزء ہے۔

یہ بات حتمی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اس عقیدے کا پرچار کرنے والا پہلا شخص عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن سبا یہودی ہے۔ (جس نے خلافت عثمانیہ رضی اللہ عنہ میں منافقانہ طور پر اسلام قبول کیا تھا۔)
اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اللہ علی رضی اللہ عنہ کے اندر حلول (داخل ہوگیا) کر گیا ہے۔ ❶

اس کے بعد بہت سارے لوگوں نے اپنے اپنے مقتداء کے بارے میں دعویٰ کیا کہ اس میں اللہ داخل ہوگیا ہے، اور کچھ نے کہا: اللہ خود ہمارے اندر داخل ہوگیا ہے۔ ❷

پھر حاجی بیکتاشی ۱۲۸۱م/۶۸۰ھ تا ۱۳۳۷م/۷۳۸ھ نے اس کو سلسلہ کے طور پر چلایا۔ اور پھر کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اللہ ہر خوبصورت جسم میں داخل ہوجاتا ہے اور وہ ان کو سجدہ کرنے لگتے ہیں۔ ❸

اور پھر کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ کائنات کی ہر چیز میں (معاذ اللہ) اللہ حلول کیے ہوئے ہے۔ جس طرح کہ حسن رضوان متوفی ۱۳۱۰ھ اپنے ''دیوان روض القلوب'' میں یہ اشعار لکھتا ہے:

فَلَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ شَيْءٌ يُشْهَدُ
سِوَاهُ فَالْأَشْيَاءُ بِهِ تَوَحَّدَ

''موجودات میں کوئی شئے نہیں ہے، جس کا مشاہدہ کیا جاسکے، مگر وہی ذات الٰہیہ ساری اشیاء کے اندر مضمر ہے۔ (یعنی حلول کیے ہوئے ہے۔)'' ❹

حالانکہ شریعت اسلامیہ اس عقیدہ کا سختی سے رد کرتی ہے، سلف صالحین اس سے نالاں ہیں اور ہم اس سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حزم اندلسی المتوفی سنہ ۴۵۴ھ رقمطراز ہیں:

(( وَأَمَّا مَنْ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ فُلَانٌ لَا إِنْسَانٌ أَوْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحِلُّ فِيْ جِسْمٍ مِنْ أَجْسَامِ خَلْقِهِ ، أَوْ أَنَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

---

❶ الفرق بين الفرق، ص: ۲۲۵.
❷ الفرق بين الفرق، ص: ۲۲۵ - ۲۳۸.
❸ الفرق بين الفرق، ص: ۲۲٦.
❹ تصوف کو پہچانیے، از تقی احمد ندوی، ص: ۶۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَبِيًّا غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ لَا يَخْتَلِفُ اثْنَانِ فِيْ تَكْفِيْرِهِ . )) ❶

''جو شخص کسی معین انسان کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ وہی انسان ہے، یا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کر گیا ہے ...... تو اس کی تکفیر میں آج تک دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا۔''

اور سیّد محمد نعیم الدین مرادا آبادی لکھتے ہیں:

''اس میں نصاریٰ کا ردّ کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہوسکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو۔ غذا اس کا بدل ہے، وہ کیسے الٰہ ہوسکتا ہے۔'' ❷

اور مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی لکھتے ہیں:

''...... یہ کہنا کہ فنا فی اللہ ہو کر بندہ خدا کے برابر ہو جاتا ہے، خالص شرک ہے، ایسے جاہل کو فوراً توبہ کرنا لازم ہے۔ ورنہ اسے چھوڑ دیں اس سے تعلق اس طرح رکھیں جیسے مسلمان اور مشرک کا تعلق۔'' ❸

## ۸...... استواء علی العرش:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ جس طرح اس کے مقام اعلیٰ اور عظمت وجلال کے لائق ہے، نہ اس کا انکار کیا جاسکتا ہے، نہ اسے تشبیہ دی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ﴾ [الأعراف: ٥٤]

''بے شک آپ کا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ (٦) دنوں

---

❶ الملل، لابن حزم: ٢/ ٢٦٩.

❷ تفسیر خزائن العرفان مع کنز الإیمان، تفسیر سورۃ المائدۃ، رقم: ٧٥، حاشیہ، رقم: ١٩٣.

❸ منهاج الفتاوی: ١/ ٤٩٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔"

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " الصحیح " میں ﴿اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ کے مسئلہ میں جہمیہ پر ردّ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "استویٰ" کا معنی ابوالعالیہ نے "ارتفع" اور مجاہد نے "علا" کیا ہے۔ ❶

یعنی استویٰ کی بغیر کوئی مثال اور بغیر کوئی کیفیت بیان کیے ہوئے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ عرش وہ جسم ہے جو تمام کائنات کو محیط ہے، اور تمام مخلوقات سے عظیم تر ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات کی دیکھ بھال کرتا ہے، اُن کے لیے اپنے اوامر صادر فرماتا ہے، اور اپنی معلوم حکمتوں کے مطابق ان میں تصرف کرتا ہے۔

امام عثمان الدارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( عَلِمْنَا يَقِيْنًا بِلَاشَكٍّ أَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ عَرْشِهِ فَوْقَ سَمٰوٰتِهِ وَصَفَ كَمَا بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ . )) ❷

"ہم پورے یقین سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے، جیسا کہ اس نے خود بیان کیا ہے، اور وہ مخلوق سے جدا ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

(( فَمَنْ لَمْ يَقْصِدِ بِإِيْمَانِهِ وَعِبَادَتِهِ إِلَى اللّٰهِ الَّذِيْ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ فَوْقَ سَمٰوٰتِهِ وَبَانَ مِنْ خَلْقِهِ فَإِنَّمَا يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ وَلَا يَدْرِيْ أَيْنَ اللّٰهُ . )) ❸

"پس جو کوئی اللہ پر ایمان نہیں رکھتا، اس لحاظ سے کہ وہ عرش پر مستوی اور مخلوق سے الگ ہے تو وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اور اسے معلوم نہیں کہ

---

❶ صحيح بخاري، كتاب التوحيد، باب و كان عرشه على الماء، [هود: ٧]. وهو رب العرش العظيم، التوبة: ٢٩.

❷ الرّدّ على الجهمية، ص: ٣٦. ❸ الرّدّ على الجهمية، ص: ٥٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ کہاں ہے؟''

سورۃ یونس میں ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ﴾ [یونس: ۳]

''بے شک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہو کر تمام اُمور کی دیکھ بھال کرنے لگا۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ [طٰه: ۵]

''وہ نہایت مہربان عرش پر مستوی ہے۔''

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ''قرآن وسنت میں اللہ تعالیٰ کی جو صفات ثابت ہیں، ان کے سلسلے میں سلف کا مسلک یہی رہا ہے کہ انھیں اسی طرح بغیر تاویل وتحریف، تشبیہ وتمثیل اور بغیر کوئی کیفیت بیان کیے ہوئے مان لیا جائے۔'' (تفسیر ابن کثیر)

امام مالک رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ کا کیا معنی تو آپ نے جواب دیا:

(( اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ، وَالْكَيْفِيَّةُ مَجْهُوْلٌ وَالْإِيْمَانُ بِهِ وَاجِبٌ . )) ❶

''استواء معلوم ہے، اس کی کیفیت معلوم نہیں اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔''

## ۹...... النزول:

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ بالکل حقیقی نزول جیسے اس کی ذاتِ اقدس کے لائق ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سير أعلام النبلاء: ۸/ ۱۰۰، ۱۰۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ )) ❶

"ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر وہ ارشاد فرماتا ہے؟ کون ہے اس وقت جو مجھے پکارے تو میں اس کی پکار قبول کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو معاف کردوں۔"

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( هُوَ حَدِيْثٌ مَنْقُوْلٌ مِنْ طُرُقٍ مُتَوَاتِرَةٍ وَوُجُوْهٍ كَثِيْرَةٍ مِنْ أَخْبَارِ الْعُدُوْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . )) ❶

"یہ حدیث متواتر طرق، کثیر اسناد اور عادل رواۃ کے ذریعے نبی ﷺ سے منقول ہے۔"

حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

(( إِنَّ نُزُوْلَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ عَنْهُ نَحْوُ ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِيْنَ نَفْسًا مِنَ الصَّحَابَةِ . )) ❷

"یقیناً رب تبارک وتعالیٰ کا آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرمانا رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث سے مروی ہے، جس کو تقریباً اٹھائیس (۲۸) صحابہ نے روایت کیا ہے۔"

---

❶ التمهيد : ٧/ ١٢٨.

❷ المائربدية : ٣/ ٣٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نزولِ باری تعالیٰ کی کیفیت:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا نزول برحق ہے، لیکن کیفیت معلوم نہیں ہے، وہ بلا کیف نزول فرماتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک، امام ابوحنیفہ، فضیل ابن عیاض اور اسحق بن راھویہ کا یہی قول ہے۔

امام حماد بن زید سے "نزول الی السماء الدنیا" کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہوتا ہے؟ حماد بن زید ابتداءً تو خاموش رہے اور پھر فرمایا:

(( هُوَ فِي مَكَانِهِ ، يَقْرُبُ مِنْ خَلْقِهِ كَيْفَ يَشَآءُ . )) ❶

''وہ اپنے مکان میں ہے، جیسے چاہتا ہے اپنی مخلوق کے قریب ہوتا ہے۔''

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت ''نزول إلی السماء الدنیا'' کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً فرمایا: (( يَنْزِلُ بِلَا كَيْفٍ ...... )) ...... ''رب تعالیٰ کا نزول مقدس بلاشک وشبہ ضرور ہوتا ہے، مگر ہمیں اُس نزول کی کیفیت معلوم نہیں۔'' ❷

امام ابومحمد احمد بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں:

''نزول والی حدیث بہت سی صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہے، اور اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ [الفجر: ۲۲] ......

''اے پیغمبر! اور تیرا رب تشریف لائے گا، اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہوں گے۔'' سے بھی ہوتی ہے۔'' ❸

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''شرح حدیث النزول'' نامی ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ رسالہ کے شروع میں ہی تشبیہ کا ردّ کرنے کے لیے ایک سوال کیا۔ جو کہ مشبہہ کی طرف سے عام طور سے مجالس ومحافل میں پیش کیا جاتا، پھر خود ہی جواب دیا ہے۔

**سوال** :...... اگر کوئی پوچھے اللہ تعالیٰ کیسے عرش پر مستوی ہوتا ہے؟ یا کیسے جانتا اور کلام کرتا

---

❶ الماتریدیة: ۳/۲ ۴ ۳. ❷ شرح العقیدة الطحاویة.

❸ کتاب الأسماء والصفات: ۲/ ۲۰۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے؟ کیسے قدرت رکھتا اور کیسے پیدا کرتا ہے؟

**جواب**:...... امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں تو اس سے پوچھے اللہ اپنے نفس میں کیسے ہے؟ تو معترض یہ جواب دے گا کہ میں اس کی ذات کی کیفیت کو نہیں جانتا تو میں کہوں گا، اسی طرح میں اس کی صفات کی کیفیت کو نہیں جانتا۔ کیونکہ صفت کی کیفیت کا علم موصوف کی کیفیت کے علم کے تابع ہوتا ہے۔" ❶

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ ، وَعَلَى الرَّسُوْلِ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ . ))

"شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ اس رسالت و شریعت کو پہنچا دینا تھا اور ہمارے ذمہ شریعت و رسالت کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے۔"

## ⑩...... اللہ تعالیٰ کی معیت:

اللہ تعالیٰ کا علم آسمانوں اور زمین میں وقوع پذیر ہونے والی تمام اشیاء کو محیط ہے، ایک ذرہ بھی کہیں اُس سے مخفی نہیں ہے۔ وہ اپنے علم کے ذریعے ہر جگہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے، بر و بحر کے جس گوشے میں بھی ہوں، وہ ان کے اعمال و حرکات اور ان سے متعلق ہر چیز سے واقف ہے، جبھی تو وہ انھیں روزی پہنچاتا ہے، ان کی نگہداشت کرتا ہے، اور جب ان کی زندگی کے ایام پورے ہو جاتے ہیں تو انھیں موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝﴾ [الحديد : ٤]

"اُسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ (٦) دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی

❶ طريق الوصول الى العلم المامول، ص : ٨٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو گیا، وہ ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے، اور جو اُسی سے نکلتی ہے، اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے، اور جو اُس میں چڑھتا ہے، اور تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے، اور تم جو کچھ کرتے ہو، اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہوتا ہے۔''

دوسرے مقام پر سورۃ المجادلۃ میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ [المجادلة: ۷]

''اے میرے نبی! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، جب بھی تین اشخاص آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو وہ چوتھا اُن کے ساتھ ہوتا ہے، اور جب پانچ اشخاص ایسا کرتے ہیں، تو وہ چھٹا اُن کے ساتھ ہوتا ہے، اور چاہے اس سے کم افراد ہوں یا زیادہ، اور جہاں کہیں بھی ہوں، وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت کے دن وہ اُن کے اعمال کی اُنھیں خبر دے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''بہت سے لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت کریمہ میں ''اللہ کے اپنے بندوں کے ساتھ ہونے'' سے مراد اپنے علم کے ذریعہ اُن کے ساتھ ہونا ہے۔ اسی پر بس نہیں، بلکہ وہ اپنی قوت سماع اور اپنی قوتِ دید کے ذریعہ بھی اپنے بندوں کو محیط ہے، یعنی وہ اُن سے پوری طرح باخبر ہے، کوئی بات بھی اس سے مخفی نہیں ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''شرح حدیث النزول'' میں لکھا ہے کہ ''سورۃ الحدید'' اور ''سورۃ المجادلہ'' میں وارد جگہ ''معیت'' کی علمائے سلف کے نزدیک تفسیر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ ''اللہ اپنے بندوں کے ساتھ اپنے علم کے ذریعہ ہے۔''

امام ابن عبدالبر اور دیگر ائمہ صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضحاک، مقاتل بن حیان، سفیان ثوری اور احمد بن حنبل وغیرہم سے یہی تفسیر مروی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ اللہ عرش پر ہے، اور اس کا علم ان کے ساتھ ہے۔ (تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۵۳۵)

## 11 ...... کلام الٰہی:

اللہ ربّ العزت کی صفات میں سے ایک صفت ''کلام کرنا'' بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا کلام کیا، جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے۔

یاد رہے کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کے درمیان گوناگوں فضائل وصفات میں تفاوت رہا ہے، بعض انبیاء کو اللہ نے کوئی ایسی فضیلت دی جو دوسروں کو نہیں ملی۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے اپنا خلیل بنایا اور سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے بغیر کسی واسطے کے کلام کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ﴾ [البقرة: ٢٥٣]

''ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور بعض کو اللہ نے کئی گنا اونچا مقام دیا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ ﴾ [النساء: ١٦٤]

''اور اللہ نے موسیٰ سے بول کر بات کی۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں: ''اس آیت کے آخر میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ''اللہ نے موسیٰ سے بات کی'' یعنی اللہ تعالیٰ بغیر کسی واسطہ کے موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہوا۔ اور یہ اللہ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کی انتہائے تکریم تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں اپنے لیے صفت ''کلام'' کو ثابت کیا ہے۔ جمہور سلف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، جسے اُس نے اپنے رسول محمد ﷺ پر نازل کیا، اور یہ غیر مخلوق ہے، اس لیے کہ یہ اللہ کی صفت ہے۔

معتزلہ اور بعض دوسرے گمراہ فرقوں نے اس کا انکار کیا ہے، انہی معتزلہ میں سے ایک آدمی کے بارے میں ابوبکر بن عیاش کو معلوم ہوا کہ اس نے اس آیت میں تحریف کرکے ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ پڑھا، یعنی کلمہ ''اللہ'' کو مفعول بنادیا، تاکہ معنی یوں ہوجائے کہ ''موسیٰ نے اللہ سے بات کی'' یعنی اللہ نے موسیٰ سے بات نہیں کی، تو ابوبکر نے کہا کہ ''اس طرح ایک کافر ہی پڑھے گا'' اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ یہ لوگ قرآن کی آیت: ﴿وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ﴾ [الاعراف:۱۴۳] کو کیا کریں گے۔ اس میں تو فاعل ''رب'' ہے، اور یہاں تحریف کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص:۳۱۵، ۳۱۶)

اور سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا:

﴿يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝﴾ [الأعراف : ۱٤٤]

''اے موسیٰ! میں نے آپ کو اپنی پیغامبری اور ہم کلام ہونے کے لیے لوگوں کے مقابلہ میں چن لیا ہے۔ پس جو میں نے آپ کو دیا ہے، اسے لے لیجیے اور شکر ادا کرتے رہیے۔''

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی تکریم کے طور پر انھیں خوشخبری دی کہ میں نے اپنا رسول بنانے اور آپ سے ہم کلام ہونے کے لیے آپ کو اوروں کے مقابلہ میں چن لیا ہے۔ اس لیے اسی نعمت کو قبول کیجیے اور اللہ کا شکر ادا کیجیے۔

اسی طرح احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے۔ جیسا کہ نبی مکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت سیّدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو آواز دے گا:

(( إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ . )) ❶

❶ بخاري مع الفتح : ۱۳/ ٤٥٣ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اللہ تجھے حکم کرتا ہے کہ تو اپنی اولاد سے جہنم کے لیے ایک گروہ نکال دے۔"

مذکورہ بالا حدیث شریف سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کلام کرنے پر قادر ہے۔ اس نے زمانہ ماضی میں کلام کیا بھی ہے۔ اور کرتا ہے اور آئندہ مستقبل میں بھی کرے گا۔ اور وہ کلام حروف، الفاظ اور سنی جانے والی آواز پر مبنی ہوتی ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاللّٰهُ رَبِّي لَمْ يَزَلْ مُتَكَلِّمًا ..... وَكَلَامُهُ لَمَسْمُوْمٌ بِالْأَذَانِ .)) ❶

"میرا رب ہمیشہ سے کلام کرتا رہا ہے۔ اور اس کا کلام کانوں سے سنا جاتا ہے۔"

## ۱۲ ......علم:

اللہ تعالیٰ کا علم تمام کائنات کو محیط ہے، کسی بھی مخلوق کا ماضی، حال اور مستقبل اس کے وسیع علم سے خارج نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝﴾ [مريم: ٦٤]

"یعنی ہم بغیر آپ کے رب کے حکم کے اتر نہیں سکتے۔ ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اس کی ملکیت میں ہیں، اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ ۚ﴾ [البقرة: ٢٥٥]

"وہ تمام وہ کچھ جانتا ہے جو لوگوں کے سامنے اور اُن کے پیچھے ہے، اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی بھی چیز کا احاطہ نہیں کرتے ہیں۔"

❶ العقيدة النونيه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی بھی شخص اتنا ہی علم رکھتا ہے، جتنا اللہ نے اُسے دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبان میں فرمایا:

﴿ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ﴾ [البقرۃ: ۳۲]

”یعنی اے اللہ! تیری ذات پاک اور بے عیب ہے، ہمارے پاس کوئی علم نہیں، سوائے اسی علم کے جو تو نے دیا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا علم آسمان اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے، جیسا کہ اللہ ربّ العزت نے فرشتوں کی دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ﴾ [غافر: ۷]

”اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔“

آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس کے علم سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴾

[آل عمران: ۵]

”اللہ سے آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔“

یہاں تک بھی فرما دیا کہ:

﴿ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾ [سبا: ۳]

”آپ کہہ دیجیے کہ ہاں، میرے رب کی قسم! جو غیب کی باتیں جانتا ہے وہ یقیناً تم پر آ کر رہے گی، اُس سے ایک ذرّہ کے برابر بھی کوئی چیز آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی نہیں ہے، اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی، ہر چیز اور ہر بات ایک روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔“

اس علام الغیوب سے آسمانوں اور زمین کے درمیان ایک ذرّہ کے برابر بھی کوئی چیز مخفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہے، ہر چیز اور ہر بات اس کے علم میں ہے اور لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ انسانوں کی ہڈیاں اور ان کے جسموں کے ٹکڑے، جہاں بھی ہوں اور جتنے بھی بکھر گئے ہوں، اسے ایک ایک ذرّے کی خبر ہے، اور روزِ قیامت ایک لفظ "کُنْ" کے ذریعے ان سب کو آنِ واحد میں جمع کر کے اُسی طرح زندہ کر دے گا، جس طرح اس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔

**علم غیب:**

علم غیب بھی اسی کا خاصہ ہے۔ اس میں نہ کوئی نبی شریک ہے اور نہ ولی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

"آپ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوقات ہیں، ان میں سے کوئی بھی اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتا ہے۔"

غیبی امور کا علم آسمانوں اور زمین میں رہنے والی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں ہے، ان کا علم صرف اللہ کو ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞﴾ [الأنعام: ٥٩]

"اور غیب کے خزانے اسی کے پاس ہیں، اس کے علاوہ اُنھیں کوئی نہیں جانتا، وہ خشکی اور سمندر کی ہر چیز کی خبر رکھتا ہے، اگر ایک پتہ بھی گرتا ہے، تو وہ اسے جانتا ہے، اور اگر ایک دانا بھی زمین کی تاریکیوں میں گرتا ہے، اور کوئی بھی تازہ، اور کوئی بھی خشک، تو وہ اللہ کی روشن کتاب میں موجود ہے۔"

صاحب "فتح البیان" نے لکھا ہے کہ "اس آیت سے کاہنوں، نجومیوں اور غیب کی باتیں بتانے والوں کی تردید ہوتی ہے۔ جو کشف والہام کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔" انتہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسند احمد میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا، اس نے محمد ﷺ پر اُتاری گئی کتاب کا انکار کر دیا۔'' ❶

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''نبی کریم (ﷺ) کو غیبی اُمور کی چابیوں کے علاوہ سب کچھ دیا گیا تھا۔''

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ''مفاتح الغیب'' سے مراد تقدیر اور روزی ہے۔

صحیح بخاری، رقم: ۵۰ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مفاتح الغیب پانچ چیزیں ہیں، جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے۔ (۱) کل کیا ہوگا، (۲) رحم میں کیا ہے، (۳) کوئی بھی آدمی کل کیا کمائے گا، (۴) آدمی کی موت کہاں آئے گی اور (۵) بارش کب ہوگی؟ ایک روایت میں ہے کہ ''قیامت کب آئے گی۔'' ❷

## ۱۳ ...... اولاد عطا کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○﴾ [الشوریٰ: ۴۹۔۵۰]

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے یا انھیں لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ وہ بے شک بڑا جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے۔''

**فائدہ**:...... لہٰذا بندے کو اللہ کی تقدیر پر بہر حال راضی رہنا چاہیے۔ اسی میں اس کے لیے

❶ مسند أحمد: ۲/ ۴۲۹، مستدرك حاکم: ۱/ ۸۱۔ اور امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ارواء الغلیل: ۷/ ۶۹ پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ بحوالہ تیسیر الرحمن لبیان القرآن، ص: ۴۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دین و دنیا کی سب بھلائی ہے۔

### ۱۴......مشیت:

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے، اس کے ارادہ ومشیت میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا اور نہ ہی کسی ایک کا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴾ [هود: ۱۰۷]

''جب تک آسمان وزمین رہے گی، اسی میں ہمیشہ رہیں گے، مگر یہ کہ آپ کا رب (اپنی مرضی ومشیت سے کسی کو نکال دے) بے شک آپ کا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

### ۱۵......قدرت واختیار:

اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، سات زمینیں اور اُن کے درمیان کی تمام مخلوقات کو پیدا کیا، دینی احکام وشرائع نازل فرمائے۔ اور پوری کائنات کو چلانے کے لیے ضابطے اور قوانین قائم کیے، اور ان تمام کا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندے اُسے پہچانیں، اس کی معرفت حاصل کریں، اور اس بات کا یقین کرلیں کہ اس کا علم اور اس کی عظیم قدرت تمام چیزوں کا احاطہ کیے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴾ [الطلاق: ۱۲]

''وہ اللہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے ہیں، اور انہی کی مانند زمین۔ ان آسمانوں اور زمینوں کے درمیان اللہ کا حکم اُترتا رہتا ہے، تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور یہ کہ بے شک اللہ اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کفارِ مکہ کا یہ عقیدہ ونظریہ تھا کہ وہ مر کر گل سڑ جائیں گے، ان کا وجود ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا، اور اللہ تعالیٰ ان کی ہڈیاں زمین سے نکال کر انھیں جمع کر کے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ○﴾ [القيامة: ٣-٤]

’’کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے۔ ہاں! ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو درست کریں۔‘‘

کفارِ مکہ کا یہ بھی نظریہ وعقیدہ تھا کہ جن بتوں کی وہ عبادت کرتے ہیں اور پکارتے ہیں وہ نفع ونقصان کا اختیار رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی اس عقیدہ کی نفی فرمائی کہ وہ پتھر کے بے جان صنم ہیں، آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی چیزوں میں سے ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں ہیں، نہ ہی ان کی تخلیق وملکیت میں وہ اللہ کے کسی بھی حیثیت سے شریک ہیں، اور نہ کارہائے کائنات کے چلانے میں اللہ رب العزت کو ان کی مدد کی ضرورت ہے۔

﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○﴾ [سبا: ٢٢]

’’اے میرے نبی! آپ مشرکوں سے کہیے کہ جنھیں تم اللہ کے سوا معبود بنا بیٹھے ہو اُنھیں پکارو تو سہی، وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے برابر چیز کے بھی مالک نہیں ہیں، اور نہ ان دونوں کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ ہے، اور نہ ان لوگوں میں سے کوئی اس کا مددگار ہے۔‘‘

نفع اور نقصان کے مالک انبیاء علیہم السلام بھی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کی زبانی ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴾ [الجن: ۲۱]

''آپ کہہ دیجیے! میں تمہارے لیے کسی نقصان یا نفع کا مالک نہیں ہوں۔''

دوسروں کے نفع ونقصان کے مالک ومختار تو کیا، وہ تو اپنے بھی نفع وضر پر اختیار اور قدرت نہیں رکھتے ہیں:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ﴾

[الأعراف: ۱۸۸]

''آپ کہہ دیجیے کہ میں تو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں، سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔''

ہدایت کی توفیق دینا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، کسی اور کے نہیں۔ ابوطالب نے رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا ساتھ دیا، لیکن ایمان کی عظیم نعمت سے محروم رہا اور حالت کفر وشرک میں فوت ہوگیا، جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا سخت صدمہ پہنچا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ﴾

[القصص: ٥٦]

''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے ہیں، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔''

### ۱۶...... وَجْهٌ (اللہ تعالیٰ کا چہرۂ اقدس):

اللہ تعالیٰ کے لیے چہرہ کی صفت ثابت ہے۔ جس کا ذکر قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔ چند ایک ملاحظہ ہوں:

﴿ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ﴾ [القصص: ۸۸]

''اس کے چہرہ کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○﴾

[الرحمٰن: ٢٦۔ ٢٧]

''ہر چیز جو زمین پر ہے ختم ہو جانے والی ہے۔ اور آپ کے ربّ کا چہرہ باقی رہ جائے گا، جو جلال اور عزت والا ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح ''كتاب التوحيد والرد على الجهمية وغيرهم'' میں باب قائم کیا ہے: ((بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ. [القصص: ٨٨] )).....''باب سورۂ قصص میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اللہ کے چہرہ کے سوا تمام چیزیں مٹ جانے والی ہیں۔''

علامہ داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''غرض امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ہے کہ منہ (چہرہ) کا اطلاق پروردگار پر قرآن و حدیث میں آرہا ہے اور گمراہ جہمیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ انھوں نے ''منہ'' سے ذات، اور ''ید'' سے قدرت کے ساتھ تاویل کی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا رد کیا ہے۔'' ❶

اور اس کے تحت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لائے ہیں کہ ''جب یہ قرآنِ کریم کی آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾

[الأنعام: ٦٥]

''آپ کہہ دیجیے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کرے۔''

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ.))

''میں تیرے چہرہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

---

❶ شرح صحيح بخاري از داؤد راز دهلوی: ٨/ ٥٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پھر آیت کے یہ الفاظ نازل ہوئے:

﴿ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ﴾ [الأنعام: ٦٥]

''یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب آجائے۔''

تو آنحضرت ﷺ نے پھر یہ دعا کی کہ:

(( أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ . ))

''میں تیرے چہرہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

پھر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا ﴾ [الأنعام: ٦٥]

''یا تمھیں فرقہ بندی میں مبتلا کردے۔'' (کہ یہ بھی عذاب کی قسم ہے۔)''

تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ؛ یہ آسان ہے بہ نسبت اگلے عذابوں کے۔ ❶

### 17 ......عین و بصر:

جب عذاب کا آنا یقینی ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے سیّدنا نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم صادر فرمایا اور اس کی تعلیم دی، تاکہ وہ ان کے ماننے والے مسلمان طوفان سے محفوظ رہ سکیں، اور کفار کی نجات اور جان خلاصی کے لیے سفارش کرنے سے روک دیا، کیونکہ ان کے متعلق اللہ ربّ العزت کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ انھیں طوفان کی نذر ہو جانا ہے۔

﴿ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴾ [هود: ٣٧]

''اور آپ ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق کشتی بنایئے، اور ظالموں کی نجات کے سلسلے میں ہم سے بات نہ کیجیے وہ بلاشبہ ڈبو دیے جائیں گے۔''

صاحب ''فتح البیان'' رقمطراز ہیں کہ ''أعین'' عین کی جمع تعظیم اور مبالغہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے، نہ کہ کثرت کے لیے۔ اور عین یعنی آنکھ بھی اللہ کی صفات میں سے ایک

❶ صحیح بخاري، کتاب التوحید ......، رقم: ٧٤٠٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صفت ہے، جس کی کیفیت ہم نہیں جانتے ہیں، لیکن اس پر ایمان لانا واجب ہے۔" انتہیٰ
سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے "بِأَعْيُنِنَا" کی تفسیر "بنظر منا" کی ہے۔ ❶
مزید دیکھیں کہ سورۃ الطّور، آیت نمبر: ۴۸، سورۃ القمر، آیت نمبر: ۱۳۔۱۴، سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر: ۳۹ اور المؤمنون، آیت نمبر: ۲۷۔

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہے، کوئی بھی چیز اس کی نظروں سے اوجھل اور مخفی نہیں۔ وہ ہر چیز کو خواہ وہ قریب ہو یا دور دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴾

[آل عمران: ٥]

"اللہ سے آسمان اور زمین میں کوئی چیز مخفی نہیں۔"

مزید فرمایا:

﴿ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ﴾

"اور اللہ، جو تم عمل کرتے ہو انھیں دیکھتا ہے۔"

## ۱۸...... سمع (کان):

"سمع" اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ﴾ [آل عمران: ٣٤]

"اور اللہ خوب سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔"

## ۱۹...... یدانِ (دو ہاتھ):

اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ﴾ [المائدة: ٦٤]

"بلکہ اس کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں، وہ خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ کہہ دیجیے:

❶ تفسیر ابن عباس، ص: ٢٣٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ [آل عمران: ٢٦]

''اے اللہ! اے مالک بادشاہی کے! تو ہی دیتا ہے بادشاہی جس کو چاہے، اور چھین لیتا ہے بادشاہی اس سے جس سے چاہے، اور تو ہی عزت دیتا ہے جس کو چاہے، اور تو ہی ذلت دیتا ہے جس کو چاہے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائی، یقیناً تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تلبیہ میں یہ الفاظ زائد کیا کرتے تھے:

(( لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ، وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ ...... )) [1]

''اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے......''

**نوٹ** :......اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (( وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ . )) ...... ''اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔''

## ۲۰......کف (ہتھیلی):

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾

[الزمر: ٦٧]

''اور نہیں قدر کی انھوں نے اللہ کی جیسا کہ حق ہے، اس کی قدر کرنے کا، اور زمین سب اس کی مٹھی میں ہوگی دن قیامت کے، اور آسمان لپٹے ہوں گے اس کے دائیں ہتھیلی میں، وہ پاک ہے اور بلندی سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ٢٨١١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبدالرحمٰن سعدی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: کہ ان مشرکین نے اپنے رب کی قدر اور تعظیم نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر و تعظیم کا حق ہے بلکہ اس کے برعکس انھوں نے ایسے افعال سرانجام دیے جو اس کی تعظیم سے متناقض ہیں، مثلاً ایسی ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا جو اپنے اوصاف وافعال میں ناقص ہیں۔ ان کے اوصاف ہر لحاظ سے ناقص ہیں اور ان کے افعال ایسے ہیں کہ وہ کسی کو نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان، وہ کسی کو عطا کر سکتی ہیں نہ محروم، وہ کسی کا کوئی اختیار نہیں رکھتیں۔ پس انھوں نے اس ناقص مخلوق کو خالق کائنات ربّ عظیم کے برابر ٹھہرادیا جس کی عظمت باہرہ اور قدرت قاہرہ یہ ہے کہ قیامت کے روز، تمام رحمٰن کی مٹھی میں ہوگی اور ساتوں آسمان اپنی وسعتوں اور عظمتوں کے باوجود اس کے دائیں ہاتھ پر لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اس شخص نے اللہ کی تعظیم نہیں کی، جیسا کہ اس کی تعظیم کرنے کا حق ہے، جس نے دوسری ہستیوں کو اس کے مساوی ٹھہرادیا۔ جس نے یہ کام کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی ظالم ہے؟ ﴿سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ ...... ''اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے منزہ، پاک اور بلند ہے۔'' ❶

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

(( مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ ـ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً ـ فَتَرْبُوا فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتَّى تَكُوْنَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ...... )) ❷

''جب کوئی شخص اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کو ہی قبول کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے، اگر وہ کھجور ہو تو وہ اللہ کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے، حتی کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے......''

## ۲۱...... ساق (پنڈلی):

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❶ تفسير سعدي: ٣/ ٢٣٥٥. ❷ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: ٢٣٤٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝﴾

[القلم: ٤٢]

’’جس دن کھولا جائے گا پنڈلی سے اور بلائے جائیں گے وہ سجدے کی طرف تو نہیں استطاعت رکھیں گے وہ۔‘‘

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کے تحت رقمطراز ہیں: ’’یعنی جب قیامت کا دن ہوگا اور ایسے زلزلے اور ہولناکیاں ظاہر ہوں گی جو وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتیں، باری تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کرنے اور ان کو جزا وسزا دینے کے لیے تشریف لائے گا۔ پس وہ اپنی مکرم پنڈلی کو ظاہر کرے گا، جس سے کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی، لوگ اللہ تعالیٰ کا جلال وعظمت دیکھیں گے جس کی تعبیر ممکن نہیں۔ یہی وہ وقت ہوگا جب ان کو سجدے کے لیے کہا جائے گا، مومن اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے جو (دنیا میں) اپنی مرضی اور اختیار سے سجدہ کیا کرتے تھے۔‘‘ ❶

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ’’بعض نے ’’کشف ساق‘‘ سے مراد قیامت کے شدائد اور اس کی ہولناکیاں لی ہیں، لیکن ایک صحیح حدیث میں اس کی تفسیر اسی طرح بیان ہوئی ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا، (جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے) تو ہر مؤمن مرد اور عورت اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے، البتہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدے کرتے تھے، وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی ریڑھ کی ہڈی کے منکے، تختے کی طرح ایک ہڈی بن جائیں گے، جس کی وجہ سے ان کے لیے جھکنا ناممکن ہو جائے گا۔‘‘ ❷ اللہ تعالیٰ کی یہ پنڈلی کس طرح کی ہوگی؟ اسے وہ کس طرح کھولے گا؟ اس کی کیفیت ہم جان سکتے ہیں نہ بیان کر سکتے ہیں۔ اس لیے جس طرح ہم بلا کیف و بلا تشبیہ اس کی آنکھوں، کان، ہاتھ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح

---

❶ تفسیر سعدی: ٣/ ٢٨٢٤.

❷ صحیح بخاري، تفسیر سورۃ نٓ والقلم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پنڈلی کا ذکر بھی قرآن اور حدیث میں ہے، اس پر بلا کیف ایمان رکھنا ضروری ہے۔ یہی سلف اور محدثین کا مسلک ہے۔" ❶

## ۱۲.....رجل (ٹانگ):

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( يُلْقَى فِي النَّارِ ، وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ . )) ❷

"جہنم میں دوزخیوں کو ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ ربّ العزت اپنا قدم اس پر رکھے گا اور وہ کہے گی کہ بس بس۔"

علامہ داوٗد راز دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "قسطلانی نے اس مقام پر پچھلے متکلمین کی پیروی سے تاویل کی ہے اور کہا ہے قدم رکھنے سے اس کا ذلیل کرنا مراد ہے یا کسی مخلوق کا قدم مراد ہے۔ اہلحدیث اس قسم کی تاویلیں نہیں کرتے بلکہ "قدم" اور "رجل" کو اسی طرح تسلیم کرتے ہیں جیسے "سمع" اور "بصر" اور "عین" اور "وجہ" وغیرہ کو، اور ابن فورک نے لاعلمی سے "رجل" کا انکار کیا، اور کہا: "رجل" کا لفظ ثابت نہیں ہے، حالانکہ صحیحین کی روایت میں "رجل" کا لفظ بھی موجود ہے۔ ان حدیثوں سے جہنمیوں کی جان نکلتی ہے اور اہلحدیث کو حیات تازہ حاصل ہوتی ہے۔"

(( وقال محي السنة: القدم والرجل في هذا الحديث من صفات الله تعالىٰ فالايمان بها فرض والامتناع عن الخوض فيها واجب فالمهتدى من سلك فيهما طريق التسليم وانما نص فيها زائغ والمنكر معطل والمكيف مشبه ليس كمثله شيء . )) ❸

---

❶ تفسير احسن البيان، ص: ١٣٣٢ .
❷ صحيح بخاري، كتاب التعبير، رقم: ٤٨٤٨ .
❸ شرح صحيح بخاري: ٦/ ٤٠٠ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



### ☆...... صفاتِ الٰہیہ کا احصاء ممکن نہیں:

صفات و کلمات الٰہیہ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اگر اللہ کے علوم و حکم کے کلمات لکھے جائیں اور سمندر کا پانی بطورِ روشنائی استعمال کیا جائے، تو کلماتِ الٰہی ختم نہ ہوں گے اور سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا۔ اور اگر اسی سمندر جیسا دوسرا سمندر بھی بطورِ روشنائی استعمال کیا جائے تو وہ بھی ختم ہو جائے گا اور اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ ﴾ [الكهف: ١٠٩]

"آپ کہہ دیجیے کہ اگر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی بن جائے، تو میرے ربّ کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر خشک ہو جائے گا، چاہے مدد کے لیے ہم اسی جیسا اور سمندر لے آئیں۔"

مخلوقات میں سے کوئی ہستی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ایک اور آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾

[لقمان: ٢٧]

"زمین پر جتنے بھی درخت ہیں، اگر وہ سب قلم بن جائیں، سمندر جیسے سات سمندر روشنائی مہیا کریں، دوات بن جائیں تب بھی اللہ کی باتیں لکھتے لکھتے ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

"یہ معانی کو ذہن کے قریب تر کرنے کا ایک اسلوب ہے کیونکہ یہ تمام اشیاء مخلوق ہیں اور تمام مخلوقات ختم ہونے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام اس کی جملہ صفات میں شمار ہوتا ہے اور اس کی صفات غیر مخلوق ہیں جن کی کوئی حد و انتہا نہیں۔ پس جتنی بھی عظمتیں اور وسعتیں ہیں، جن کا تصور دلوں میں آ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب سے بڑھ کر ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وتعالیٰ کی باقی صفات کا معاملہ ہے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا علم، اس کی حکمت، اس کی قدرت اور اس کی رحمت...... اگر زمین اور آسمان کی مخلوق میں سے تمام اوّلین و آخرین کے علم کو اکٹھا کر لیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے مقابلے میں اتنا ہی قلیل ہے جتنا ایک چڑیا کی چونچ میں وہ پانی جو وہ ایک سمندر سے لیتی ہے۔ یہ اسی لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عظیم، لامحدود اور کامل صفات کا مالک ہے اور ہر چیز کی انتہا اللہ ہی کے پاس ہے۔" ❶

اللہ تعالیٰ کے اسماء کسی معین عدد میں محصور نہیں ہیں، اس کی دلیل رسولِ مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ فرمانِ عالی شان بھی ہے کہ جس میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام دُعا فرمایا کرتے تھے:

(( أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ . )) ❷

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ہر نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، جو بھی نام تو نے اپنی ذات کے رکھے، یا جو نام تو نے اپنی کتاب میں اُتارے، یا جو نام تو نے اپنی کسی مخلوق کو تعلیم فرما دیئے، یا جو نام تو نے اپنے خزانۂ غیب میں محفوظ فرما دیئے۔"

اور یاد رہے کہ جو اسماء اللہ اس کے خزانۂ غیب میں ہیں، ان کا ہمارے لیے حصر و احصاء ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے صرف ننانوے (۹۹) نام یاد کرنے والا اور ان کا احصاء کرنے والا جنتی ہے۔ چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِسْمًا ، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا ، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ . )) ❸

---

❶ تفسیر سعدي: ۲/ ۱۵۵۹.

❷ مسند أحمد: ۱/ ۳۹۴، ۴۵۲۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۲۳۷۲۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۵۱۹۔ اس کو امام حاکم اور ابن حبان نے "صحیح" کہا ہے۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة ، رقم: ۱۹۹.

❸ صحیح بخاري ، کتاب الدعوات، رقم: ۶۴۱۰، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۶/ ۲۶۷۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



’’یقیناً اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، یعنی ایک کم سو (۱۰۰) جس نے ان کا احصاء کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔‘‘

**فائدہ** :...... بطورِ اتمام فائدہ ہم اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ننانوے (۹۹) نام ذکر کر دیتے ہیں جو ہمیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ملے ہیں۔

## کتاب اللہ سے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ | البقرہ:۱۲۸ | معبودِ برحق | اَلْاَحَدُ | الاخلاص:۱ | ایک یعنی تنہا |
| اَلْاَعْلٰی | الاعلیٰ:۱ | بلند و برتر | اَلْاَوَّلُ | الحدید:۳ | پہلا (سب سے پہلے) |
| وَالْاٰخِرُ | الحدید:۳ | آخر (وہ تب بھی ہوگا جب سب ختم ہو جائیں گے۔) | وَالظَّاهِرُ | الحدید:۳ | ظاہر و عیاں اور غالب |
| اَلْبَرُّ | الطور:۲۸ | بڑا محسن | اَلْبَصِیْرُ | الشوریٰ:۱۱ | دیکھنے والا |
| اَلتَّوَّابُ | الحجرات:۱۲ | توبہ قبول فرمانے والا | اَلْحَسِیْبُ | النساء:۶ | حساب لینے والا |
| اَلْحَفِیْظُ | ھود:۵۷ | حفاظت و نگہبانی کرنے والا | اَلْحَفِیُّ | مریم:۴۷ | بڑا مہربان |
| اَلْحَکِیْمُ | الحشر:۱ | حکمت والا | اَلْحَلِیْمُ | البقرہ:۲۲۵ | بردبار (دور اندیش) |
| اَلْحَمِیْدُ | الشوریٰ:۲۸ | حمد و تعریف والا | اَلْخَبِیْرُ | التحریم:۳ | خبر رکھنے والا |
| اَلْخَالِقُ | الحشر:۲۴ | پیدا کرنے والا | اَلْخَلَّاقُ | الحجر:۸۶ | بہترین پیدا کرنے والا |
| اَلرَّحِیْمُ | الفاتحہ:۲ | نہایت مہربان اور نرمی کرنے والا | اَلرَّزَّاقُ | الذاریات:۵۸ | رزق دینے والا |
| اَلرَّقِیْبُ | الاحزاب:۵۳ | تاک میں رہنے والا | اَلشَّاکِرُ | النساء:۱۴۷ | قدردان |
| اَلشَّکُوْرُ | فاطر:۳۴ | بہت قدردان | اَلشَّهِیْدُ | حم السجدہ:۵۳ | گواہ |
| اَلْعَزِیْزُ | الحشر:۲۴ | زبردست و غالب۔ | اَلْعَظِیْمُ | البقرہ:۲۵۵ | بڑی عظمت والا |
| اَلْعَفُوُّ | المجادلۃ:۲ | معاف کرنے والا | اَلْغَفَّارُ | نوح:۱۰ | بڑا بخشنے والا |
| اَلْغَفُوْرُ | الزمر:۵۳ | گناہ بخشنے والا | اَلْغَنِیُّ | محمد:۳۸ | خود مختار و بے پروا |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الْقَاهِرُ | الانعام:۱۸ | غالب وزبردست وطاقتور | الْقُدُّوْسُ | الجمعہ:۱ | عیوب ونقائص سے پاک |
| الْقَدِيْرُ | الملک:۱ | بڑا باصلاحیت، طاقتور | الْقَهَّارُ | ابراہیم:۴۸ | بڑا عذاب دینے والا |
| الْكَبِيْرُ | الحج:۶۲ | سب سے بڑا | الْكَرِيْمُ | الانفطار:۶ | مہربان وسخی |
| الْمُتَعَالُ | الرعد:۹ | بہت بلند | الْمُتَكَبِّرُ | الحشر:۲۳ | غرور وتکبر کرنے والا |
| الْمَتِيْنُ | الذاریات:۵۸ | مضبوط وطاقتور | الْمُحِيْطُ | حم السجدہ:۵۴ | گھیراؤ کرنے والا |
| الْمُصَوِّرُ | الحشر:۲۴ | تصویر بنانے والا | الْمُقْتَدِرُ | الکہف:۴۵ | قدرت والا |
| الْمَلِيْكُ | القمر:۵۵ | قدرت والا بادشاہ | الْمَوْلٰى | الانفال:۴۰ | کارساز ومالک وآقا |
| الْمُهَيْمِنُ | الحشر:۲۳ | نگہبان ومحافظ | الْوَارِثُ | الحجر:۲۳ | وارث (حامی ومددگار) |
| الْوَاسِعُ | البقرہ:۱۱۵ | وسعتوں وفراخیوں والا | الْوَدُوْدُ | البروج:۱۴ | بہت محبت کرنے والا |
| الْوَهَّابُ | آل عمران:۸ | سب سے زیادہ عطاء کرنیوالا | الْاَكْرَمُ | العلق:۳ | بے پایاں کرم والا |
| الْاِلٰهُ | النحل:۵۱ | معبود برحق | وَالْبَاطِنُ | الحدید:۳ | پوشیدہ |
| الْجَبَّارُ | الحشر:۲۳ | زبردست قابو کرنے والا | الْبَارِئُ | الحشر:۲۴ | پیدا کرنے والا |
| الْحَقُّ | الحج:۶۲ | سچا مالک | السَّلَامُ | الحشر:۲۳ | سلامتی والا |
| الْحَافِظُ | یوسف:۶۴ | حفاظت کرنے والا، نگہبان | الرَّءُوْفُ | النحل:۷ | نرمی کرنے والا |
| الْعَلِيْمُ | التحریم:۲ | سب سے زیادہ علم والا | الْمُبِيْنُ | النور:۲۵ | واضح کرنے والا |
| الصَّمَدُ | الاخلاص:۲ | بے نیاز | الْقَرِيْبُ | البقرۃ:۱۸۶ | (بندوں کے) نزدیک |
| الْقَيُّوْمُ | البقرہ:۲۵۵ | بذات خود قائم ودائم اور ہر چیز پر محافظ ونگران | الْفَتَّاحُ | سبا:۲۶ | رحمت ورزق کے دروازے کھولنے والا |
| الْمُجِيْبُ | ھود:۶۱ | قبول کرنے والا | الرَّحْمٰنُ | الفاتحہ:۲ | نہایت مہربان |
| اللَّطِيْفُ | الملک:۱۴ | باریک بین | الْمُقِيْتُ | النساء:۸۵ | ہر جاندار کو خوراک دینے والا |
| السَّمِيْعُ | المجادلۃ:۱ | سب سننے والا | النَّصِيْرُ | النساء:۴۵ | مددگار (مدد کرنے والا) |
| الْوَكِيْلُ | آل عمران:۱۷۳ | کارساز (کام بنانے والا) | الْعَالِمُ | الشوریٰ:۵۱ | علم والا |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَلْعَلِيُّ | الانعام:۶۵ | سب سے بلند و بالا | اَلْقَوِيُّ | الشوریٰ:۱۹ | سب سے زیادہ قوت والا |
| اَلْقَادِرُ | الشوریٰ:۱۹ | قدرت، اختیار والا | اَلْمُؤْمِنُ | الحشر:۲۳ | امن دینے والا |
| اَلْمَلِكُ | ھود:۷۳ | حقیقی بادشاہ | اَلْمَجِيدُ | الحشر:۲۳ | بزرگی والا بڑی شان والا |
| اَلْوَاحِدُ | الرعد:۱۶ | اکیلا | اَلْوَلِيُّ | الشوریٰ:۹ | مددگار، دوست |

## وہ اسماء جو سنت رسول ﷺ میں وارد ہوئے ہیں

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَلْجَمِيلُ | مسلم:۱۴۷ | سب سے زیادہ خوبصورت | اَلْجَوَّادُ | ترمذی:۲۴۹۵ | سب سے زیادہ نوازنے والا |
| اَلْحَكَمُ | ابوداؤد:۴۹۵۵ | فیصلہ کرنے والا | اَلرَّفِيقُ | بخاری:۶۹۲۷ | مہربان دوست |
| اَلسُّبُّوحُ | مسلم:۴۸۷ | ہر برائی اور عیب سے پاک | اَلسَّيِّدُ | ابوداؤد:۴۸۰۶ | سردار |
| اَلْقَابِضُ | ترمذی:۳۰۰۷ | تنگ کرنے والا | اَلْبَاسِطُ | ترمذی:۳۵۰۷ | کشادہ کرنے والا |
| اَلْمُقَدِّمُ | بخاری:۱۱۲۰ | آگے لانے والا | اَلْمُعْطِي | بخاری:۳۱۱۶ | دینے والا |
| اَلْمَنَّانُ | ابوداؤد:۱۴۹۵ | احسان کرنے والا | اَلْوِتْرُ | بخاری:۶۴۱۰ | تنہا و یکتا |
| اَلْحَيُّ | ابوداؤد:۴۰۱۲ | ہمیشہ زندہ | اَلشَّافِي | بخاری:۵۷۴۲ | شفاء عطا کرنے والا |
| اَلْمُؤَخِّرُ | بخاری:۱۱۲۰ | پیچھے ہٹانے والا | اَلرَّبُّ | النسائی:۵۷۲ | پالنے والا |
| اَلطَّيِّبُ | مسلم:۱۰۱۵ | پاک | اَلْمُحْسِنُ | صحیح الجامع:۱۸۱۹ | احسان کرنے والا |

یہ اللہ تعالیٰ کے ''اسماء حسنیٰ'' ہیں جنہیں ہم نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے اختیار کیا ہے، تفصیل کچھ یوں ہے کہ ان اسماء میں سے اکیاسی (۸۱) نام کتاب اللہ میں اور اٹھارہ (۱۸) نام حدیث رسول ﷺ میں آئے ہیں، اگرچہ صفت ''حفی'' کو ان ناموں میں شمار کرنے میں تردد واقع ہوا ہے، کیونکہ کلام اللہ میں یہ صفت مقید وارد ہوئی ہے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو سلام کہتے ہیں، اور فرماتے ہیں میں اپنے رب سے آپ کے لئے مغفرت طلب کروں گا۔ ﴿إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا﴾ ''وہ بے شک مجھ پر بڑا مہربان ہے۔''

**فائدہ**:...... ابراہیم علیہ السلام اپنے کافر باپ کا انتہائی شدید جواب سن کر بھی حد ادب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں نکلے اور اس کے لئے سلامتی کی دعا کی، گویا یہ کہنا چاہا کہ اگرچہ آپ مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں، لیکن مجھ سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، میں اپنے رب سے آپ کی مغفرت کی دعا کروں گا، وہ مجھ پر بہت ہی کرم فرما ہے، مجھے مایوس نہیں کرے گا۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے برائی کا جواب بھلائی سے دیا، جیسا کہ اللہ ربّ العزت نے مومنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ایک وصف یہ بھی بیان کیا کہ ''جب جاہل لوگ ان سے گفتگو کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہو۔'' (یعنی میں تم سے جھگڑنا نہیں چاہتا ہوں۔)

﴿وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝﴾ (الفرقان : ٦٣)

''اور جب نادان لوگ ان کے منہ لگتے ہیں تو (رحمٰن کے نیک بندے) سلام کر کے گزر جاتے ہیں۔''

مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ سے یہ وعدہ کہ وہ اللہ سے اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے، اس توقع کی بنیاد پر تھا کہ وہ اسلام لے آئے گا اور کفر پر نہیں مرے گا، چنانچہ ایک طویل مدت تک وہ اس کے لئے استغفار کرتے رہے، شام کی طرف ہجرت کر جانے، مسجد حرام بنانے اور اسحاق و اسماعیل کی ولادت کے بعد بھی اس کے لئے دعا کرتے رہے، جیسا کہ سورۂ ابراہیم آیت (۴۱) میں ارشاد ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾

''اے ہمارے رب! قیامت کے دن مجھے معاف کر دینا، اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنوں کو بھی۔''

لیکن جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے اپنی براءت کا اعلان کر دیا، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴾

(التوبہ: ١١٤)

"اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے دعائے مغفرت مانگنا صرف اُس وعدے کے سبب تھا جو انہوں نے اس سے کر رکھا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو انہوں نے اس سے اظہارِ براءت کر دیا، واقعی ابراہیم بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تیسرا باب:

# فرشتوں پر ایمان

فرشتوں پر ایمان لانا بھی ایمان کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے کہ جس پر ایمان لائے بغیر ایمان باللہ کا تصور ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ﴾ [البقرة: ٢٨٥]

''ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔''

اور ایمان بالملائکہ کی اہمیت درج ذیل روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام کے ایک سوال کے جواب میں، جو کہ ایمان سے متعلق تھا، فرمایا:

(( أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. )) ❶

''تو اللہ تعالیٰ پر، اور اُس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے نیز اچھی اور بری تقدیر پر ایمان ہو۔''

اور فرشتوں پر ایمان سے مفہوم یہ ہے کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس بات کا اقرار کیا جائے کہ تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک الگ اور ایک مستقل نوع کی لطیف و مقرب مخلوق ہیں کہ جن کی تخلیق نور سے ہوئی ہے اور جن کا مسکن آسمان ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی عبادت و

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٩٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بندگی اور اپنے مخصوص اُمور کی تنفیذ کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

**تخلیق ملائکہ:**

واضح رہے کہ بلاشبہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نورانی مخلوق ہیں، جیسا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ . )) ❶

"فرشتے (ایک خاص قسم کے) نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔"

مگر اُن کی تخلیقی ماہیت و کیفیت کہ وہ کس طرح پیدا ہوئے، یہ نامعلوم اور مجہول ہے۔ بس ایک مسلمان کے لیے اُتنا ایمان رکھنا ضروری ہے جتنا ہم نے سطورِ بالا میں ذکر کیا ہے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی عبادت گزار ہیں، وہ کبھی بھی اس کی عبادت و بندگی سے تکبر کے باعث انکار نہیں کرتے، بلکہ وہ اس کی تسبیح اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝ ﴾ [الأعراف: ٢٠٦]

"بے شک جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر کی وجہ سے انکار نہیں کرتے ہیں، اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور اس کے لیے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔"

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یہی وہ ذکر الٰہی ہے جس میں فرشتے رات دن خشوع و خضوع کے ساتھ مشغول رہتے ہیں، اور کبھی بھی نہیں تھکتے۔ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہتے ہیں۔"

مزید رقمطراز ہیں:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: ٧٤٩٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اور اس سے مقصود مومنوں کو ترغیب دلانا ہے کہ وہ بھی فرشتوں کی طرح کثرت سے اللہ کو یاد کرتے رہیں، تسبیح و تہلیل میں مشغول رہیں، نمازیں پڑھیں اور سجدہ کرتے رہیں۔''

اس آیت کی تلاوت کے بعد قاری اور غور سے سننے والے دونوں کے لیے قبلہ رُخ ہو کر سجدہ کرنا مشروع ہے اور افضل یہ ہے کہ سجدہ کرنے والا باوضو ہو۔ احادیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ❶

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنا مقرب اور معزز قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝ ﴾ [المطفّفين: ٢١]

''اس کے پاس مقرب فرشتے ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۝﴾ [الانبياء: ٢٦]

''بلکہ (فرشتے) اس کے معزز بندے ہیں۔''

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اس لطیف مخلوق میں ایک اور لطافت بھی پیدا کر رکھی ہے کہ یہ بحکم الٰہی کسی بھی انسان کا روپ دھار سکتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(( أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: (( مَنْ هٰذَا )) قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : إِيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ . )) ❷

''ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باتیں

❶ تيسير الرحمن: ١/ ٥١٧، ٥١٦.

❷ صحيح بخاري، كتاب المناقب، رقم: ٣٦٣٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتے رہے، تب اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا (بھی) آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب وہ چلے گئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: معلوم ہے یہ کون صاحب تھے؟ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں عرض کیا: یہ دحیہ کلبی تھے۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں سمجھے بیٹھی کہ وہ سیّدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آخر جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام (کی آمد) کی خبر دے رہے تھے (تو میں سمجھی کہ وہ جبرائیل علیہ السلام) ہی تھے۔"

مگر وہ انسانی روپ دھارنے کے باوجود، انسانی خواص سے مبرا رہتے ہیں مثلاً کھانا وغیرہ۔ اور اپنی جبلی وفطرتی وصف پر ہی قائم رہتے ہیں، جیسا کہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ٥ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ٥﴾ [هود: ٦٩-٧٠]

"اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے، انھوں نے کہا: سلام علیکم! ابراہیم نے کہا: السلام علیکم۔ پھر جلد ہی ایک بھنا ہوا بچھڑا لے کر آئے۔ پس جب انھوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کے لیے نہیں بڑھ رہے ہیں، تو انھیں پسند نہیں کیا، اور ان سے دل میں ڈرنے لگے۔ انھوں نے کہا: آپ ڈریے نہیں، ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔"

عام بشر انہیں ان کی اصل شکل میں نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ بشری آنکھ محض مادی اجسام کو ہی دیکھ سکتی ہے، غیر مادی اور لطیف اشیاء کو دیکھنے سے عاجز ہے۔ اس بات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ٥ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا يَلۡبِسُوۡنَ ۝﴾ [الأنعام: ۸۔ ۹]

''اور اگر ہم فرشتہ اُتار دیتے، تو معاملے کا فیصلہ ہو جاتا، پھر انھیں مہلت نہیں دی جاتی (اُنھیں ہلاک کر دیا جاتا)۔ اور اگر ہم اس شاہد کی حیثیت سے کسی فرشتہ کو تجویز کرتے تو اُسے مرد بنائے اور ان کے لیے وہی شبہ پیدا کر دیتے جس میں وہ پہلے سے پڑے ہوئے تھے۔''

اس لیے کہ انسان فرشتے کو اس کی اصلی شکل میں نہیں دیکھ سکتا، وگرنہ سابقہ شبہ میں ہی مبتلا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس لطیف مخلوق کو پر (Wings) بھی عطا کر رکھے ہیں۔ کسی کو دو، کسی کو تین، کسی کو چار اور کسی کو اس سے بھی زیادہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيۡدُ فِي الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝﴾ [فاطر: ۱]

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اور ایسے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنانے والا ہے، جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں، وہ اپنی مخلوقات میں تخلیق میں جو چاہے اضافہ کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کے پروں کی تعداد باہم مختلف ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(( أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَىٰ جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ . )) ❶

''محمد (ﷺ) نے جبرائیل (علیہ السلام) کو دیکھا تھا کہ اُن کے چھ سو (۶۰۰) پر تھے۔''

❶ صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم: ٤٨٥٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## فرائض اور ذمے داریاں:

فرشتے صرف اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہیں، اور وہ کسی بھی حالت میں اس کی حکم عدولی نہیں کرتے، انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی اُمور کی انجام دہی، احکام قدرت کی تدبیر وتعمیل اوران کی تنفیذ کے لیے مقرر کر رکھا ہے، جنھیں وہ پوری صداقت اور عدل وانصاف کے ساتھ نبھاتے ہیں۔

اب سطورذیل میں چند قرآنی آیات اور احادیث پیش خدمت قارئین ہیں کہ جن سے فرشتوں کی مختلف اقسام وانواع اور اُن کے فرائض وذمے داریاں واضح ہوتی ہیں۔

بعض اُن میں سے وہ ہیں کہ جنھوں نے عرشِ الٰہی اُٹھا رکھا ہے اور ساتھ ساتھ اپنے رب کی تسبیح وتحمید اور اہل ایمان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ﴾ [المؤمن: ٧]

”جو فرشتے عرش اُٹھائے ہوئے ہیں، اور جو فرشتے اس کے گرد جمع ہیں، یہ سب اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔“

بعض اُن میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف وحی لانا تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ﴾

[النحل: ٢]

”وہ اپنے فیصلے کے مطابق فرشتوں کو وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے، اُتارتا ہے۔“

بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری انسان کے ہر عمل کو تحریری شکل میں محفوظ کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ ﴾ [ق : ۱۸]

''آدمی جب بھی کوئی بات اپنی زبان سے نکالتا ہے، تو اس کے پاس ایک نگہبان تیار ہوتا ہے، (جو اسے لکھ لیتا ہے)۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ ﴾

[الانفطار : ۱۰ تا ۱۲]

''اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ وہ معزز لکھنے والے ہیں۔ تم جو کچھ کرتے ہو، وہ اُسے جانتے ہیں۔''

بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری روحوں کو قبض کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ ﴾ [السجدة : ۱۱]

''اے نبی! آپ کہہ دیجیے کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر متعین کیا گیا ہے، تمہاری روح قبض کرلے گا، پھر قیامت کے دن تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری جہنم کی چوکیداری کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ﴾ [التحريم : ٦]

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے، اس پر ایسے فرشتے متعین ہیں جو سخت دل اور بے رحم ہیں، اللہ انھیں جو حکم دیتا ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انھیں جو حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔"

بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری انسان کی راہنمائی کرنا ہے، جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً ، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ . )) ❶

"یقیناً شیطان ابن آدم کے دل میں (ایک) خیال ڈالتا ہے اور فرشتہ بھی (ایک) خیال ڈالتا ہے۔ شیطان کا چوکا برائی کا وعدہ دینا اور حق کو جھٹلانا ہے، اور فرشتے کا چوکا اچھے کام کا وعدہ کرنا اور حق کی تصدیق کرنا ہے۔"

بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری قبر میں میت سے سوالات کرنا ہے۔ جیسا کہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( اَلْعَبْدُ إِذَا وَضَعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى وَذَهَبَ أَصْحَابُه حَتّٰى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ ...... )) ❷

"آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کے اصحاب پیٹھ موڑ کر رخصت ہوتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، پھر دو فرشتے آتے ہیں اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں......"

اور بعض اُن میں سے وہ ہیں کہ جن کی ذمہ داری ذکر اللہ کی مجالس میں شریک ہونا ہے۔ جیسا کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ ، فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلٰى حَاجَتِكُمْ ، فَيَحُفُّوْنَهُمْ

❶ سنن الترمذي، كتاب التفسير، رقم: ٢٩٨٨ ۔ علامہ البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الجنائز، رقم: ١٣٣٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا . )) [1]

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ جو راستوں میں چکر کاٹتے رہتے ہیں، پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہوگیا، پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے اُن پر اُمنڈ رہتے ہیں۔''

## ملائکہ سے عداوت اور دشمنی:

فرشتوں سے عداوت اور دشمنی قطعاً جائز نہیں ہے، خواہ وہ ایک فرشتے سے ہو یا پوری جماعت سے، دراصل فرشتوں سے عداوت و دشمنی اللہ تعالیٰ سے عداوت و دشمنی کے مترادف ہے، کیونکہ وہ جن اُمور کی تنفیذ کے لیے مقرر ہیں وہ اپنی مرضی سے نہیں، بلکہ بحکم الٰہی انھیں سرانجام دیتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ٥ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَٰئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَٰلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَٰفِرِينَ ٥﴾ [البقرة: ٩٧ـ ٩٨]

''آپ کہہ دیجیے، اگر کوئی جبرائیل کا دشمن ہے (تو اسے کچھ نقصان نہیں) اس لیے کہ اس نے قرآن آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اُتارا ہے، جو گذشتہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، اور مؤمنین کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو کوئی اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور جبرائیل و میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ کافروں کا دشمن ہے۔''

## ملائکہ اور غلط تصورات:

بعض ان تجدد پسند لوگوں کا خیال ہے کہ جنھوں نے بلا جواز انہیں سائنسی تحقیق کا موضوع

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٠٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بنالیا ہے۔ انھوں نے آیاتِ قرآنی کی فاسد تاویلات اور احادیث نبوی کے انکار کی بنا پر فرشتوں کے تصور کو اس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی سائنسی اصول اور معیار کے تابع ہو جائے۔ ایسے لوگ اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ فرشتے جس نوع تخلیق سے تعلق رکھتے ہیں وہ سائنس کے دائرۂ تحقیق سے ہی خارج ہے۔ سائنس صرف عالم حسیات و مادیات کے حقائق سے بحث کرتی ہے۔ اسے مابعد الطبیعی اور روحانی حقیقتوں سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ اس لیے سائنس کا یہ کام نہیں ہے کہ اپنے موضوع تحقیق سے ہٹ کر کسی غیر متعلقہ حقیقت سے بحث کرے۔ اس کی ماہیت اور وجود کے بارے میں رائے زنی کرے، جو شے اس کی حد جستجو سے ماورا ہو، اس کا انکار کر دے۔ سائنس کے نام پر ایسی نام نہاد تحقیق خود ایک غیر سائنسی بات ہے۔

اگر ہماری عقل اپنی محدود وسعت نظر کی بنا پر فرشتوں کا صحیح ادراک نہ کر سکتی ہو تو اس وجہ سے ہم فرشتوں کے تصور کو ''خلافِ عقل'' قرار نہیں دے سکتے۔ بلکہ اسے ''وراءِ عقل'' کہیں گے۔ کسی چیز کا خلاف عقل ہونا اور بات ہے اور وراءِ عقل ہونا اور بات۔ عقل وخرد کے ادراک کا تمام تر انحصار حواسِ خمسہ پر ہوتا ہے۔ جو چیز آنکھ، کان، ناک، زبان یا ہاتھ کے ادراک میں آسکے عقل صرف اسی کو سمجھ سکتی ہے اور اسی کے بارے میں کوئی رائے وضع کر سکتی ہے۔ لیکن جس شے کا وجود ہی سرے سے غیر حسی اور غیر مادی ہو، اسے نہ دیکھا جا سکتا ہو، نہ سونگھا جا سکتا ہو، نہ سنا جا سکتا ہو، نہ چکھا جا سکتا ہو اور نہ چھونا ممکن ہو گویا حواسِ ظاہری جس حقیقت کے بارے میں کوئی خام مواد اور ابتدائی معلومات ہی فراہم نہ کر سکیں تو آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ عقل اس کے بارے میں کوئی تصور کس طرح قائم کر سکے گی۔ صاف ظاہر ہے کہ عقل اس معاملے میں خاموش ہی رہے گی۔ عقل کا خاموش رہنا اس کی اپنی حدود کی وجہ سے ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اس حقیقت کا ہی سرے سے کوئی وجود نہیں۔ آخر ہر چیز کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عقل اور سائنس کے حیطۂ ادراک میں کھینچ لانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا عقل اور سائنس کی حد جستجو سے اوپر یا خارج میں کوئی حقیقت موجود نہیں؟ یہ اندازِ فکر ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ، وحی الٰہی و آخرت بلکہ جملہ اجزائے ایمان سے انکار کی حد پر لا کھڑا کرے گا اور ''ایمان بالغیب'' کا تصور ہی بالکل معدوم ہو جائے گا۔ جب کہ اہل ایمان کی صفت یہ ہے کہ:

﴿يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ﴾ [البقرہ: ۳]

''(مومن) غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چوتھا باب:

# کتابوں پر ایمان

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذاتِ برحق، انبیاء ورسل علیہم السلام کی بعثت کے مقررہ نظام، یومِ آخرت اور جزا وسزا پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف انبیاء ورسل علیہم السلام پر نازل کیے جانے والے صحیفوں اور کتابوں پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ﴾ [البقرة: ٢١٣]

"پہلے سبھی لوگ ایک دین پر قائم تھے (پھر مرورِ زمانہ کے ساتھ ان میں اختلاف ہوگیا) تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا، جن کا کام لوگوں کو جنت کی خوشخبری دینا، اور عذابِ نار سے ڈرانا تھا، اور ان پر مقدس کتابیں نازل کیں، تاکہ اللہ لوگوں کے درمیان اُس بات کا فیصلہ کردے جس میں انھوں نے آپس میں اختلاف کیا، اور اُس میں اختلاف ان لوگوں نے کیا، جنھیں کتاب دی گئی تھی، اور کھلی نشانیاں آجانے کے باوجود صرف آپس کی دشمنی اور عناد کی وجہ سے اختلاف کیا، تو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے اہل ایمان کی اس مختلف فیہ بات میں حق کی طرف رہنمائی کی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیّدنا آدم اور سیّدنا نوح علیہما السلام کے درمیان دس صدیوں کی مدت تھی۔ اس پوری مدت میں لوگ ایک ہی شریعت حقہ پر قائم رہے۔ پھر ان کے درمیانی مرورِ زمانہ کے ساتھ عقائد میں اختلاف واقع ہوگیا۔ (انتہی)

اللہ تعالیٰ نے ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا، جنھوں نے اللہ کی بندگی کرنے والوں کو دنیا و آخرت کی کامیابی اور جنت کی خوشخبری دی، اور اس کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا و آخرت کی ناکامی، محرومی، ذلت و رسوائی اور جہنم سے ڈرایا۔ اور ان انبیاء علیہم السلام پر کتابیں نازل کیں، جن میں سچی خبریں اور مبنی بر عدل اوامر تھے، جو اصول و فروع میں اختلاف کرنے والوں کے درمیان قولِ فیصل کا درجہ رکھتی تھیں۔

یہود و نصاریٰ نے اللہ کی کتابوں میں (سب کچھ جاننے کے باوجود) اختلاف کیا، اور اس کا سبب اُن کا آپس کا حسد و عناد تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے حق کی طرف ہدایت دی۔ وہ تمام کتب سماویہ پر ایمان لائے، پھر قرآن پر ایمان لائے، اور ان تمام اُمور میں اعتدال کی راہ اختیار کی، جن میں یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا تھا۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہم مسلمان زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے ہیں، لیکن ہم قیامت کے دن اوّلین لوگوں میں سے ہوں گے، ہم لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، حالانکہ اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے، اور ہمیں بعد میں کتاب ملی، لیکن اللہ نے ہمیں حق کی طرف اپنے فضل و کرم سے ہدایت دی۔ لوگوں نے جمعہ کے دن کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، تو اللہ نے ہمیں ہدایت دی اور ہم نے جمعہ کا دن اختیار کرلیا اور لوگ ہمارے تابع بن گئے، یعنی ہفتہ کا دن یہود نے اختیار کرلیا، اور نصاریٰ نے اتوار کا دن۔'' [1]

[1] تيسير الرحمٰن از ڈاکٹر لقمان سلفي: ١/ ١١٦ـ ١١٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نزولِ کتب کا مقصد:

قرآنِ مجید میں نزولِ کتب سماوی کا سب سے اہم مقصد یہی بیان کیا گیا ہے۔

﴿ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ﴾ [البقرۃ: ۲۱۳]

"تاکہ جن امور میں لوگ باہم اختلاف کرتے تھے، ان میں ان کے درمیان فیصلہ کرے۔"

مطلب یہ ہے کہ ان اصولوں اور قوانین کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام ان نزاعات اور اختلافات کو نمٹا سکیں، جنھوں نے نسل انسانی کا سکون تباہ و برباد کر دیا تھا۔

## انبیاء سابقین کی کتب اور صحیفوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے!

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر رسول پر ایک کتاب نازل فرمائی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ﴾ [الحدید: ۲۵]

"ہم نے یقیناً اپنے رسولوں کو کھلی نشانیوں کے ساتھ بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتابیں اور میزان اُتارا، تاکہ لوگ عدل و انصاف قائم کریں۔"

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کی غرض و غایت اور ان تین چیزوں کو بیان کیا ہے، جو ان انبیاء کی تائید و تصدیق کے لیے انھیں دی گئی تھیں۔ پہلی چیز جو ان کی تائید کے لیے دی گئی، دلائل و معجزات تھے، اور دوسری چیز کتاب الٰہی تھی، جس میں مخلوق کے دین و دنیا کی بھلائی کی ہر بات بیان کر دی گئی تھی، اور تیسری چیز کو اللہ تعالیٰ نے "میزان" سے تعبیر کیا ہے، جس کی تفسیر مجاہد اور قتادہ وغیرہ نے "عدل" کے ذریعہ کی ہے۔ اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ حق ہے جس کے حق ہونے کی گواہی وہ تمام لوگ دیتے ہیں جو عقل سلیم رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ان تمام چیزوں کے ساتھ انبیاء کی بعثت کی غرض و غایت یہ تھی کہ جس کی دعوتِ حق کو پھیلانے کے لیے اللہ نے انھیں مبعوث کیا ہے، لوگ اسے قبول کریں۔ صرف اللہ کی بندگی کریں، اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ کے نازل کردہ قانونِ عدل وانصاف کو نافذ کریں، جس کی تفصیل اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت موجود ہے۔ قانونِ جنایات، قصاص، حدود، احکام میراث اور دیگر حقوقِ انسانی، سب اسی ضمن میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں سے تقاضا ہے کہ وہ ان تمام قوانین واحکام کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کریں۔'' (تیسیر الرحمٰن: ۱۵۴۵/۲)

یہ تو انبیاء ورسل علیہم السلام پر نازل کی جانے والی کتابوں کی افادیت تھی۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان کتب پر ایمان سے کیا مراد ہے۔ اسلام نے کسی خاص نبی کی کتاب پر ایمان لانے کی بجائے تمام انبیاء علیہم السلام کی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ﴾

[البقرة: ١٣٦]

'' (اے مسلمانو!) تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس کی کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی، اور ان تعلیمات پر بھی جو ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق، یعقوب اور ان کی اولاد پر اُتریں، اور اُن تمام کتابوں اور تعلیمات پر جو موسیٰ وعیسیٰ اور دیگر انبیاء کو ان کے ربّ کی طرف سے ملیں، ہم ان انبیاء کے درمیان تفریق نہیں کرتے، اور ہم اسی اللہ کے اطاعت گزار ہیں۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جو کتاب نازل ہوئی، اس پر مفصل طور پر ایمان لائیں، اور گذشتہ انبیائے کرام پر جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، ان پر مجمل طور پر ایمان رکھیں، اور بغیر تفریق سب پر ایمان رکھیں۔ یہود و نصاریٰ کی طرح نہ کریں کہ کسی پر ایمان کا دعویٰ کریں اور کسی کا انکار کریں۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل کتاب (یہود) تورات عبرانی زبان میں پڑھتے تھے، اور اس کی تفسیر عربی زبان میں مسلمانوں کو بتاتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، اور ان سے کہو کہ ہم تو اللہ پر اور اس کی کتاب پر ایمان لے آئے ہیں جو ہم پر اُتری ہے۔ (پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔)

## فوائد:

1. اس آیت کریمہ میں وہ تمام چیزیں بیان کردی گئی ہیں جن پر ایمان لانا واجب ہے۔ جب "ایمان" کا لفظ بولا جائے گا تو ارکانِ اسلام اور اعمالِ صالحہ بھی داخل ہوں گے، اسی طرح جب صرف "اسلام" کا لفظ بولا جائے گا تو اس میں "ایمان" داخل ہوگا، اور جب دونوں ایک ساتھ بولے جائیں گے تو "ایمان" دل کے اقرار و تصدیق کا نام ہوگا، اور "اسلام" ظاہری اعمال کا۔
2. قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا: یعنی زبان سے کہو، ہم ایمان لے آئے، درآں حالیکہ دل اس کی تصدیق کر رہا ہو، اس لیے کہ اس کے بغیر ثواب و جزا کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اگر دل کے اعتقاد کی تائید عمل سے نہیں ہوتی تو وہ بھی بے اثر اور بے فائدہ ہے۔
3. قُوْلُوْٓا: اس میں اشارہ ہے، اس طرف کہ مسلمان اپنے عقیدہ کا اعلان کرتا ہے، اور اس کی طرف دوسروں کو دعوت دیتا ہے۔
4. اٰمَنَّا: جمع کا صیغہ، اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اُمت اسلامیہ کے تمام افراد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں، اور افتراق میں مبتلا نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوں۔

5 آمَنَّا بِاللّٰہِ: یعنی ہم ایمان لائے اسی اللہ پر جو واجب الوجود ہے، واحد ہے، احد ہے، ہر صفت کمال کے ساتھ متصف ہے، ہر نقص وعیب سے پاک ہے، جو اکیلا تمام انواعِ عبادت کا مستحق ہے، اور جس کا کوئی کسی بھی حیثیت سے شریک نہیں۔

6 وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا: قرآن وسنت دونوں کو شامل ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ﴾ ...... "اور اللہ نے آپ پر قرآن و حکمت دونوں اُتارا ہے۔" قرآن وسنت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ان دونوں میں موجود تمام صفاتِ باری تعالیٰ، صفاتِ انبیاء و رسل، یومِ آخرت، غیبی اُمور اور احکامِ شریعہ پر ایمان رکھتا ہے۔

7 وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ: تمام کتب سماویہ اور تمام انبیاء پر وجوب ایمان کی دلیل ہے، یعنی سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔" (تیسیر الرحمٰن: ۱/۷۴۔۷۵)

## قابل عمل نہیں:

پہلی کتب سماویہ پر ایمان رکھنے کا معنی یہ ہے کہ ان کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ بھی قرآنِ مجید کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ باقی رہا عمل تو وہ ان پر نہیں بلکہ قرآنِ مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر کیا جائے گا۔ ان کتابوں میں جو چیز کتاب وسنت کے مطابق ہوگی، اس کی تصدیق کی جائے گی۔ اور جو اُن کے خلاف ہوگی اُسے ردّ کر دیا جائے گا کیونکہ لوگوں نے اس میں تحریف کر ڈالی ہے۔

ان کتابوں کی تعداد کے متعلق معلوم نہیں۔ ہاں! البتہ مندرجہ ذیل چار کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں معلوم ہے کہ جن کا ذکر قرآن وسنت میں آیا ہے۔

### 1 تورات:

تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنی "شریعت" ہے، اس کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا، اور وہ بنی اسرائیل پر نازل کردہ کتابوں میں سے بڑی عظیم کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّنُوۡرٌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوۡا عَلَيۡهِ شُهَدَآءَ ۚ ﴾ [المائدۃ : ٤٤]

"بے شک ہم نے تورات نازل کی تھی، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے مطابق وہ انبیاء جو اللہ کے فرمانبردار تھے، یہودیوں کے لیے فیصلے کرتے تھے، اور اللہ والے اور علماء (فیصلے کرتے تھے) اس لیے کہ انھیں اللہ کی کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا، اور وہ اس کے اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہونے کے گواہ تھے۔"

## ۲......انجیل:

انجیل یونانی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنی "خوشخبری" ہے۔ انجیل کو اللہ ربّ العزت نے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ اور وہ تورات کی تصدیق کرنے والی تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ ۖ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ؕ ﴾ [المائدۃ : ٤٦]

"اور ہم نے ان (انبیاء) کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا، دراں حالیکہ وہ اس تورات کی تصدیق کرتے تھے، جو ان سے پہلے آ چکی تھی، اور ہم نے انھیں انجیل دی، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اور اس تورات کی تصدیق کرتی تھی جو ان سے پہلے آ چکی تھی، اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے مکمل ہدایت اور نصیحت تھی۔"

## ۳......زبور:

زبور وعظ و نصیحت، تسبیح و تہلیل اور ادعیہ کا مجموعہ تھی، جسے سیّدنا داؤد علیہ السلام پر نازل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۵۵]

''اور آپ کا ربّ ان تمام مخلوقات سے خوب واقف ہے، جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے، اور ہم نے داؤد کو زبور دیا تھا۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''اور ''زبور'' کا ذکر بطورِ خاص اس لیے آیا ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کی صفات بیان کی گئی ہیں، اور اس سے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو زبور دے کر انھیں اُس دور کے تمام انسانوں پر فوقیت دی، اسی طرح اسی نے عربوں میں سے محمد ﷺ کو اپنے آخری نبی کے طور پر چن لیا، جو اپنے ہم عصروں میں سب سے زیادہ صاحب عقل و کمال تھے اور جن کی صداقت و امانت کا چرچا پوری دنیائے عرب میں تھا۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۸۱۳)

### ۴...... صحائف:

سیّدنا ابراہیم اور سیّدنا موسیٰ علیہما السلام پر صحیفے نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝﴾ [الأعلىٰ: ۱۴-۱۹]

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو (کفر و شرک سے) پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا، پھر اس نے نماز پڑھی۔ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت زیادہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ بے شک یہ بات اگلے صحیفوں میں موجود تھی، یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى سے لے کر خَيْرٌ وَّأَبْقٰى﴾ تک یہ بیان کیا گیا ہے کہ کامیابی ان کے لیے ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتے ہیں، اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، اور عمل صالح کرتے ہیں، اور یہ کہ لوگ دنیا کی فانی لذتوں کو ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ آخرت کی نعمتیں بہتر اور لازوال ہیں۔ یہ باتیں صحائف ابراہیم (جن کی تعداد دس ۱۰ تھی) اور صحیفہ موسیٰ یعنی تورات میں بھی مذکور تھیں۔ بعض مفسرین نے اس سے مراد وہ تمام باتیں لی ہیں جو اسی سورت میں بیان کی گئی ہیں۔ وباللہ التوفیق۔"

## ۵......قرآنِ مجید:

گزشتہ صفحات میں کتب سابقہ سماویہ کا انتہائی مختصر تذکرہ آپ کی نظروں سے گزرا ہے، مگر افسوس کہ ان کی موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ یہ سب کتابیں، انسانی تحریفات کا مجموعہ بن کر رہ گئی ہیں، لہٰذا ان کتابوں کے مطابق عمل کرنے سے کوئی شخص بھی اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی راہنمائی کا اتباع کرتا ہے۔ الا یہ کہ وہ قرآنِ مجید کے مطابق ہو، البتہ ان کتابوں کی اصلی اور سچی تعلیم قرآنِ مجید میں محفوظ ہے، لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم پر کاربند ہونے کی ایک ہی شکل ہے، یعنی قرآنِ مجید کی تعلیمات پر عمل۔

### اعجازِ قرآن:

قرآنِ مجید جو اس وقت دنیا میں موجود ہے، وہ حرفاً حرفاً وہی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید اپنے اسلوبِ نگارش اور الفاظ و معانی ہر اعتبار سے معجز ہے۔ جب کہ کتب سابقہ سماویہ کو یہ حیثیت حاصل نہ تھی۔

قرآنِ مجید نے اپنے دعوائے اعجاز پر مختلف دلائل قائم کیے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر اُن میں سے چند ایک ذیل کی سطور میں پیش ہیں۔

### تمام سابقہ کتابوں کا مہیمن:

جو کتاب نبی اکرم ﷺ پر نازل کی گئی، اس میں وہ ساری تعلیم یکجا کردی گئی جو اصولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طور پر کتب سابقہ میں وقتاً فوقتاً دی جاتی رہی تھی، جو اُس وقت دنیا میں کہیں موجود نہ تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ ﴾ [المائدة: ٤٨]

''اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور محافظ ہے۔''

## مکمل اور غیر متبدل:

ضروری تھا کہ جو احکام قرآنِ مجید میں دیے جاتے وہ نہ صرف ایک قوم بلکہ پوری نوع انسانی کے حالات اور تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر دیے جاتے اور اس شکل میں دیے جاتے کہ اُن میں پھر کسی تبدیلی کی ضرورت پیش نہ آتی۔ کیونکہ اس کتاب کو ہمیشہ کے لیے بطورِ ضابطہ حیات رہنا تھا، یعنی وہ مکمل بھی ہوتی اور غیر مبتدل بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ﴾ [الأنعام: ١١٠]

''تیرے رب کی طرف سے دیے جانے والے احکام وقوانین سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہیں (اب) ان میں تبدیلی کرنے والا کوئی نہیں۔''

## محفوظ:

جو کتاب ہر طرح سے کامل واکمل ہو، اس میں کسی ردّ و بدل کی ضرورت نہ ہو، وہ تمام بنی آدم کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آسمانی ہدایت ہو۔ اس کا محفوظ رہنا اشد ضروری تھا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ ۝ ﴾ [الحجر: ۹]

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

## عدمِ مثلیت:

قرآنِ مجید نے اپنے دعویٰ کی حقانیت کی دلیل و برہان ''عدمِ مثلیت'' کو قرار دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور تمام انس وجن کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اس کتاب منزل من اللہ اور مبنی برحق ہونے کی سب سے بڑی دلیل و برہان یہ ہے کہ تمام مخلوقات انھیں اجتماعی کوششوں کے باوجود اس کا مثل پیش کرنے کی استطاعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝﴾

[بنی اسرائیل: ۸۸]

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمام انس وجن اکٹھا ہو کر اس قرآن جیسا لانے کی کوشش کریں گے تو اس جیسا نہیں لائیں گے، چاہے وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔''

پورا قرآن تو کجا وہ تو صرف ایک سورت کا مثل لانے کی استطاعت وقوت بھی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾

[البقرۃ: ۲۳]

''اور اگر تم شک میں ہو اس (کلام) کی طرف سے جو ہم نے اپنے بندے پر اُتارا ہے، تو اس جیسی ایک سورت لے کر آؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے مددگاروں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔''

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''اس آیت میں اور اس قسم کی دیگر آیات کو آیات تحدی (مقابلہ کرنے کی دعوت دینے والی آیات) کہا جاتا ہے ''تحدی'' سے مراد مخلوق کو قرآن جیسی کوئی کتاب پیش کرنے اور اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز کر دینا۔ پس مشت خاک سے بنے ہوئے انسان کا کلام ربّ الارباب کے کلام کی مانند کیسے ہو سکتا ہے؟ یا ناقص اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمام پہلوؤں سے محتاج ہستی اس کامل ہستی کے کلام جیسا کلام کیسے کر سکتی ہے، جو تمام پہلوؤں سے کمال مطلق کی اور بے پایاں بے نیازی کی مالک ہے؟ یہ چیز دائرۂ امکان اور انسانی بساط سے باہر ہے۔ ہر وہ شخص جو کلام کی مختلف اصناف کی تھوڑی بہت بھی معرفت رکھتا ہے، جب قرآن کا اصحابِ بلاغت کے کلام سے تقابل کرے گا تو اس پر ظاہر ہو جائے گا کہ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔'' ❶

## مفصل کتاب:

قرآنِ مجید ایک مفصل کتاب ہے کہ جس میں زندگی کے تمام متعلقہ مسائل موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ [النحل: ٨٩]

''اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جو ہر چیز کو بیان کرتی ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔''

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''کتاب'' سے مراد اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی تشریحات (احادیث) ہیں۔ اپنی احادیث کو بھی اللہ کے رسول نے ''کتاب اللہ'' قرار دیا ہے، جیسا کہ قصہ ''عسیف'' وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔ صحيح البخاري، كتاب المحاربين، باب هل يأمر الإمام رجلا فيضرب الحد غائبًا عنه، كتاب الصلوة، باب ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد. اور ہر چیز کا مطلب ہے، ماضی اور مستقبل کی وہ خبریں جن کا علم ضروری اور مفید ہے۔ اسی طرح حرام و حلال کی تفصیلات اور وہ باتیں جن کے دین و دنیا اور معاش و معاد کے معاملات میں انسان محتاج ہیں۔ قرآن و حدیث دونوں میں یہ سب چیزیں

❶ تفسير السعدي: ١/ ٩٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واضح کر دی گئی ہیں۔'' (تفسیر احسن البیان، ص:۲۶۴)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ اللَّهُ ﴾ [النساء: ١٠٥]

''بے شک ہم نے قرآن حق کے ساتھ نازل کیا ہے، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے مطابق فیصلہ کریں۔''

اس لیے جو لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو دین میں حجت نہیں مانتے وہ دراصل قرآنِ مجید کے مذکورہ حکم پر ایمان ویقین ہی نہیں رکھتے۔ قرآنِ مجید کی سب سے عمدہ اور حسین تفسیر فقط وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

## کلام اللہ:

کلام کرنا اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴾ [النساء: ١٦٤]

''اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے بول کر بات کی۔''

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''یعنی اللہ تعالیٰ بغیر کسی واسطہ کے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہوا۔ اور یہ اللہ کی طرف سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی انتہائے تکریم تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے لیے صفت ''کلام'' کو ثابت کیا ہے۔ جمہور سلف اور اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، جسے اس نے اپنے رسول محمد ﷺ پر نازل کیا ہے اور یہ غیر مخلوق ہے، اس لیے کہ یہ اللہ کی صفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ معتزلہ اور بعض دوسرے گمراہ فرقوں نے اس کا انکار کیا ہے۔''

(تیسیر الرحمٰن: ۱/۳۱۵)

معلوم ہوا قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس سلسلے میں چند قرآنی آیات ذیل میں پیش ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ﴾ [التوبة: ٦]

''اور اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دیجیے، تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ﴾ [الفتح: ١٥]

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔''

مزید فرمایا:

﴿أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝﴾

[البقرة: ٧٥]

''کیا تم اُمید رکھتے ہو کہ (یہ لوگ) تمہارے لیے ایمان لے آئیں گے، حالانکہ اُن میں کا ایک گروہ کلامِ الٰہی سنتا تھا، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد، جان بوجھ کر اسے بدل دیتا تھا۔''

مذکورہ بالا تمام آیات سے واضح ہوا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کلام اور غیر مخلوق ہے۔ یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''فتنہ خلق قرآن'' کی تردید میں بے شمار تکالیف برداشت کیں۔ اور انھیں طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا، لیکن انہوں نے ثابت قدمی سے کام لیا۔ آج انہیں ''امام اہل السنہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پانچواں باب

# رسولوں پر ایمان

تمام انبیاء اور رسولوں علیہم السلام پر ایمان دین اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک نہایت اہم رکن ہے، کیوں کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ اور ان پر دلائل و براہین قائم کرتے ہیں، نیز وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان بہت بڑا واسطہ اور وسیلہ ہوتے ہیں۔

بایں وجہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی ایک مقامات پر اپنے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام پر ایمان لانے کو ضروری ٹھہرایا ہے۔ ان میں سے چند ایک مقام ذیل میں پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ﴾ [البقرة: ۲۸۵]

"ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ﴾ [آل عمران: ۱۷۹]

"پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔"

شیخ عبدالرحمٰن السعدیؒ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"پس اللہ تعالیٰ کی حکمت تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو مختلف قسم کی آزمائش اور امتحان میں مبتلا کرے، تاکہ پاک میں سے ناپاک ممیز ہو جائے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل مبعوث فرمائے اور اُن کی اطاعت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان کی پیروی اور ان پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ ایمان اور تقویٰ کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس انبیائے کرام کی اتباع کے اعتبار سے لوگ دو اقسام میں منقسم ہیں: اطاعت گزار اور نافرمان، مؤمنین اور منافقین، مسلمان اور کفار۔ تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ثواب وعقاب مرتب ہو۔ اور تاکہ اس کا عدل وفضل اور اس کی مخلوق پر اُس کی حکومت ظاہر ہو۔" ❶

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ﴾ [البقرة: ۱۷۷]

"بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، قرآنِ کریم پر اور تمام انبیاء پر۔"

علاوہ ازیں سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کے ایمان سے متعلق استفسار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. )) ❷

"تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے پیغمبروں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے، نیز اچھی اور بری تقدیر پر تیرا ایمان ہو۔"

**فائدہ:**...... مذکورہ بالا حدیث "حدیث جبریل" کے نام سے مشہور ہے۔

## انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانے کا مفہوم:

انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص وبرگزیدہ بندوں کے ذریعے لوگوں تک اپنا پیغام حق پہنچایا ہے، بایں وجہ رسالت ایک وسیع کلیہ ہے، جس

❶ تفسير السعدي: ۱/ ٤٥٢.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ۹۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں سیّدنا آدم علیہ السلام سے لے کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی تک تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی نبوتیں اور رسالتیں شامل ہیں۔

ہر رسول و نبی اپنی جگہ حق و صداقت کا کامل اور عمدہ نمونہ رہا ہے، اور اُن سب نے ایک ہی مشن اور ایک لائحہ عمل کے تحت کام کیا ہے، اور وہ توحید باری تعالیٰ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام پر ایمان لانے کے ضروری ٹھہرایا ہے اور خاص کر خاتم النبیین نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی پر۔

## رسالت و نبوت وہبی ہے:

رسالت و نبوت کا تعلق کسب سے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وہبی شے ہے اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے جسے چاہتا ہے اُسے اس منصب نبوت و رسالت پر فائز کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ﴾ [الأنعام: ١٢٤]

"اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں ودیعت کرے۔"

## فضائل و مراتب اور درجات:

فضائل و مراتب اور درجات کے لحاظ سے انبیاء و رسل علیہم السلام مختلف ہیں، اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ﴾ [البقرة: ٢٥٣]

"ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے بات کی، اور بعض کو اللہ نے کئی گنا اونچا مقام دیا، اور ہم نے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کو معجزات دیئے اور روح القدس (جبرائیل) کے ذریعے ان کی تائید کی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نبی کریم ﷺ کی تمام انبیاء ورسل علیہم السلام پر فضیلت:

یوں تو تمام انبیاء ورسل علیہم السلام میں اولوا العزم انبیاء ورسل علیہم السلام کو فضیلت ومرتبت اور فوقیت حاصل ہے، لیکن نبی کریم ﷺ کو تمام ان انبیاء ورسل علیہم السلام پر علی الاطلاق فضیلت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سے اوصافِ حسنہ وحمیدہ سے ممتاز فرمایا ہے، بالخصوص آپ کا خاتم النبیین ہونا اور معراج کی رات آپ کو انبیاء ورسل علیہم السلام کی امامت کا منصب عطا ہونا۔ آپ (کے افضل واعلیٰ ہونے کی بڑے بین اور واضح دلائل ہیں، مزید برآں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . )) [1]

''میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔''

علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ کی مطلق فضیلت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ کے مبعوث ہونے کے بعد اگرچہ دیگر انبیاء ورسل کی نبوت ورسالت پر ایمان رکھنا ضروری ہے، لیکن شریعت اور اس کے احکام ومسائل صرف آپ کے فرامین کے ہی تابع ہیں، اُن سے سرِمو انحراف قطعاً جائز نہیں۔

## عصمتِ انبیاء علیہم السلام:

جملہ انبیاء ورسل علیہم السلام معصوم عن الخطاء تھے، یعنی ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں کے ارتکاب سے معصوم تھے، اور اگر بشر ہونے کے ناطے کوئی انتہائی معمولی خطا سرزد ہوئی بھی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر فوراً تنبیہ فرما دی اور یہی تنبیہ اس معمولی غلطی کا ازالہ ہوتی تھی۔

## معصومیت کی دلیل:

انبیاء ورسل علیہم السلام کے معصوم ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خواہش سے نہ کچھ کہتے اور نہ کچھ کرتے تھے، بلکہ انھیں جو کچھ کہنا اور کرنا ہوتا تھا، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کے مطابق ہوتا تھا۔ خصوصاً رسول اللہ ﷺ سے متعلق تو اللہ تعالیٰ کا واضح

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: ٥٩٤٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ارشاد ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ٥﴾ [النجم: ۳۔۴]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے، وہ تو وحی ہوتی ہے جو اُن پر اتاری جاتی ہے۔''

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''وہ گمراہ یا بہک کس طرح سکتا ہے، وہ تو وحی الٰہی کے بغیر لب کشائی ہی نہیں کرتا۔ حتی کہ مزاح اور خوش طبعی کے موقع پر بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے حق کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا۔ (سنن الترمذی، ابواب البر، باب ماجاء فی المزاح) اسی طرح حالت غضب میں آپ ﷺ کو اپنے جذبات پر اتنا کنٹرول تھا کہ آپؐ کی زبان سے کوئی بات خلاف واقعہ نہ نکلتی۔'' ❶

بہرحال دین اسلام وہ واحد دین ہے کہ جو انبیاء و رسل علیہم السلام کی عصمت کا داعی ہے اوران برگزیدہ ہستیوں کو انتہائی عمدہ القابات سے نوازا ہے۔ چنانچہ بعضوں کو محسنین کے لقب سے، تو بعضوں کو صالحین کے لقب سے، بعضوں کو ﴿فَضَّلْنَاهُ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ کے لقب سے تو کسی کو ﴿صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ کے لقب سے، کسی کو ﴿لِسَانًا صِدْقًا عَلِيًّا﴾ کے لقب سے تو کسی کو ﴿عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ کے لقب سے۔ الغرض کہ دین اسلام ہر پہلو سے انبیاء و رسل علیہم السلام کی عصمت کا داعی ہے۔

## بشریت انبیاء و رسل علیہم السلام:

جملہ انبیاء و رسل علیہم السلام ذات کے اعتبار سے بشر یعنی انسان ہی ہیں۔ درحقیقت منصب رسالت کے اس اعلیٰ مقام پر صرف ایک انسان ہی فائز یاب سکتا ہے، نہ کہ نوری مخلوق، چنانچہ اس مؤقف کی تائید قرآنِ مجید کی بے شمار آیات سے ہوتی ہے، اُن میں سے چند آیات ذیل میں پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❶ سنن أبي داؤد، کتاب العلم، باب في کتابة العلم، تفسیر احسن البیان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ...﴾

[آل عمران: ۷۹]

''یہ ناممکن ہے کہ اللہ ایک آدمی کو کتاب وحکمت اور نبوت دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ......''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾

[الشوریٰ: ۵۱]

''اور کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اس سے اللہ بات کرے، سوائے اس کے کہ اس پر وحی نازل کرے، یا کسی اُوٹ کے پیچھے سے بات کرے۔''

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ ﷺ کی زبان سے اعلان کروایا:

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ﴾ [الکهف: ۱۱۰]

''آپ کہیے کہ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں۔''

ایک اور مقام پر کچھ یوں اعلان کروایا:

﴿ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝ ﴾ [الاسراء: ۹۳]

''آپ کہہ دیجیے کہ میرا رب تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے، میں تو صرف ایک انسان ہوں، جسے اللہ نے اپنا پیغامبر بنا کر بھیجا ہے۔''

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے منصب رسالت کے لیے صرف، انسانوں کا ہی انتخاب فرمایا، نہ کہ نورانی مخلوق کا، بلکہ نوری تو ان انسانوں تک پیغامِ الٰہی پہنچانے کی خدمت پر مامور تھے، بذاتِ خود لوگوں کو پیغامِ الٰہی کی تبلیغ ان کا منصب نہیں تھا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ یا دیگر انبیاء علیہم السلام سے متعلق باعتبار جنس ''نور'' کا عقیدہ رکھنا قرآن و سنت کی تعلیم کے لیے صریح مخالف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## معجزات:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہ السلام کی حقانیت وصداقت کے لیے وقتاً فوقتاً اُن کے ہاتھوں جو خلاف معمول اور خرقِ عادت امور ظاہر کروائے ہیں، انھیں ''معجزات'' کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ معجزات کی صحت قرآن وسنت کے دلائل و براہین پر مبنی ہے، نا کہ عقلی تخمینوں پر، جیسا کہ بعض تجدد پسند لوگوں کا نظریہ ہے۔ بہر حال ہر مؤمن و مسلمان کو معجزات پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

## سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ:

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک بہت بڑا معجزہ صادر فرمایا کہ جس کی بدولت کفار کے بڑے بڑے جادوگر دین کی دولت سے مالا مال ہوگئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور آلِ فرعون کے بیچ جو مقابلہ ہوا، اس کا پورا واقعہ بیان فرمایا:

﴿ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۝ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝﴾ [الشعراء: ٤١ تا ٤٨]

''پس جب جادوگر (میدان میں) آئے، تو انھوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم جیت گئے تو کیا ہمیں اس کا کوئی معاوضہ ملے گا؟ فرعون نے کہا: ہاں، اور تب تم سب میرے مقرب درباریوں میں سے بن جاؤ گے۔ موسیٰ نے اُن سے کہا: تمھیں جو کچھ پیش کرنا ہے، پیش کرو۔ تو انھوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں، اور کہا: فرعون کی عزت و بزرگی کی قسم! ہم یقیناً غالب ہوں گے۔ تب موسیٰ نے اپنی لاٹھی (عصا زمین پر) ڈال دی جو دیکھتے ہی دیکھتے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے پر فریب کرتبوں کو نگلتی چلی گئی۔ اور جادوگر سجدے میں چلے گئے۔ کہنے لگے کہ ہم سب رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئے۔"

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"جادوگر یہ منظر دیکھ کر فوراً ایمان لے آئے اور سجدے میں گر گئے، انھیں یقین ہوگیا کہ یہ کوئی جادو نہیں، بلکہ اللہ کا عطا کیا ہوا معجزہ ہے، اور موسیٰ جادوگر نہیں، بلکہ اللہ کے رسول ہیں۔"

مزید رقمطراز ہیں:

"مفسرین لکھتے ہیں کہ وہاں جو کچھ واقع ہوا، وہ اس بات کی دلیل تھی کہ جادو سے چیزوں کی حقیقت نہیں بدل جاتی، بلکہ آنکھوں کے سامنے ایک خیالی چیز پیش کی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ ہر فن میں مہارت تامہ مفید ہے۔ جیسا کہ اُن جادوگروں نے فن سحر میں مہارت رکھنے کی وجہ سے فوراً سمجھ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ پیش کیا ہے، وہ جادو نہیں، بلکہ معجزہ ہے، جادوگروں نے کہا: ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ہیں، جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔" [1]

## سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں بڑے عظیم معجزات صادر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝﴾

[آل عمران: ٤٩]

[1] تیسیر الرحمن: ۲/ ۱۰۴٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''میں تمہارے پاس رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں، وہ یہ کہ میں مٹی سے پرندہ کی شکل بناؤں گا، پھر اس میں پھونک ماروں گا، تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہو جائے گا، اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے کو، اور برص والے کو ٹھیک کر دوں گا، اور مردوں کو زندہ کر دوں گا، اور جو کچھ تم کھاتے ہو، اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، ان کی تمھیں خبر دوں گا، اگر تم ایمان والے ہو تو اس میں تمہارے لیے ایک نشانی ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، طبیبوں اور علم طبیعات کے ماہرین کا زمانہ تھا، اس لیے اللہ نے انھیں ایسے معجزات دیئے جن کا تعلق طب اور علم طبیعات سے تھا۔ لیکن اُس دور کا انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود ان کی مثال ونظیر لانے سے عاجز رہا، اور ثابت ہو گیا کہ اُن کے ہاتھوں جو معجزانہ امور ظاہر ہوئے وہ اللہ کی طرف سے ان کی رسالت و نبوت کے اثبات کے لیے معجزات تھے، کسی انسانی علم کا نتیجہ نہ تھے۔'' ❶

## سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی ایک معجزہ ہے، آپ کی زندگی کا ہر باب نرالا اور محیر العقل ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے انوار ہیں کہ جو ایمان سے لبریز دلوں کو نور سے منور کر دیتے ہیں، اور دلوں میں قوت اور ثابت قدمی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں جتنے معجزات صادر کیے اور کسی نبی کے ہاتھوں نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سب سے بڑا معجزہ عطا فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید ہے کہ جس میں تمام اقوام عالم کی کامیابی و کامرانی کا سامان مہیا ہے۔ قرآنِ مجید کے بعد تمام معجزات میں سب سے بڑا معجزہ، معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس میں آپ کو مسجد

❶ تیسیر الرحمٰن: ۱/ ۱۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حرام سے اقصیٰ لے جایا گیا، جہاں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا اور پھر تمام انبیاء علیہم السلام نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی، یوں آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے امام ہو گئے۔ مزید یہ کہ آپ کو معراج جسد خاکی کے ساتھ حالت بیداری میں کروایا گیا، نہ کہ صرف روح کو، جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝﴾

[بنی اسرائیل: ۱]

"(تمام عیوب و نقائص سے) پاک ہے وہ جو اپنے بندے (محمد) کو رات کے وقت مسجد حرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، تاکہ ہم انھیں اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔"

اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ آپ کو معراج روح مع الجسد اور وہ بھی حالت بیداری میں کروائی گئی۔ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

"صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک اُمت کے تمام علماء و فقہاء اس بات کے قائل چلے آرہے ہیں کہ یہ معراج "بجسد العنصری" حالت بیداری میں ہوئی ہے۔ یہ خواب یا روحانی اور مشاہدہ نہیں ہے، بلکہ عینی مشاہدہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اپنے پیغمبر کو کروایا۔" ❶

قصہ مختصر کہ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام واجب التعظیم ہیں کہ جن کی معمولی سی بے ادبی اور گستاخی سے بھی انسان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی تعظیم کی توفیق بخشے اور ان کی ہر قسم کی چھوٹی بڑی گستاخی اور بے ادبی سے بچائے رکھے۔ آمین یارب العالمین!!

❶ تفسیر احسن البیان.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چھٹا باب:

# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی خلافت پر ایمان

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے والہانہ محبت کی جائے، نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا جزوِ ایمان، بلکہ عین ایمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اُن سے محبت فرمائی اور تمام اہل ایمان کو بھی ان سے محبت کرنے کی وصیت فرمائی ہے، چنانچہ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهِ .)) ❶

''انصار سے مومن ہی محبت کرتا ہے، اور منافق ہی ان سے بغض رکھتا ہے، جو ان سے محبت کرے گا، اللہ اس کو محبوب بنالے گا اور جو اُن سے بغض و عداوت رکھے گا، وہ اللہ کا دشمن ہوگا۔''

## فضائل و مراتب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فضائل و مراتب اور درجات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ

❶ صحيح البخاري، كتاب الانصار، رقم: ٣٧٨٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾

[الحدید: ۱۰]

"تم میں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہوسکتا جس نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا وہ لوگ درجہ میں ان سے زیادہ اونچے ہیں، جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا، اور اللہ نے ہر ایک سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔"

ڈاکٹر لقمان سلفی اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"اس آیت میں اللہ نے ان لوگوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے، جنھوں نے فتح مکہ یا صلح حدیبیہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا، تا کہ حق کی آواز بلند ہو۔ ان سابقین اوّلین کے برابر وہ لوگ نہیں ہوسکتے، جنھوں نے فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور اس وقت جہاد کیا جب اسلام کو قوت و غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔"

اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت نمبر: ۱۰۰ میں یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ﴾

[التوبة: ۱۰۰]

"جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں، اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا، اور وہ سب اس سے راضی ہوئے، اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔"

"حافظ سیوطی نے "الاکلیل" میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے مختلف مراتب تھے، اور ان میں جو لوگ جتنا پہلے اسلام لائے، اسی اعتبار سے ان کو فضیلت ہے، نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ آیت اس کی بھی دلیل ہے کہ لوگوں کو ان کے حسب مراتب مقام ملنا چاہیے۔ اور صحابہ کرام کے اس فرق مراتب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے سب کو جنت کا وعدہ کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ﴿كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ اسی لیے فرمایا ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ متاخرین صحابہ کرام کسی تعریف کے لائق نہیں ہیں، بلکہ اللہ کی نگاہ میں تمام صحابہ کرام لائق ستائش ہیں۔'' ❶

اور اصحاب بدر کا مقام سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ممتاز ہے، اور ان کو دنیا میں ہی مغفرت اور بخشش کی بشارت دے دی گئی۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ بدر کے لیے فرمایا:

(( لَعَلَّ اللّٰهَ إِطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: إِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ . )) ❷

''اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو، بے شک تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے، یا فرمایا: میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔''

## افضلیت ابو بکر رضی اللہ عنہ:

یاد رہے کہ انفرادی حیثیت میں سب سے زیادہ بہتر اور افضل سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ پہلے خلیفہ المسلمین ہیں، یہی اہل سنت والجماعت کا موقف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( إِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنَ مِنْ بَعْدِىْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ . )) ❸

---

❶ تيسير الرحمٰن: ٢/ ١٥٣٧، ١٥٣٨.

❷ صحيح البخاري، كتاب المغازي، رقم: ٣٩٨٣۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: ٢٤٩٤.

❸ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٢٣٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرنا۔''

ایک اور حدیث میں ہے، جس کے راوی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، سر سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر بیٹھے، اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا: کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابوبکر بن قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان و مال کے ذریعہ احسان کیا ہو اور اگر میں کسی کو انسانوں میں جانی دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔ لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ دیکھو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔'' ❶

مولانا داؤد راز دھلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر کے وقت اہل اسلام کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ بعد میں قبلہ بدلا گیا اور کعبہ مقدس قبلہ قرار پایا۔ جو مدینہ سے جانب جنوب تھا۔ چونکہ صحابہ کرام کے مکانات کی طرف کھڑکیاں بنادی گئی تھیں۔ بعد میں آپ نے مشرق و مغرب کے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔ صرف شمالی صدر دروازہ باقی رکھا اور ان تمام کھڑکیوں کو بھی بند کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان کی جانب والی کھڑکی باقی رکھی گئی۔ اس میں آپ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ تھا کہ خلافت کے زمانہ میں نماز پڑھاتے وقت ان کو آنے جانے میں سہولت رہے گی۔

خلیل سے مراد محبت کا وہ آخری درجہ ہے جو صرف بندۂ مومن اللہ ہی کے ساتھ قائم کرسکتا ہے۔ اسی لیے آپ نے ایسا فرمایا۔ اس کے بعد اسلامی اخوت ومحبت آخری درجہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ قرار دیا۔ آج بھی مسجد

❶ صحيح بخاري، كتاب الصلوة، باب الخوخة والممر في المسجد، رقم: ٤٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نبوی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس کھڑکی کی جگہ پر بطورِ یادگار کتبہ لگا ہوا ہے۔ جس کو دیکھ کر یہ سارے واقعات سامنے آ جاتے ہیں۔ (اس حدیث) سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔'' ❶

آپ کی فضیلت اور خلیفہ اوّل ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے انھیں اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام میں اپنے مصلے کا وارث بنایا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

(( مُرُوْا أَبَا بكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ . )) ❷

''ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔''

یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لا نَعْدِلُ بِأَبِي بكْرٍ أَحدًا . )) ❸

''نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے۔''

''آپ یعنی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجرۂ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں مدفون ہیں۔ جب کوئی قبر نبوی پر جائے تو رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کے بعد اُن دونوں کے لیے رحمت ومغفرت کی دُعا کرنا اور سلام بھیجنا ایمان کا جزو لازم ہے۔'' ❹

**نوٹ:**...... انتقال کے وقت ٦٣ سال کی عمر تھی، مدت خلافت دو سال تین ماہ اور دس دن ہے۔

## عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی فضیلت وخلافت:

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیّدنا عمر فاروق اور پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہما کا مقام ومرتبہ ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

---

❶ شرح صحيح بخاري: ١/ ٥٠٥. ❷ صحيح بخاري، كتاب الأذان، رقم: ٢٦٧٨.

❸ صحيح بخاري، كتاب المناقب، رقم: ٣٦٩٨.

❹ السنة للإمام بربهاري، ص: ١٠٤ـ ١٠٥، مزید دیکھیں: شرح العقيدة الطحاوية، ص: ٤٧١ـ ٤٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ: أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ . )) ❶

"رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم کہتے تھے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی اُمت میں سے افضل ترین آدمی ابوبکر، پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔"

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ دوسرے خلیفہ المسلمین سیّدنا عمر فاروق اور تیسرے خلیفہ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❷

کئی مقامات پر رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دوسرے مقام پر اور سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تیسرے درجے پر رکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ . )) ❸

"دس اشخاص جنت میں جائیں گے، ابوبکر جنت میں ہوں گے، عمر جنت میں ہوں گے اور عثمان جنت میں ہوں گے۔"

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں حجرۂ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں مدفون ہیں، جو کوئی قبر نبوی ﷺ پر آئے تو وہ آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ پر بھی رحمت ومغفرت کی دعا کرے اور سلام بھیجے۔ ❹

---

❶ سنن أبو داؤد، باب في التفضيل، رقم: ٤٦٢٧۔ ظلال الجنة، رقم: ١١٩٠۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ شرح العقيدة الطحاوية، ص: ٤٧٦، ٤٧٨۔

❸ سنن الترمذي، كتاب المناقب، رقم: ٣٧٤٨، سنن ابن ماجة، رقم: ١٣٣۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❹ السنة للاما البربهاري، ص: ١٠٤۔١٠٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ پر درود پڑھتے تھے، اور سیّدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے رحمت کی دُعا کرتے اور سلام بھیجتے تھے۔ ❶

**نوٹ**:......انتقال کے وقت (۶۳) سال کی عمر تھی۔ مدت خلافت ساڑھے دس سال ہے۔اور سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنت البقیع میں مدفون ہیں، مدینہ منورہ کے قبرستان (جنت البقیع) اور شہداء احد کی قبروں کی زیارت مسنون ہے۔زیارتِ قبور کے موقع پر درج ذیل دعا مانگے۔

(( اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، وَإِنَّا ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ )) ❷

''اے اس گھر کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہے، ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔''

**فائدہ**:......اہل بقیع کے لیے دعا کرتے ہوئے آخر میں درج ذیل الفاظ کا اضافہ بھی سنت سے ثابت ہے۔

(( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ . )) ❸

''اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔''

**نوٹ**:......شہادت کے وقت (۸۲) سال کی عمر تھی۔ مدت خلافت چند دن کم بارہ سال ہے۔

## سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور خلافت:

اہل سنت والجماعت کے نزدیک سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ

❶ موطا مالك، كتاب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة الى النبي صلى الله عليه وسلم.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: ۲۲۵۷.

❸ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: ۲۲۵۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے، اور آپ چوتھے خلیفہ المسلمین ہیں، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے اصرار سے مجبور ہو کر اور اُمت اسلامیہ کے مفاد کا لحاظ کر کے آپ نے خلافت کو قبول فرمایا اور مجمع عام میں مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ❶

سیّدنا علی سے محبت ایمان کی علامت اور نشانی ہے۔ چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں حدیث لائے ہیں، جس کے راوی خود سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ . )) ❷

"پس معلوم ہوا کہ حب علی رضی اللہ عنہ علامت ایمان اور بغض علی رضی اللہ عنہ علامت نفاق ہے۔"

رشد و ہدایت کا یہ آفتاب و عالمتاب کوفہ کے عزی نامی قبرستان میں مدفون ہے۔ انتقال کے وقت بروایت صحیح عمر تریسٹھ سال (٦٣) برس تھی۔ مدت خلافت چار سال نو مہینے تھی۔

## عشرہ مبشرۃ:

اہل سنت والجماعت ان دس (١٠) صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق جنھیں رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ہی ایک مجلس میں جنت کی خوشخبری دی۔ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ جنتی ہیں۔ ان خلفاء راشدین کے بعد عشرہ مبشرہ کے باقی چھ اصحاب یہ ہیں:۔ (٥) طلحہ۔ (٦) زبیر بن عوام۔ (٧) عبدالرحمٰن بن عوف۔ (٨) سعید بن زید۔ (٩) سعد بن أبي وقاص۔ (١٠) ابوعبیدہ بن الجراح أمین الامۃ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے، سعد بن ابی وقاص جنتی ہے، سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہم اجمعین) بھی جنتی ہے۔" ❸

---

❶ تاریخ طبری، ص: ٣٠٧٦. ❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٧٨.

❸ سنن الترمذي، کتاب المناقب، رقم: ٣٧٤٧۔ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اہل بیت سے محبت:

اہل بیت سے محبت اور ان کا احترام کرنا اُسی طرح ایمان کا جزوِلازم ہے، جس طرح کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور ان کا احترام کرنا ایمان کا جزوِلازم ہے۔ اور کوئی شخص اُتنی دیر تک ایک سچا مسلمان اور مؤمن نہیں کہلا سکتا ہے، جب تک کہ وہ صدق دل کے ساتھ اہل بیت سے محبت نہ کرے۔

لیکن افسوس کہ بعض تجدد پسند مسلمان اور ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود ''مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم'' میں دخل اندازی اور پھر مبالغہ آمیزی سے کام لیتے ہوئے گمراہی کا شکار ہوئے جا رہے ہیں۔ بہرحال اہل بیت سے محبت کرنی چاہیے۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

((﴿نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ.)) ❶

''''ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝﴾ [الاحزاب: ٣٣]

''اللہ تو چاہتا ہے کہ تم سے یعنی نبی کے گھرانے والوں سے گندگی کو دُور کر دے اور تمھیں اچھی طرح پاک کر دے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''یہ آیت اس بارے میں صریح نص ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: ٦٢١٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مزید رقمطراز ہیں:

''اس (مذکورہ بالا) حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ چاروں افراد نبی کریم ﷺ کے گھرانے میں شامل ہیں، لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ ''اہل بیت'' کا اطلاق صرف انھی چاروں پر ہوگا۔ اسی لیے راجح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات ''اہل بیت'' میں قرآن کی صریح نص کے ذریعہ داخل ہیں۔ اور فاطمہ، علی اور حسن وحسین صحیح حدیث کے مطابق۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ:

یہ آیت اس بارے میں نص صریح ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج ''اہل بیت'' میں داخل ہیں، اس لیے کہ اس آیت کے نزول کا سبب یہی بیان کرتا ہے اور جو بات آیت کے نزول کا سبب ہوتی ہے وہ آیت کے حکم میں بدرجہ اولیٰ داخل ہوتی ہے۔''

(تیسیر الرحمٰن: ۲/۱۱۸۷)

(فقہ جعفریہ کے) امام طبری قرآنِ مجید کی آیت ﴿قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ﴾ ''(موسیٰ) اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ تاکہ سینک لو''...... کے تحت لکھتے ہیں:

((وَاِنَّمَا قَالَ لِامْرَأَتِهٖ وَهِيَ بِنْتُ شُعَيْبٍ .)) [1]

''انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔''

معلوم ہوا کہ شیعہ حضرات کے نزدیک ازواج النبی ﷺ اہل بیت میں شام ہیں۔

## اُمہات المؤمنین کی فضیلت:

اُمہات المؤمنین سے محبت اور ان کا احترام کرنا بھی ایمان کا جزو لازم ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام اہل ایمان کے لیے اُمہات (ماؤں) کے درجہ پر فائز فرمایا۔ جیسا

[1] مجمع البیان: ٤/ ٢١١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾

[الاحزاب: ٦]

''نبی مومنوں کے ان کے اپنے آپ سے زیادہ حقدار ہیں، اور نبی کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔''

اُمہات المؤمنین کی حرمت ماں کے جیسی ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ازواجِ مطہرات سے شادی، نکاح کرنا حرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ○﴾ [الاحزاب: ٥٣]

''اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے شادی کرو، تمہارا ایسا کرنا اللہ کے نزدیک بڑے گناہ کی بات ہے۔''

لہٰذا جو لوگ امہات المؤمنین کے بارے میں سب وشتم اور دشنام طرازی کرتے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کہ انھیں ایک روز اس کے دربار میں حساب وکتاب کے لیے حاضر ہونا ہے۔

## اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی فضیلت:

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلی زوجۂ محترمہ تھیں۔ آپ اُن سے بہت زیادہ مانوس اور متاثر تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے انھیں اُمت کی بہترین خاتون قرار دیا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

(( خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خُوَيْلَدٍ . )) ❶

"خواتین میں سے بہتر خاتون مریم بنت عمران علیہا السلام، اور خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ہیں۔"

## اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت:

تمام ازواج کی فضیلت و مرتبت اور مقام و منزلت اپنی جگہ ہے، اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اپنی جگہ پر ہے۔ سیّدنا اُنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

(( فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)) ❷

"عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔"

## اولیاء اللہ کا احترام:

علماء سلف صالحین اولیاء کے احترام کو ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں، اولیاء کا احترام لازمی امر ہے۔ ان کے طریقہ کی مخالفت نہ کی جائے۔

﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾

[النساء: ١١٥]

"اور جو شخص راہِ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے گا، اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری راہ کی اتباع کرے گا، تو وہ جدھر جانا چاہے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہوگا۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: ٦٢٧١.

❷ صحیح بخاري، کتاب فضائل أصحاب النبي صلی الله علیه وسلم، رقم: ٣٧٧٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آیت سے ''اجماع'' کے حجت ہونے پر استدلال کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ چونکہ مومنوں کے طریقہ کی مخالفت کا انجام جہنم بتایا گیا ہے، اس لیے یہ آیت دلیل ہے کہ ان کی اتباع کرنا فرض ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قرآن وسنت میں دین کے تمام امور بیان کیے گئے ہیں، اور اُمت کا اجماع بذاتِ خود حق ہے۔ اس لیے کہ اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ انھوں نے قرآنِ کریم کی متعدد آیتوں سے استدلال کیا ہے، اور آخر میں کہا ہے کہ امام شافعی نے اسی آیت سے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کی راہ کی اتباع نہ کرنے والا وعید کا مستحق ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے والا وعید کا مستحق ہے۔ ورنہ اس وصف کو الگ سے بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ ❶

مزید برآں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ﴾ [یونس: ٦٢-٦٣]

''آگاہ رہو! بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا نہ کوئی غم۔ جو لوگ ایمان لائے تھے اور اللہ سے ڈرتے تھے۔ ان کے لیے خوشخبری ہے (اس عارضی) دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اس کے دوستوں کو نہ ماضی کا غم لاحق ہوگا اور نہ مستقبل کا کوئی خوف۔

''آیت نمبر: ۶۴ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انھیں دنیا اور آخرت دونوں جگہ اپنی رحمت، رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی ہے۔ امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہم نے ابوالدرداء

❶ تیسیر الرحمٰن: ۱/ ۲۹۴، ۲۹۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اورعبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیاوی زندگی میں بشارت سے مراد نیک خواب ہے، جو مسلمان آدمی دیکھتا ہے۔ اور قرآن وسنت سے یہ بھی ثابت ہے کہ فرشتے موت سے پہلے اللہ کے نیک بندوں کو جنت کی خوشخبری دے دیتے ہیں۔

آیت میں "اولیاء" سے مراد وہ مخلص اہل ایمان ہیں جو اللہ کی بندگی اور گناہوں سے اجتناب کی وجہ سے اس سے قریب ہوجاتے ہیں۔ یہاں ان کی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اہل ایمان ہوتے ہیں اور گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ "ولی" کا معنی "قریب" ہے۔ یعنی مومن جب ایمان اور عمل صالح پر کاربند ہوتا ہے، اور شرک اور دوسرے گناہوں سے دُور رہتا ہے، تو اللہ سے قریب ہوجاتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ولایت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ولی مستجاب الدعوات ہوتا ہے، یعنی اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اور مسند بزار میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے اولیاء کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "جنھیں دیکھ کر اللہ یاد آئے۔"

آیت (۶۴) کے آخر میں اللہ نے فرمایا کہ اس کا وعدہ کبھی بھی بدل نہیں سکتا ہے، یعنی وہ اپنے بندوں کو جنت میں ضرور داخل کرے گا، اور اس سے بڑھ کر کون سی کامیابی ہوسکتی ہے۔" (تیسیر الرحمٰن:۱/۶۱۹)

اولیاء اللہ سے بغض رکھنا اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث قدسی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

(( مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ . )) [1]

"جو شخص اللہ کے ولی سے دشمنی رکھتا ہے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ کررہا ہوتا ہے۔"

علامہ نبہانی فرماتے ہیں:

"ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اپنے پیارے نبی سیدنا محمد ﷺ سے تمام

---

[1] سنن الكبرى للبيهقي، رقم: ٣٩٨٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مخلوقات سے زیادہ محبت کرتے ہیں، اور ہم ان سب لوگوں سے محبت رکھتے ہیں جن کی تعریف کتاب وسنت اور ائمہ نے کی ہے، مثلاً انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ وغیرہ، اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کی وجہ ہی سے ان تمام لوگوں سے بغض رکھتے ہیں جن کی اللہ، اس کے رسول اور ائمہ کرام نے مذمت کی ہے، مثلاً کافر، فاسق، بدعتی اور گمراہ لوگ۔'' ❶

## اولیاء اللہ نفع ونقصان کے مالک نہیں

**سوال**:...... بحوث العلمیۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کو یہ سوال موصول ہوا ہے: ''کیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مصائب کے وقت کسی کی مدد کر سکتے ہیں؟''

**جواب**:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور وہ اپنے قاتل کی تدبیر کو معلوم نہ کر سکے، اور نہ اپنے نفس سے اس مصیبت کو دُور کر سکے، تو یہ دعویٰ کیسے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی وفات کے بعد کسی دوسرے کی مشکلات کو دُور کر سکتے ہیں جب کہ وہ اپنی زندگی میں اپنی مشکل کو دور نہ کر سکے؟ پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا فوت شدگان میں سے کوئی اور شخصیت نفع پہنچا سکتی ہے یا مدد کر سکتی ہے، تو وہ مشرک ہے، کیوں کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی خصوصیات میں سے ہیں، تو جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ خصوصیات کسی اور میں بھی ہیں یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد طلب کرے تو اس نے گویا اسے اپنا الٰہ بنا لیا، جب کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○﴾ [یونس: ۱۰۷]

''اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کو دُور کرنے والا بھی کوئی نہیں، اور اگر وہ آپ سے بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا

❶ سبیل النجاۃ، ص: ۲۰۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے، فائدہ پہنچاتا ہے، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' ❶

## کراماتِ اولیاء:

**کرامت:** ...... کرامت لغوی اعتبار سے عزت اور شرافت کو کہتے ہیں اور اصطلاحاً:

((اَلْأَمْرُ الْخَارِقُ لِلْعَادَةِ یَجْرِیْهِ اللّٰهُ عَلٰی یَدِ عَبْدٍ صَالِحٍ لَهُ مُتَّبِعٍ لِلشَّرِیْعَةِ .)) ❷

''عام قانون فطرت کے خلاف رو پذیر ہونے والا معاملہ جسے اللہ اپنے کسی نیک بندے اور شریعت کی اتباع کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔''

معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزے کا ظہور نبی کے ذریعے ہوتا ہے، اور کرامت ولی کے ذریعے ظہور پذیر ہوتی ہے، جمہور علمائے اہل سنت کا موقف ہے کہ کسی نیک دل مؤمن کے ہاتھ سے خلاف عادت امر کا ہونا شرعاً جائز ہے۔

جیسا کہ قرآنِ کریم میں مریم علیہا السلام کے قصہ میں کرامت کا تذکرہ ہے:

﴿ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴾ [آل عمران : ۳۷]

''جب کبھی زکریا علیہ السلام ان کے حجرہ میں جاتے ان کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتے، وہ پوچھتے: اے مریم! یہ روزی تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے۔''

ثابت ہوا کہ جو ظاہری اسباب اور امورِ عادیہ کے یکسر خلاف ہو اور اللہ کی مشیت و قدرت سے ولی کے ہاتھوں سرزد ہو کرامت کہلاتی ہے۔

---

❶ فتویٰ کمیٹی۔ فتاویٰ اسلامیہ، جلد اوّل.

❷ خوارق العادات في القرآن الكريم از عبدالرحمٰن ابراهيم الحميضي، ص : ٥٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## کرامات کا ثبوت اور چند کرامات کا بیان:

1. ایک آدمی جس کا نام جریج تھا، جنگل میں رہائش پذیر تھا۔ ایک فاحشہ اور زانیہ عورت نے اس پر اپنے ساتھ زنا کی تہمت لگادی تو اس درویش کی عفت و پاکدامنی کی شہادت اس زانیہ عورت کے دودھ پیتے بچے نے بول کر دی۔ ❶

2. غار والا واقعہ جس میں تین آدمی بارش سے پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے تو ایک بھاری بھرکم پتھر اوپر سے آ گرا اور غار کا منہ بند ہوگیا۔ تو انھوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دیا، جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وسعت رحمت فرمائی، اور وہ پتھر ان کی مخلصانہ دعاؤں کی بدولت وہاں سے سرک گیا اور وہ تینوں نجات پا گئے۔ ❷

3. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بھوکے شیطان کا واقعہ جس میں وہ تین راتوں تک فطرانے کے مال میں سے چوری کی غرض سے آتا رہا۔ اور ہر مرتبہ رحم کی التجاء کے بعد چھوٹ جاتا اور آخری دفعہ اس نے آیۃ الکرسی کی فضیلت بتلا کر جان چھڑوالی تو صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ . )) ❸

"خبردار بلاشبہ اس نے تم سے یہ بات سچی کی ہے، حالانکہ وہ بہت جھوٹا ہے، تمھیں علم ہے کہ تین راتوں تک تم کس کے ساتھ ہم کلام ہوتے رہے ہو؟ فرمایا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔"

4. سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بیٹے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب اپنے باپ کی شہادت کا سنا تو رونے لگے، اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے کی کوشش کرنے لگے تو

---

❶ بحواله صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٢٥٥٠.

❷ بحواله صحيح البخاري، كتاب الأدب، رقم: ٥٩٧٤.

❸ بحواله صحيح البخاري، كتاب الوكالة، باب إذا وكل فترك الوكيل شيئًا، حديث نمبر: ٢٣١١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انھیں روکا، لیکن آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا، اور آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَبْكِيهِ أَوْ مَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ . )) ❶

''اس پر نہ رو (یا کس چیز پر تو آنسو بہاتا ہے) فرشتے اس پر پروں کے ساتھ مسلسل سایہ کیے ہوئے تھے، یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے اٹھالیا۔''

5 سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (( إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ . )) ...... ''یقیناً فرشتوں نے سعد رضی اللہ عنہ کی میت اور چارپائی کو اُٹھا رکھا تھا۔'' اور آپ ﷺ فرماتے ہیں جب کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے پڑا تھا: (( اِهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ . )) ...... ''سعد رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے رحمان کا عرش ہلنے لگا۔'' ❷

6 اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ دونوں ایک دفعہ آپ ﷺ کے ساتھ رات تک گفتگو میں مشغول رہے اور رات انتہائی اندھیری تھی۔ واپس جاتے وقت دونوں کے پاس چھوٹی چھوٹی لاٹھیاں تھیں، جب چلنے لگے تو عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی لاٹھی چمکنے لگی، اور اس کی چمک دمک سے روشنی چاروں جانب پھیل گئی، جب راستہ دونوں کا جدا جدا ہونے لگا تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی لاٹھی بھی چمکنے لگی، پھر جب تک وہ دونوں گھروں تک نہیں پہنچ گئے روشنی ان کے ساتھ ہی رہی۔ ❸

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب مَنْ قُتِلَ من المسلمين يوم أُحد، رقم: ٤٠٧٨.

❷ صحيح الترمذي، ابواب المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم: ٣٨٤٨ـ ٣٨٤٩.

❸ صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، رقم: ٣٨٠٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتواں باب:

# آخرت کے دن پر ایمان

آخرت سے مراد ہر وہ بات ہے جو موت کے بعد وقوع پذیر ہوگی، ایمان بالآخرۃ ایمان کا ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ ﴾ [البقرة: ٤]

''اور (اہل ایمان) آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران: ١١٤]

''وہ لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں، اور خیر کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں، اور وہ لوگ نیکی کرنے والوں میں سے ہیں۔''

یاد رہے کہ آخرت کے دن پر ایمان لانا کچھ امور کا متقاضی ہے، ہم ان کا تذکرہ مختصر مگر جامع، ذیل کی سطور میں کیے دیتے ہیں۔

## ١ ...... علاماتِ قیامت پر ایمان لانا:

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ قیامت قائم ہوگی، اور اس کا علم صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝﴾ [لقمان: ٣٤]

''بے شک اللہ کو ہی قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے اُسے جو ماں کے رحم میں ہوتا ہے۔ اور کوئی آدمی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا، اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ زمین کے کس خطے میں اس کی موت واقع ہوگی، بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا باخبر ہے۔''

مفسرین لکھتے ہیں: ''کفارِ مکہ نبی کریم ﷺ سے بار بار پوچھتے تھے کہ وہ قیامت جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اور جس سے ہمیں ڈراتے ہو، وہ کب آئے گی؟ قرآنِ کریم نے ان کے اس استہزاء آمیز سوال کا جواب مختلف آیتوں میں اور مختلف انداز میں دیا ہے۔ یہ آیت کریمہ بھی ان کے اسی سوال کا جواب ہے، اور اس جواب کے ساتھ اللہ نے دیگر چار چیزوں کا بھی ذکر کیا ہے، جن کا علم اس کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ بخاری (رقم: ۱۰۳۹) ومسلم اور دیگر ائمہ حدیث نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ باتوں کا تعلق غیبی امور سے ہے، انھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ (۱) کل کیا ہوگا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ (۲) قیامت کب آئے گی؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ (۳) رحم مادر میں کیا ہے؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ (۴) بارش کب ہوگی؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ (۵) اور کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی؟ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔'' [1]

سورۂ محمد میں ارشاد فرمایا:

﴿فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝﴾ [محمد: ١٨]

''پس وہ لوگ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں، کہ وہ اچانک انھیں آلے،

[1] تیسیر الرحمٰن: ۲/ ۱۱۶۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چنانچہ اس کی نشانیاں تو آ ہی گئیں، پس جب وہ آ دھمکے گی تو وہ لوگ اس سے
کہاں عبرت حاصل کر سکیں گے۔‘‘

’’اہل کفر کی ہٹ دھرمی سے تو یہی انداز ہوتا ہے کہ اب انھیں اسی کا انتظار ہے کہ اچانک قیامت آ جائے، تو وہ جان لیں کہ اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگی ہیں۔ حسن بصری اور ضحاک کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت قرب قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے۔ صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری بعثت اور قرب قیامت کی مثال اِن دو انگلیوں کی مانند ہے، اور آپ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا، یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے قریب ہیں، اسی طرح میں قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث میں قربِ قیامت کی نشانیاں بتائی ہیں، جن میں بعض کا ظہور ہو چکا ہے، اور بعض ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔‘‘ [1]

## علاماتِ قیامت:

ذیل کی سطور میں علاماتِ قیامت کا ذکر کیا جا رہا ہے:

1. **فتنوں کا ظہور:** ۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک محل پر چڑھے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا، جو میں دیکھتا ہوں، کیا تم دیکھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں۔‘‘ [2]
2. **علم دین اُٹھ جائے گا اور جہالت عام ہوگی:** ۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے، اور قیامت سے پہلے ایسے ایام آئیں گے، جن میں جہالت چھا جائے گی، علم (دین) اُٹھا لیا جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے گی۔‘‘ [3]

---

[1] تيسير الرحمٰن: ٢/ ١٤٢٤۔ [2] صحيح البخاري، كتاب الفتن، رقم: ٧٠٦٠.

[3] صحيح بخاري، كتاب الفتن، رقم: ٧٠٦٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



3 قربِ قیامت اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو جائے گی:۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ایک روز رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے، ایک آدمی حاضر ہوا اور پوچھنے لگا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ”قیامت کے بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ سائل کی نسبت زیادہ نہیں جانتا، (یعنی تمہاری طرح مجھے بھی اس کا علم نہیں)، لیکن میں تجھے اس کی بعض نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب عورت اپنا مالک (یعنی نافرمان اولاد) جنے تو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، جب ننگے پاؤں، ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، اور جب بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارتیں تعمیر کریں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ قیامت کا وقت ان پانچ اشیاء میں سے ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، بارش وہی برساتا ہے، ماؤں کے رحموں میں جو کچھ ہے، اسے بھی وہی جانتا ہے، کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا؟ (اللہ ہی جانتا ہے)، نہ ہی کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس جگہ فوت ہوگا۔ (اللہ ہی جانتا ہے)۔“ ❶

4 عمل ناپید ہو جائے گا:۔ چنانچہ زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی بات کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ اس وقت ہوگا جب علم اُٹھ جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! علم کیسے اُٹھ جائے گا؟ جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنی اولاد کو قرآن پڑھاتے ہیں، اور وہ آگے اپنی اولاد کو قرآن پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے، میں تو تمھیں مدینہ کے سمجھ دار لوگوں میں شمار کرتا تھا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہود و نصاریٰ توراۃ اور انجیل کو پڑھتے ہیں، لیکن ان میں جو کچھ ہے، اس میں

❶ صحیح سنن ابن ماجه، الجزء الثاني، رقم: ۳۲۶۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے؟'' ❶

5 امانت اُٹھ جائے گی:۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک (اچھا بھلا ایماندار) آدمی رات کو سوئے گا اور اس کے دل سے ایمانداری نکال لی جائے گی، پس ایک سیاہ داغ کی طرح ایمانداری کا نشان باقی رہ جائے گا۔ اگلے روز سوئے گا تو (رہی سہی) ایمانداری بھی اس کے دل سے اُٹھائی جائے گی، اور صرف آبلہ کی طرح ایک ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا، جس طرح (آگ کا) ایک انگارہ اپنے پاؤں پر لگانے سے آبلہ پھول جاتا ہے، جس کا نشان تو ہوتا ہے، لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا، (قیامت کے قریب) لوگ خرید وفروخت کریں گے، لیکن ان میں ایمانداری نہیں ہوگی، یہاں تک کہ (ایماندار آدمی کی صرف مثال باقی رہ جائے گی) لوگ کہیں گے کہ فلاں خاندان میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے، (اور حال یہ ہوگا) کہ ایک آدمی کے بارے میں لوگ کہیں گے: فلاں بڑا عقلمند ہے، بڑے ظرف والا ہے، بڑا بہادر ہے، لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھ پر ایک ایسا وقت گزر چکا ہے کہ مجھے اس بات سے قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ کس سے تجارت کروں؟ کس سے نہ کروں، اگر مسلمان ہوتا تو اسلام اسے مجبور کرتا کہ وہ بے ایمانی نہ کرے۔ عیسائی ہوتا تو تو اس کے حاکم اسے مجبور کرتے کہ وہ بے ایمانی نہ کرے، لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں (یعنی ایک دو آدمیوں) کے ساتھ ہی تجارت کرتا ہوں۔'' ❷

۵ قربِ قیامت جھوٹی گواہی، قطع رحمی اور سچی گواہی کو چھپانا عام ہوجائے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی: ۱ صرف جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا، ۲ تجارت کا عام ہونا، حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں

❶ صحيح سنن ابن ماجة، الجزء الثاني، رقم: ٣٢٧٢.

❷ صحيح بخاري، كتاب الفتن، رقم: ٧٠٨٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مددگار ہوگی، ③ قطع رحمی، ④ جھوٹی گواہی دینا، ⑤ سچی گواہی کو چھپانا اور ⑥ قلم کا ظاہر ہونا۔“ ❶

⑦ **قربِ قیامت لوگ ہمسائے کے حقوق کی پرواہ نہیں کریں گے:۔** رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا یا آپ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بے حیائی اور فحش گوئی عام نہیں ہو جائے گی۔ قطع رحمی کی جائے گی، ہمسایہ سے برا سلوک کیا جائے گا، خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔“ ❷

⑧ **قربِ قیامت سب سے زیادہ کمینہ اور احمق سب سے زیادہ معزز سمجھا جائے گا:۔** رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دنیا کے اعتبار سے سب سے بڑا خوش نصیب اور معزز اسے سمجھا جائے گا جو خاندانی کمینہ اور احمق ہوگا۔“ ❸

⑨ **قربِ قیامت لوگ اقتدار نااہل لوگوں کو سونپیں گے:۔** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امانت ضائع کی جائے، اس وقت قیامت کا انتظار کر۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ”اے اللہ کے رسول! امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب اقتدار ان لوگوں کو دیا جائے جو نااہل ہوں، تو قیامت کا انتظار کر۔“ ❹

⑩ **قربِ قیامت مسلمانوں میں دنیا سے محبت اور موت سے نفرت پیدا ہو جائے گی، جس کی وجہ سے کافر مسلمانوں پر چڑھ دوڑیں گے:۔** رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ أدب المفرد للبخاري، رقم: ١٠٤٦، مستدرك حاكم: ٤/ ٤٤٠، ٤٤٦، مسند أحمد: ١/ ٤٠٨، شیخ شعیب نے اسے ”صحیح الاسناد“ قرار دیا ہے۔

❷ مسند أحمد: ٢/ ١٦٢، ١٦٣، مستدرك حاكم: ١/ ٧٥۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❸ صحیح سنن الترمذي للألباني، الجزء الثاني، رقم: ١٧٩٩.

❹ صحیح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا: ”عنقریب (کافر) قومیں تمہارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گے، جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دستر خوان کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا، شاید اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! بلکہ تم کثرت میں ہوگے لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر بہنے والی جھاگ کی مانند ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا فرمادے گا۔“ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔“ ❶

⑪ قیامت سے پہلے شرک کی کثرت ہو جائے گی:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دن اور رات ختم نہیں ہوں گے، جب تک لات اور عزیٰ کی عبادت (دوبارہ) نہ شروع ہو جائے۔“ ❷

⑫ قیامت سے پہلے گانے بجانے کی کثرت ہوگی:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اُمت کے لوگ شراب پئیں گے، لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے، ان کی سرپرستی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی، اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور خنزیر بنا دے گا۔“ ❸

⑬ قیامت سے پہلے بے شمار لوگ پیٹ اور شرمگاہ کے فتنوں میں مبتلا ہوں گے:۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں کو گمراہ کرنے والی خواہشات، شرمگاہ کو گمراہ کرنے والی خواہشات اور گمراہ کرنے والے فتنوں کے بارے میں بہت زیادہ ڈر ہے۔“ ❹

---

❶ صحیح سنن أبي داؤد، الجزء الثالث، رقم: ٣٦١٠.
❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، رقم: ٧٢٩٩.
❸ صحیح سنن ابن ماجة، الجزء الثاني، رقم: ٣٢٤٧.
❹ مجمع الزوائد: ١/ ١٨٨، ٧/ ٣٠٦۔ الترغیب والترهیب: ٣/ ١٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



14 قیامت کے قریب لوگ حلال وحرام میں تمیز نہیں کریں گے:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے مال حلال طریقے سے کمایا یا حرام طریقے سے۔'' ❶

15 قیامت سے قبل لوگ راتوں رات اپنا دین اور ایمان دولت دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ظاہر ہوں گے۔ ایک آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا۔ شام کے وقت مؤمن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوگا۔ لوگ اپنا دین اور ایمان دولت دنیا کے بدلے بیچ ڈالیں گے۔'' ❷

16 عورتوں کا تنگ، باریک یا عریاں لباس پہن کر اپنے جسم اور حسن کی نمائش کرنا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں جانے والی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں، جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا) کو ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں، مردوں کو بہکانے والیاں اور خود بہکنے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح (بالوں میں اونچے جوڑے لگانے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے۔ ایسی عورتیں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہے۔'' ❸

17 قیامت سے پہلے نبوت کے تیس (۳۰) جھوٹے دعوے دار پیدا ہوں گے:۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے تیس دھوکے باز جھوٹے آدمی پیدا

❶ صحيح سنن النسائي، الجزء الثالث، رقم: ٤١٤٩.
❷ صحيح سنن الترمذي، الجزء الثاني، رقم: ١٢٨٨.
❸ صحيح مسلم، كتاب صفة المنافقين، رقم: ٧١٩٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوں گے۔ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔" ❶

18 قیامت سے پہلے مسلمان عقائد، معاشرت، عادات و اطوار، لباس، تراش خراش، چال ڈھال، رہن سہن، خورد ونوش وغیرہ ہر چیز میں کفار کی پیروی کرنے لگیں گے:۔ نبی مکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک میری اُمت پہلی اُمتوں کے طور طریقے اختیار نہ کرلے، اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے، اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے۔عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا اگلی اُمتوں سے مراد آتش پرست اور عیسائی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اور کون؟" ❷

19 قیامت سے پہلے اچانک اموات کے واقعات کثرت سے ہوں گے:۔رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: "قیامت کے قریب (پہلی رات کا) چاند بڑا نظر آئے گا، لوگ اسے دوسری رات کا چاند کہیں گے، مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا، (یعنی لوگ مساجد سے گذریں گے یا زیارت کریں گے، لیکن نماز نہیں پڑھیں گے)۔ اور اچانک موت عام ہوگی۔" ❸

20 قیامت کے قریب بارشیں کثرت سے ہوں گی، لیکن نباتات پیدا نہیں ہوں گے:۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں پر بارش بہت زیادہ ہوگی، لیکن زمین کوئی چیز نہیں اُگائے گی۔" ❹

21 وقت تیزی سے گزرے گا، (سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر):۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "(قیامت سے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، رقم: ٧٣٤٢.

❷ صحيح بخاري، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، رقم: ٧٣١٩.

❸ صحيح الجامع الصغير، رقم: ٥٧٧٥.

❹ مسند أحمد: ٣/ ٢٨٦، مستدرك حاكم: ٤/ ٤٩٥۔ حاکم نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلے) وقت جلدی جلدی گذرے گا، (نیک) عمل کم ہو جائے گا، بخیلی آ جائے گی، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قتل'' ❶

22 سرزمین عرب سرسبز و شاداب ہو جائے گی اور اس میں نہریں بہنے لگیں گی:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ''قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا اور دولت اتنی عام ہو جائے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوۃ لے کر نکلے گا، لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا، اور سرزمین عرب سرسبز و شاداب چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی۔'' ❷

23 قیامت سے قبل عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ چالیس چالیس، پچاس پچاس عورتوں کی کفالت کے لیے صرف ایک مرد ہوگا:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ (وقت) ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا، لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں گی یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔'' ❸

24 قیامت کے قریب آبادیوں کے زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے جیسے واقعات ہوں گے:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کے آخری لوگوں میں زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسنے کے واقعات ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا ہم نیک لوگ ہوتے ہوئے ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الفتن، رقم: ٧٠٦١.

❷ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: ٢٣٣٩.

❸ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: ٢٣٣٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فسق و فجور غالب ہو جائے گا تو لوگ ہلاک ہوں گے۔" ❶

25 زلزلوں کی کثرت:۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی، حتیٰ کہ علم اُٹھالیا جائے گا اور زلزلے کثرت سے آئیں گے۔" ❷

26 **قیامت سے پہلے ایمان صرف مکہ اور مدینہ میں رہ جائے گا:۔** نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اسلام شروع میں بھی اجنبی تھا (یعنی لوگ اس کے دشمن تھے) اور دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، جیسا کہ ابتداء میں تھا، اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں آ جائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔" ❸

27 دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قریب ہے کہ (دریائے) فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہو، پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔" ❹

28 **عہد نبوی ﷺ میں چاند کا پھٹنا قرب قیامت کی علامات میں سے ہے:۔** سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے کوئی نشانی مانگی تو آپ نے انھیں چاند کا پھٹ جانا دکھایا۔" ❺

## قیامت کی بڑی علامات:

ان سے مراد وہ علامات ہیں کہ جب یہ پے در پے ظاہر ہوتی چلی جائیں گی، ان سے متصل ہی قیامت برپا ہو جائے گی۔

29 ظہورِ مہدی رحمہ اللہ:۔ قیامت سے قبل رسول اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص عربوں پر حکومت کرے گا۔ ❻

---

❶ صحیح سنن الترمذي، کتاب الفتن، الجزء الثاني، رقم: ۱۷۷٦.

❷ صحیح بخاري، کتاب الاستسقاء، رقم: ۱۰۳٦. ❸ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۳۷۳.

❹ صحیح بخاري، کتاب الفتن، رقم: ۷۱۱۹.

❺ صحیح بخاري، کتاب المناقب، رقم: ۳٦۳۷.

❻ صحیح سنن الترمذي، کتاب الفتن، الجزء الثاني، رقم: ۱۸۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



● امام مہدی کا نام محمد اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا، اور وہ نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔'' ❶

30 مسیح دجال کا ظہور:۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ''دجال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا، جس کا نام خراسان ہے، چمڑہ بھری ڈھالوں جیسے چہروں والے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے۔'' ❷

**فائدہ**: رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ ❸

اور آپ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ: ''جس نے سورۃ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں، وہ فتنہ دجال سے بچالیا گیا۔'' ❹

31 سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے، حکومت کریں گے، عدل و انصاف قائم کریں گے، صلیب توڑیں گے، جزیہ نہیں لیں گے جوان اونٹ کو چھوڑ دیں گے اس پر محنت نہیں کرے گا (یعنی ان سے کام نہیں لیا جائے گا) لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض اور حسد جاتا رہے گا، عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو مال دینے کے لیے بلائیں گے، لیکن کوئی بھی لینے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔'' ❺

**فائدہ**:...... امام مہدی فجر کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، اور امام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔ ❻

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الفتن، رقم: ٤٢٨٢، ٤٢٨٣.

❷ صحیح سنن ابن ماجة، کتاب الفتن، الجزء الثاني، رقم: ٣٢٩١.

❸ اللؤلؤ والمرجان: ١/ ٣٤٥.

❹ صحیح أبو داؤد، کتاب الملاحم، الجزء الثاني، رقم: ٣٦٢٦.

❺ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٣٦١.

❻ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٣٩٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



32 امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور مسیح دجال کے دور سے متصل ہی قوم یاجوج اور ماجوج کا ظہور دنیا میں ہو جائے گا۔ ❶

33 قیامت سے پہلے ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جو تمام اہل ایمان کی روحیں قبض کر لے گی۔ ❷

34 قیامت سے پہلے تین بہت بڑے واقعات بھی ہیں، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا واقعہ ''خسف'' جزیرۃ العرب میں پیش آئے گا۔ ❸

35 مغرب سے سورج کا طلوع ہونا بھی قیامت کی بہت بڑی نشانی ہے:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت ختم نہیں ہوگی، جب تک توبہ ختم نہیں ہوگی، اور توبہ ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔'' ❹

36 قیامت سے پہلے آسمان سے دھواں ظاہر ہوگا، جو سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○﴾ [الدخان: ١٠-١١]

''پس اے میرے نبی! آپ اس دن کا انتظار کیجیے جب آسمان کی طرف سے ایک صاف دھواں آئے گا، وہ لوگوں کو ڈھانک لے گا، یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔''

**فائدہ** :...... کہا جاتا ہے کہ اس دھوئیں کی وجہ سے کافروں کا دم رُک جائے گا اور مسلمانوں کو صرف گھٹن اور زکام کی سی کیفیت پیدا کرے گا۔ واللہ أعلم۔

---

❶ سنن أبو داؤد، باب أمارات الساعة، رقم: ٤٣١١۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، رقم: ٧٣٨١۔

❸ سنن ابو داؤد، باب أمارات الساعة، رقم: ٤٣١١، صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم: ٧٢٨٥۔

❹ صحیح ابو داؤد، کتاب الجهاد، الجزء الثانی، رقم: ٢١٦٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



37 قیامت کے قریب ایک جانور زمین سے نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴾ [النمل: ۸۲]

''اور جب ان کے سامنے قیامت آجائے گی تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے، جو ان سے بات کرے گا، اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔''

''ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے اس آیت کی تفسیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ:

''جب قیامت کا وقت قریب ہوگا، اور زمین میں کوئی بھلائی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا باقی نہیں رہے گا، تو اللہ تعالیٰ زمین سے ایک جانور نکالے گا جو لوگوں سے کہے گا کہ تم لوگ ان آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے، جن میں قیامت کی خبر دی گئی ہے، تو میں اب قیامت کی نشانی ہوں، مجھے اس اللہ نے یہ قوت گویائی دی ہے، جو قیامت لانے پر قادر ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن: ۲/۱۰۸۸)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کی ابتدائی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا، اور صبح کے وقت اچانک ایک جانور نکل کر لوگوں کے سامنے آجائے گا، اور دونوں نشانیاں ایک دوسرے کے قریب ہوں گی۔'' ❶

مفسرین لکھتے ہیں کہ: ''یا تو وہ جانور صرف ایک ہوگا، جو لوگوں سے مذکورہ بالا بات کرے گا، یا مقصود جانور کی ایک قسم ہے، جس کی ایک بڑی تعداد یک بہ یک زمین کے مختلف حصوں میں ظاہر ہوگی، اور سبھی اللہ کے حکم سے وہی بات کریں گے، جس کا اوپر ذکر

❶ سنن أبو داود، باب أمارات الساعة، رقم: ۴۳۱۰۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آچکا ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن ۲/۱۰۸۸)

## صور کا بیان:

بالآخر دنیا سے انسان کے رُخصت ہونے کا وقت آجاتا ہے، اور موت کی سختی اس پر طاری ہوجاتی ہے اور بعث بعد الموت اور روزِ قیامت کے جزا وسزا کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے، اور جن حقائق کا وہ انکار کرتا تھا، اُن سے پردہ اُٹھ جاتا ہے، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہی وہ موت ہے، جس سے تم راہِ فرار اختیار کرتے تھے:

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝﴾ [ق: ۱۹۔۲۰]

''اور موت کی بے ہوشی برحق خبر لے کر آگئی، یہی وہ حقیقت ہے جس کے اعتراف سے تو راہِ فرار اختیار کرتا تھا، اور صور پھونک دیا گیا، عذابِ الٰہی کے وعدے کا یہی دن ہے۔''

جس دن قیامت آجائے گی، سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، جس کے زیرِ اثر تمام روحیں اپنے جسموں میں داخل ہوجائیں گی، اور سب لوگ رب العالمین کے سامنے حاضری کے لیے کھڑے ہوجائیں گے، اور زمین اور پہاڑ اُٹھا کر ایک دوسرے سے اس طرح ٹکرا دیے جائیں گے کہ آنِ واحد میں پوری دنیا تباہ و برباد ہوجائے گی، اور پوری زمین ایک چٹیل میدان بن جائے گی، اور قیامت واقع ہوجائے گی۔

اور آسمان پھٹ جائے گا، اس کا رنگ بدل جائے گا، اور نہایت کمزور اور ڈھیلا ڈھالا ہوجائے گا، اور فرشتے آسمان کے کناروں پر پناہ لیں گے۔ اُس دن آٹھ فرشتے اپنے سروں پر عرش کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝﴾ [الحاقة: ١٣-١٧]

"جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی اور زمین اور پہاڑ اوپر اٹھائے جائیں گے، اور یکبارگی ٹکرا کر ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے۔ اُس دن واقع ہوجانے والی (قیامت) واقع ہوجائے گی۔ اور آسمان پھٹ پڑے گا، وہ اُس دن کمزور بھربھرا ہوجائے گا۔ اور فرشتے اُس کے اطراف و جوانب میں ہوں گے اور اُس دن آٹھ فرشتے اپنے اُوپر آپ کے رب کا عرش اُٹھائے ہوں گے۔"

ضحاک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: "قیامت کے دن جب آسمان پھٹ جائے گا تو فرشتے اس کے کناروں پر پناہ گزیں ہوجائیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں زمین پر اترنے کا حکم دے گا، تو وہ اُتر کر زمین اور اُس کے رہنے والوں کو اپنے گھیرے میں لے لیں گے۔"

(تیسیر الرحمن: ۲/۱۶۴۳)

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صور پھونکا جائے گا، اور جو جو سنے گا اپنی گردن ایک طرف جھکا لے گا، اور دوسری طرف سے اُٹھالے گا، (یعنی بے ہوش ہوکر گر پڑے گا) سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا وہ آدمی ہوگا، جو اپنے اونٹوں کے حوض کو درست کر رہا ہوگا وہ آواز سنتے ہی گر پڑے گا اور لوگ بھی (جیسے جیسے آواز سنیں گے) گرتے جائیں گے۔" ❶

پھر اس میں ایک اور پھونک ماری جائے گی۔ یہ "نفخة البعث" ہے۔ تو لوگ فوراً اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ یعنی وہ حساب و کتاب کے لیے اپنی قبروں میں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ جب کہ ان کی تخلیق اجساد اور تخلیق ارواح مکمل ہوچکی ہوگی۔ ان کی آنکھیں اوپر کو اُٹھی ہوں گی، وہ دیکھ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ان کے ساتھ کیا کرتا ہے۔

﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ۝﴾ [الزمر: ٦٨]

❶ صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم: ٧٣٨١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"پھر پھونک ماری جائے گی اس میں دوسری مرتبہ تو یکایک وہ کھڑے (ہوکر) دیکھتے ہوں گے۔"

دوسرے نفخہ کے بعد تمام اجسام زندہ انسانوں کی شکل میں اُٹھ کھڑے ہوں گے، اور گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝﴾

[یٰسٓ: ۵۱]

"اور پھونکا جائے گا صور، تو یکایک وہ اپنی قبروں سے (نکل کر) اپنے رب کی طرف تیزی سے دوڑیں گے۔"

اور وہ کسی قسم کی تاخیر اور دیر نہ کر سکیں گے۔ اس حال میں رسولوں کی تکذیب کرنے والے بہت غم زدہ ہوں گے۔ وہ حسرت اور ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے:

﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ [یٰسٓ: ۵۲]

"ہائے افسوس! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اُٹھایا؟"

ان کو جواب دیا جائے گا:

﴿هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝﴾ [یٰسٓ: ۵۲]

"یہی وہ قیامت ہے جس کا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں نے وعدہ کیا تھا۔"

دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک سے اُٹھیں گے۔ آپ ﷺ کے بعد باقی لوگ اُٹھیں گے۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآنِ مجید کی آیت:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۝﴾

[الزمر: ۶۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



”(پہلی بار) صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمانوں کی ساری مخلوق ہلاک ہوکر گر پڑے گی، سوائے اس کے جسے اللہ بچانا چاہے، دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو یکایک لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔“

کی تفسیر میں فرمایا:

(( فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلِي، أَمْ كَانَ مِمَّنْ اِسْتَثْنَى اللّٰهُ. )) ❶

”سب سے پہلے (قبر سے) میں سر اُٹھاؤں گا، اس وقت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے قبر سے اُٹھے یا وہ ان میں سے ہوں گے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے گھبراہٹ سے محفوظ رکھا ہوگا۔“

## حشر:

اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور تمام مردے جی اُٹھیں گے۔ اوّلین و آخرین اور جن وانس سب رب العالمین کے سامنے حاضر کیے جائیں گے، تاکہ ان کے اعمال کا حساب لیا جائے۔

﴿ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝﴾

[یٰسٓ: ٥٣]

”نہیں ہوگی وہ مگر ایک آواز، پس یکایک وہ سب ہمارے پاس حاضر کیے جائیں گے۔“

اللہ ربّ العزت اس زمین پر تمام مخلوق کو اکٹھا کرے گا، کسی کو باقی نہیں چھوڑے گا۔ وہ

❶ سنن الترمذي، كتاب التفسير، رقم: ٣٢٤٥۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔ تخريج الطحاوية، ص: ١٦٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگلوں پچھلوں سب کو صحراؤں کے پیٹوں سے اور سمندروں کی گہرائیوں سے نکال کر ایک جگہ اکٹھا کرے گا۔ جب کہ ان کے اجزا بکھر چکے ہوں گے، اور وہ پارہ پارہ ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو نئی زندگی عطا کرے گا۔

﴿ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝﴾ [الكهف: ٤٧]

"اور جس دن چلائیں گے ہم پہاڑوں کو اور آپ دیکھیں گے زمین کو صاف کھلی ہوئی، اور اکٹھا کریں گے ہم ان کو، پس نہ چھوڑیں گے، ہم ان میں سے کسی کو۔"

سرزمین شام میدانِ محشر لوگوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ ہوگی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(( اَلشَّامُ أَرْضُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ . )) ❶

"شام اکٹھے ہونے اور بکھرنے کی جگہ ہے۔"

## اہل کفر کا حشر:

حشر میں ساری مخلوق کو ان کے عقیدہ اور اعمال کے مطابق مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا، مجرمین اور کفار سے کہا جائے گا:

﴿ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝﴾ [يٰس: ٥٩]

"الگ ہو جاؤ آج، اے مجرمو!"

اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز جھٹلانے والوں، ان کے اوّل و آخر سب کو جمع کرے گا۔

﴿ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝﴾ [النمل: ٨٣]

"اور جس روز اکٹھا کریں گے ہم ہر اُمت میں سے ایک گروہ ان لوگوں میں سے

❶ صحيح الجامع الصغير، رقم: ٣٦٢٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو جھٹلاتے تھے، ہماری آیتوں کو پس وہ روکے جائیں گے۔"

کفار کے خوف وغم میں اضافہ کے لیے جہنم میدانِ حشر کے پاس لائی جائے گی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴾ [الشعراء: ٩١]

"اور جہنم کو سامنے لایا جائے گا، گمراہ لوگوں کے لیے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو ان کے چہروں کے بل، نہایت رسوائی کی حالت میں اندھے اور گونگے بنا کر اکٹھے کرے گا، وہ دیکھ سکیں گے اور نہ بول سکیں گے۔

﴿ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ﴾ [الاسراء: ٩٧]

"اور ہم اکٹھا کریں گے ان کو دن قیامت کے ان کے منہ کے بل اس حال میں کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے، ٹھکانا ان کا جہنم ہے، جب وہ بجھنے لگے گی تو زیادہ کریں گے، ہم ان کے لیے آگ کا بھڑکانا۔"

## اہل ایمان کا حشر:

اللہ تعالیٰ مؤمن لوگوں کو، ان کے شرک و بدعات اور دیگر گناہوں سے بچنے کے سبب سے، روزِ قیامت، اکرام وتعظیم کے ساتھ اکٹھا کرے گا، اور وہ وفود کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ ان کی منزل اور ان کا مقصود رحمٰن ومنان ہوگا اور یہ ضروری ہے کہ آنے والے کا دل اُمید سے لبریز ہو اور جس کے پاس آیا ہے اس پر حسن ظن ہو۔ پس اہل ایمان، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بے پایاں احسان کی اُمید رکھتے ہوئے اور اس کی رضا کے گھر میں اس کی نوازشوں سے فوزیاب ہوتے ہوئے اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کا سبب ان کے وہ نیک اعمال ہوں گے جو انھوں نے آگے بھیجے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ رضا کی اتباع کی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام کی زبان پر ان کے لیے اس ثواب کا عہد کر رکھا ہے۔ پس وہ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کی طرف رواں دواں ہوں گے۔

﴿ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ ﴾ [مريم: ٨٥]

"جس دن ہم اکٹھا کریں گے متقیوں کو رحمٰن کی طرف مہمان (بنا کر)۔"

# آخرت کے اور مراحل

## ۱ ...... حوضِ کوثر:

پھر اہل ایمان حوض کوثر پر وارد ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

﴿ إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ ﴾ [الكوثر: ١]

"یقیناً عطا کیا ہم نے آپ کو کوثر۔"

حوض کوثر کا طول ایک ماہ کی مسافت اور اس کا عرض بھی ایک ماہ کی مسافت ہے، اس کے پینے کے برتن، اپنی کثرت اور چمک میں، آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے۔ جو کوئی حوض کوثر سے ایک مرتبہ پی لے گا، اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ چنانچہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرا حوض اتنا اور اتنا لمبا ہے، ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر جام ہیں، اس کے پانی کی خوشبو مشک سے زیادہ ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، جو شخص ایک بار حوضِ کوثر سے پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اور جو شخص اس سے محروم رہا کبھی سیراب نہیں ہوگا۔" ❶

حوضِ کوثر کے متعلق روایات پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں، جیسا کہ حافظ سیوطی نے لکھا ہے:

(( وَرَدَ ذِكْرُ الْحَوْضِ مِنْ رِوَايَةِ بِضْعَةٍ وَخَمْسِيْنَ صَحَابِيًّا، مِنْهُمُ الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ الرَّاشِدُوْنَ، وَحُفَّاظُ الصَّحَابَةِ

❶ الترغيب والترهيب، لمحي الدين ديب، رقم: ٥٢٥٨۔ یہ حدیث "حسن" ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَغَيْرُهُمْ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.)) ❶

''حوضِ کوثر کے متعلق احادیث پچاس سے بھی بڑھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، ان میں سے خلفاء راشدین، اور وہ حفاظ صحابہ جو کثیر الروایۃ ہیں، اوران کے علاوہ بھی کچھ ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔''

## اہل بدعت کی محرومی:

بدعتی لوگ حوضِ کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

((أَنَا فَرَطُكُم عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْ فَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِيْ: فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ.)) ❷

''میں حوض پر تمہارا میر سامان ہوگا، تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور ہٹادیئے جائیں گے میں کہوں گا: ''اے میرے رب! یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں۔'' جواب میں کہا جائے گا: ''آپ نہیں جانتے، انھوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کردیں۔''

## ۲......حساب وکتاب:

جب تمام لوگ میدانِ حشر میں اکٹھے کردیئے جائیں گے، تو پھر اللہ تعالیٰ ہر انسان سے اس کے کیے ہوئے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا، اور پھر اس کے مطابق اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ٥﴾

[الانبياء: ٤٧]

❶ البدور السافرة للسيوطي.

❷ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٠٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''قیامت کے دن ہم درمیان میں لا کھڑا کریں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ظلم ہوگا، ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔''

''ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو'' سے مراد ہے کہ اس دن کسی آدمی سے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی زیادتی نہیں کی جائے گی، جیسا کہ دنیا کا دستور ہے۔ اپنوں کے سارے قصور معاف اور اپنے کیے ہوئے گناہ بھی دوسرے کے تصور کروائے جاتے ہیں۔ لیکن اس دن اللہ کی عدالت میں اس قسم کی کوئی نا انصافی نہیں ہوگی، وہاں کسی چھوٹے بڑے کا نسب کے لحاظ سے یا کسی اور لحاظ سے خیال نہیں کیا جائے گا، بلکہ وہاں وہی کچھ کام آئے گا جو کہ دنیا میں کیا ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کی حالت کچھ اس طرح بیان فرمائی ہے:

﴿وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝﴾

[بنی اسرائیل: ۱۳-۱٤]

''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اسکے گلے میں لگا دیا ہے اور بروزِ قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پائے گا خود ہی اپنی کتاب پڑھ لے، آج تو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ انسان سے کہے گا کہ یہ تیرے دفتر ہیں، ان کو کھول اور پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر لے کہ تو کس چیز کا مستحق ہے:

﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝﴾ [یٰس: ٦٥]

''ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس دن انسان کا سارا وجود خود ہی اللہ کے حکم سے بولنے لگ جائے گا، انسان نے منہ کے ساتھ جو الفاظ ادا کیے، ہاتھوں سے جو برے یا نیک اعمال کیے، پاؤں کے ساتھ چل کر جو نیک یا بد کام کیے، یہ اعضاء خود ہی انسان کے خلاف گواہی دیں گے۔

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتّٰى إِذَا مَا جَآؤُهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾

[حٰمٓ السجدة: ١٩ ـ ٢٠]

''اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان سب کو جمع کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے، ان پر ان کے کان آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہیں دیں گی۔''

اسی ضمن میں سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ؟ قَالَ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُولُ: بَلٰى، قَالَ: فَيَقُولُ: فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي، قَالَ: فَيَقُولُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا، وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا. قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: انْطِقِي، قَالَ: فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ، قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ، قَالَ: فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ. ))[1]

''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ہنسے اور (ہم سے پوچھا) کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، رقم: ٢٩٦٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا: (قیامت کے روز) بندے کی اپنے رب سے ہونے والی گفتگو پر مجھے ہنسی آئی ہے، انسان کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی، (یعنی تیرا وعدہ ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ہاں! کیوں نہیں؟ انسان کہے گا: میں اپنے خلاف سوائے اپنی ذات کی گواہی کے کسی دوسرے کی گواہی جائز نہیں سمجھتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''اچھا آج تیری ذات کی گواہی ہی تیرے لیے کافی ہے، اور کراماً کاتبین کی گواہی (اس پر زائد ہوگی) چنانچہ انسان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ بولو، چنانچہ وہ انسان کے اعمال کی گواہی دیں گے، اس کے بعد انسان کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی اور وہ اپنے اعضاء سے مخاطب ہو کر کہے گا: دُوری اور ہلاکت ہو تمہارے لیے، میں تو تمہاری خاطر ہی جھگڑا کر رہا تھا (کہ تم جہنم سے بچ جاؤ۔)''

اس دن پھر جس آدمی نے کسی پر کوئی زیادتی کی ہوگی، اس کا بدلہ بھی چکایا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ٥ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٥﴾ [الجاثية: ٢١-٢٢]

''کیا ان لوگوں کا جو بُرے کام کرتے ہیں، یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے، بُرا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ آسمان اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے، اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے باطل خیالات کا جواب دیا جو یہ سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہونا۔ انسان اچھے اعمال کرے یا بُرے سب یکساں ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ان کا خیال باطل ہے بلکہ ہم تو پورا پورا بدلہ دیں گے، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

(( مَنْ ضَرَبَ سَوْطًا ظُلْمًا اُقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ . )) ❶

''جس شخص نے ایک کوڑا بھی اگر کسی کو جبراً مارا ہوگا تو قیامت والے دن اس کا بھی بدلہ لیا جائے گا۔''

(( عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي ، وَيَخُونُونَنِي ، وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتُمُهُمْ ، وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ: يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ ، وَعَصَوْكَ ، وَكَذَّبُوكَ ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ ، فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا ، لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ ، كَانَ فَضْلًا لَكَ ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ ، اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ: فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ﴾ [الانبياء: ٤٧] اَلْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَجِدُ لِي وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكُمْ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ . )) ❷

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے

---

❶ صحیح الترغیب والترهیب، رقم: ۲۲۹۱.

❷ سنن ترمذي، کتاب التفسیر، رقم: ۳۱٦٥۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں، میں انہیں بُرا بھلا بھی کہتا ہوں اور مارتا بھی ہوں، قیامت کے روز میرا ان کے ساتھ کیسے حساب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے غلاموں کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ کا حساب کیا جائے گا، اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا، اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا، وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہی رونے لگا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیوں روتے ہو؟ کیا تم نے قرآن مجید کی آیت نہیں پڑھی "قیامت کے روز ہم میزانِ عدل قائم کریں گے اور کسی آدمی پر ظلم نہیں کیا جائے گا، اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کی نیکی یا بُرائی ہوگی تو اسے بھی لے آئیں گے۔ اور (ساری مخلوق سے) حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں۔" (الانبیاء: ۴۷) یہ سن کر اس صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے حق میں اس بات سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا کہ انہیں آزاد کر دوں۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں۔"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ . )) ❶

"جو شخص فوت ہو جاتا ہے اور اس پر دینار یا درھم (کا قرض) ہے تو پھر اس کا بدلہ اس کی نیکیوں سے دیا جائے گا (کیونکہ اس وقت) وہاں نہ درہم ہوں گے نہ دینار۔"

❶ صحیح ابن ماجة، باب التشديد من الدين، رقم: ٢٤١٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



”سیّدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندوں (یا فرمایا لوگوں) کو اکٹھا کرے گا ننگے بدن، بغیر ختنے کے اور بہم کی حالت میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہم کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: خالی ہاتھ۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں پکارے گا جسے دُور والا بھی اُسی طرح سنے گا، جس طرح قریب والا سنے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں بدلہ دلانے والا ہوں اور میں بادشاہ ہوں۔ سنو! اگر کسی جہنمی کے ذمہ کسی جنتی کا حق ہے تو وہ اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک میں جنتی کو اس کا بدلہ نہ دلوا دوں، اور اگر کسی جنتی کے ذمہ کسی جہنمی کا حق ہے تو وہ اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک میں جہنمی کو اس کا حق نہ دلوا دوں، حتی کہ اگر کسی کو (ناجائز) تھپڑ مارا ہے تو میں اس کا بدلہ بھی دلواؤں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو گا، جب ہم لوگ ننگے بدن، بغیر ختنے کے اور خالی ہاتھ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ ہوگا۔“ ❶

اور اس حدیث کی مزید وضاحت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے ہو جاتی ہے:

(( يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ . )) ❷

”پل صراط پار کرنے کے بعد مومنوں کو جنت اور جہنم کے درمیان قنطرہ پر روک لیا جائے گا، دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم اور زیادتی کی ہوگی اس کا

❶ مسند احمد بن حنبل: ۴۹۵/۳، رقم: ۱۶۰۴۲. شیخ شعیب نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ۶۵۳۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بدلہ دلایا جائے گا، حتیٰ کہ جب وہ مکمل طور پر پاک صاف ہو جائیں گے تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔"

ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جو کہ دنیا میں بہت نیکیاں کر کے آئے گا، اور سمجھے گا کہ میں اپنے اعمال کی وجہ سے بچ جاؤں گا، وہ آدمی نیک اعمال تو کرتا تھا لیکن دوسروں کا خیال نہیں کرتا تھا، کسی پر زیادتی کی اور کسی پر ظلم تو ایسے آدمی کے بارے میں سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ ، وَلَا مَتَاعَ ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ ، وَصِيَامٍ ، وَزَكٰوةٍ ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَقَذَفَ هٰذَا ، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا ، وَضَرَبَ هٰذَا ، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ . )) ❶

"جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم نہ ہوں اور سامانِ زیست نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوٰۃ (جیسے نیک اعمال) لے کر آئے گا اور ایسے آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، چنانچہ حق داروں کے درمیان اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی، اگر اس کی نیکیاں واجبات ادا ہونے سے پہلے ختم ہوگئیں تو حق داروں کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے اور اس طرح وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔"

اس کے بعد کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جیسا کہ

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٧٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَيَقُولُ هَآؤُمُ ٱقْرَءُوا۟ كِتَٰبِيَهْ ۝ إِنِّى ظَنَنتُ أَنِّى مُلَٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِى عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝﴾ [الحاقة: ۱۹ تا ۲۳]

''سو جو شخص کہ اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو، مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے پس وہ ایک خاطر خواہ زندگی میں ہوگا، بلند و بالا جنت میں جس کے میوے جھکے ہوں گے۔''

اس کے برعکس وہ بھی لوگ ہوں گے جن کو ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ان کی کیفیت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ اس طرح بیان کی ہے:

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ۝ مَآ أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّى سُلْطَٰنِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ ۝﴾

[الحاقة: ۲۵ تا ۳۲]

''اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: اے کاش! مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا، اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے، اے کاش! میری موت نے ہمیشہ کے لیے میرا قصہ تمام کر دیا ہوتا، میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا، پھر حکومت و سلطنت بھی مجھ سے جاتی رہی (حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو، پھر اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو، پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔''

یہ منظر قابلِ عبرت ہے، جبکہ کافر و نافرمان کو اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گا، تو وہ حزن وملال کی وجہ سے کہے گا: اے کاش! میرا نامہ اعمال میرے سامنے نہ آتا، مجھے نہ دیا جاتا اور مجھے میرا حساب معلوم نہ ہوتا، پھر کہے گا: ہائے کاش! جب میں دنیا میں مر گیا تھا تو اس کے بعد مجھے دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا، اسی موت میں میرا قصہ تمام ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ جہنم کے فرشتوں کو اس وقت کہیں گے: اسے پکڑ لو اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ دو، پھر اسے جہنم کے انگاروں پر جلاؤ اور اُلٹو پلٹو، پھر اسے جہنم کی گرم زنجیروں میں سے ایک زنجیر میں اس طرح جکڑ دو کہ ہل نہ سکے۔ أعاذنا اللّٰه من عذابِ جَهَنَّمَ آمین.

پھر اس کو جہنم کے کھانے اور جہنمیوں کے خون و پیپ کے سوا کچھ نہیں دیا جائے گا۔

## ۳...... پل صراط:

پل صراط پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، یعنی مومن وکافر، نیک و بد سبھی اس پل پر گزریں گے جو جہنم پر رکھا جائے گا، نیک لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق تیز یا آہستہ گزر جائیں گے، اور جو جہنم کے عذاب کے حقدار ہوں گے، اس میں بحکم الٰہی گر جائیں گے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝﴾

[مریم: ۷۱]

"اور تم میں سے ہر شخص اس پر سے ضرور گذرے گا، یہ آپ کے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔"

اور سورۃ الانبیاء میں ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ أُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝﴾

[الانبیاء: ۱۰۱]

"بے شک جن لوگوں کے لیے ہماری جناب سے بھلائی (جنت) کا فیصلہ ہو جائے گا، انہیں اس جہنم سے دور رکھا جائے گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر جہنم پر پل رکھا جائے گا۔ اور شفاعت حلال ہوگی۔ لوگ دعا کریں گے۔ (( اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ . )) "اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔" پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! پل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: گرانے والی پھسلوان، اس میں ہک نما لوہے کے کڑے اچکنے والے اور چمٹنے والے سخت کانٹے ہیں۔ نجد میں ایک کانٹے دار درخت سعدان جیسے یہ کانٹے ہوں گے۔ اہل ایمان اس پر سے پلک جھپکتے، بجلی اور ہوا کی طرح گزریں گے، بعض لوگ پرندوں، تیز گھوڑوں پر سواروں کی طرح گزریں گے۔ بعض صحیح سالم بچ کر نکل جائیں گے، بعض زخمی ہو کر گزریں گے، اور بعض اوندھے منہ جہنم کی آگ میں گر جائیں گے۔" [1]

### ۴...... شفاعتِ کبریٰ:

شفاعتِ کبریٰ ہماری پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے جس کے ذریعے میدانِ حشر میں کھڑے لوگوں کی خلاصی ہوگی اور یہی وہ "مقام محمود" ہے جس کی تعریف سیّدنا آدم علیہ السلام سے لے کر تا قیامت آنے والے سب کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

﴿وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ [الفجر : ۲۲]

"اور آپ کا رب آئے گا، اور فرشتے صف باندھے ہوں گے۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کہ تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"یعنی اپنی مخلوق کے درمیان مقدموں کے فیصلے کے لیے (رب آئے گا) اور یہ اس کے بعد ہوگا جب لوگ سیّدنا آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شفاعت کے لیے آئیں گے۔ اس سے پہلے ایک ایک کر کے وہ اولوالعزم رسولوں سے درخواست کر چکے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نے یہی جواب دیا ہوگا کہ، میں اس سفارش کا اہل نہیں ہوں حتی کہ لوگ (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے تو آپ دو دفعہ فرمائیں گے، میں یہ سفارش کرتا ہوں، پھر

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم : ٤٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ ﷺ جا کر اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کریں گے کہ مقدموں کا فیصلہ کیا جائے، تو اللہ آپ کی سفارش قبول فرمائے گا۔ یہ سب سے پہلی شفاعت ہے اور یہی ''مقام محمود'' ہے جس کا بیان سورۃ ''بنی اسرائیل'' میں ہے۔ پس رب آئے گا تا کہ جیسے چاہیے اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کرے اور فرشتے اس کے سامنے صف در صف آئیں گے۔''

### اللہ کے اذن سے شفاعتیں:

یہ شفاعت انبیاء علیہم السلام اہل ایمان اور فرشتوں کو بھی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ﴾ [سباء: ۲۳]

''درخواست شفاعت بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان کے جن کے لیے اجازت ہو جائے۔''

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ہر نبی نے اپنی دعا کر لی ہے اور اس کی دعا قبول ہوئی، اور میں نے اپنی دعا بچا کر رکھی ہے تا کہ روزِ قیامت میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں۔'' ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں آیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے شفاعت کی، انبیاء نے شفاعت کی، اور مومنوں نے بھی شفاعت کی، اب صرف ارحم الراحمین ہی باقی ہے۔'' ❷

### ۵...... جنت اور جہنم

جنت اور جہنم اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ وہ پیدا ہو چکی ہیں، اور آج بھی موجود ہیں، اور یہی صحیح مذہب ہے، قرآن وسنت کی متواتر نصوص اس پر

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ، رقم: ٦٣٠٤، ٦٣٠٥.

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ٤٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دلالت کرتی ہیں۔ جنت اور جہنم میں جانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھا ہے۔ چنانچہ جنتی آدمی کے بارے میں اور جہنمی آدمی کے بارے میں سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(( حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ . )) ❶

''جنت کا تکالیف نے احاطہ کر رکھا ہے، اور دوزخ کا نفسانی خواہشوں نے احاطہ کیا ہوا ہے۔''

یعنی جو آدمی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکالیف برداشت کرتا ہے یعنی نفس کی پیروی نہیں کرتا، اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت نہیں کرتا، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں رہتا ہے، اللہ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتا، یہ جنتی کی صفات ہیں کہ اسے دنیا میں بہت سی تکالیف آتی ہیں اور جہنمی اپنے نفس کا پیروکار ہوتا ہے، اپنے نفس اور شیطان کے علاوہ کسی کی بات نہیں مانتا، خواہ دین کی مخالفت ہو یا موافقت۔

اہل جنت کے لیے بڑی نعمتیں ہوں گی، ان نعمتوں کا تذکرہ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے:

(( إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا ، يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا . )) ❷

''جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے، پھر شمال کی ہوا چلے گی جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حسن و جمال

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، رقم: ۷۱۳۵.

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنة و نعیمها، رقم: ۷۱٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑھ جائے گا، پھر وہ اپنے اہل کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو وہ کہیں گے، اللہ کی قسم! ہمارے (پاس سے جانے کے) بعد تمہارا حسن اور جمال بہت زیادہ ہو گیا، وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! اور تمہارا حسن و جمال بھی بہت زیادہ ہو گیا۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جنتیوں کے بارے میں بیان فرمایا:

((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ ، يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ .)) ❶

"جنت میں پہلا گروہ جو داخل ہوگا، ان کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح ہو گی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا، ان کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہوگی، ہر جنتی شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز ان کے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا، اور جنت میں کوئی شخص مجرد (بغیر بیوی کے) نہیں ہوگا۔"

جنتیوں کے کھانے پینے اور قد کاٹھ کے بارے میں اللہ کے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں:

((لَا يَبُولُونَ ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ ، اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُورَةِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ .)) ❷

"جنتی لوگ پیشاب کریں گے نہ رفع حاجت کریں گے، ناک صاف کریں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، اور ان کا پسینہ مشک ہوگا، ان کی

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنة و نعيمها، رقم: ٧١٤٧.

❷ صحيح مسلم، كتاب ايضاً، رقم: ٧١٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا، ان کی بیویوں کی بڑی بڑی آنکھیں ہوں گی، ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے، وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے، اوران کا قد آسمان میں ساٹھ گز کے برابر ہوگا۔"

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(( مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ . )) ❶

"جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس کو نعمتیں دی جائیں گی، پھر اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔"

اس کے برعکس جہنم اور جہنمی لوگوں کا تذکرہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی سنیے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا . )) ❷

"اس روز (قیامت کے دن) جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے۔"

اس قدر جہنم بھڑک رہی ہوگی اور اللہ سے سوال کرے گی: اے اللہ! مجھے بھر دے۔ اور دنیا کی آگ کی نسبت اس کی آگ کی تپش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔

(( عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْئًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا . )) ❸

❶ صحيح مسلم، ايضاً، رقم: ٧١٥٦. ❷ صحيح مسلم، رقم: ٧١٦٤.

❸ صحيح مسلم، رقم: ٧١٦٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو بنو آدم روشن کرتے ہیں، جہنم کی گرمی سے ستر درجے کم ہے، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آگ بھی تو کافی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس سے انہتر درجہ زیادہ ہے، ہر درجہ میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی ہے۔''

اور اس کی گہرائی کس قدر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(( عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِی فِی النَّارِ الْآنَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی قَعْرِهَا . )) [1]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگراہٹ کی آواز سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، اور اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔''

آپ اندازہ لگائیں کہ جہنم کی گہرائی کتنی زیادہ ہے، اور پھر جہنم اللہ سے کہے گی: اللہ مجھ میں اور گنجائش ہے، مجھ میں اور مخلوق ڈال۔ جہنمی اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے کبھی بھی ان کو موت نہیں آئے گی، اسی طرح جلتے اور سزا کاٹتے رہیں گے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(( عَنْ اَبِی سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجَآءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِی بَاقِی الْحَدِيثِ فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، قَالَ: ثُمَّ

[1] صحیح مسلم، رقم: ٦١٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: نَعَمْ ، هٰذَا الْمَوْتُ ، قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾[مريم : ٣٩] وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا . )) [1]

" سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو سرمئی مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، (ابو کریب نے اضافہ کیا) اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا (اس کے بعد راویوں کا اتفاق ہے) پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔اور کہا جائے گا: اے اہل دوزخ! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، پھر اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا اور اس کو ذبح کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! اب دوام ہے اور موت نہیں ہے، اور اے اہل دوزخ! اب ہمیشگی ہے اور موت نہیں ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور ان کو حسرت کے دن سے ڈرایئے جب اعمال کا فیصلہ کیا جائے گا، درآں حالیکہ وہ غافل ہیں اور وہ ایمان نہیں لائیں گے" اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔"

اس وقت جب موت کو جنتیوں اور جہنمیوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا، تو کیا کیفیت ہوگی، اہل جہنم اس وقت خواہش کریں گے کہ کاش! ہم اللہ کی نافرمانیاں نہ کرتے، کاش ہم اللہ کے پیغمبر ﷺ کی معصیت میں مبتلا نہ ہوتے، کاش! ہم قرآن پر عمل پیرا ہوتے، اس کے

[1] صحیح مسلم، رقم: ٧١٨١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ مذاق نہ کرتے، لیکن اس وقت پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں، وہ تو جزاء کا وقت ہوگا۔ اسی طرح نبی مکرم ﷺ دوزخیوں کے دو گروہوں کا ذکر فرماتے ہیں:

(( عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ ، وَنِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ ، لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیحَهَا وَاِنَّ رِیحَهَا لَیُوجَدُ مِنْ مَسِیرَةِ كَذَا وَكَذَا . )) ❶

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ گروہ ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے، وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے، دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، وہ دوسروں کو مائل کریں گی اور خود مائل ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہے۔"

## ۶...... دیدارِ الٰہی:

روزِ قیامت اہل ایمان کے چہرے شاداب، پُر رونق اور پر نور ہوں گے، اور جنت اور اس کی بے بہا نعمتوں کو پا کر شاداں و فرحاں ہوں گے، اور انہیں سب سے بڑی نعمت یہ ملے گی کہ ان کا رب ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وُجُوهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ [القیامة: ۲۲، ۲۳]

"کچھ چہرے اس دن شاداب ہوں گے۔ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔"

رب العالمین کو دیکھ کر انہیں ایسی خوشی ملے گی جس کی تعبیر الفاظ میں ناممکن ہے، اور جس

❶ صحیح مسلم، رقم: ۷۱۹٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے بعد وہ جنت کی ساری نعمتوں کو بھول جائیں گے، چنانچہ حدیث میں ہے:

''جب جنتی جنت میں داخل ہوں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کوئی چیز تمہیں اس سے زیادہ چاہیے؟ تو وہ کہیں گے: (اے اللہ!) کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ اپنا حجاب ہٹائے گا۔ پس انہیں جنتی نعمتیں دی گئیں ان میں سب سے بہتر نعمت اپنے رب کا دیدار ہوگا، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

(( لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ . )) [1]

''جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اچھا اور زیادہ اجر ہے۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''حـــادی الأرواح'' (ص: ۱۷۹، ۱۸٦) میں کتاب وسنت سے بکثرت دلائل ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کا اجماع نقل کیا ہے کہ: ''جنتی جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۲۹۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آٹھواں باب:

# قضا وقدر پر ایمان

قضا وقدر پر ایمان لانا فرض ہے، اس کے بغیر مومن کہلانا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ۝﴾ [القمر: ٤٩]

''ہم نے ہر چیز کو ٹھیک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُۥ تَقْدِيرًا ۝﴾ [الفرقان: ٢]

''اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، پھر اُسے اس کی عین غرض وغایت کے مطابق بنایا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

(( اَلْإِيْمَانُ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلٰٓئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. )) ❶

''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان لے آئے، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر۔''

## قدر کا لغوی مفہوم:

''قدر'' کا لغوی مفہوم کسی چیز کی حد بندی یا طے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝﴾ [یٰس: ١٢]

''اور ہم نے ہر چیز کو روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں درج کر رکھا ہے۔''

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٩٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک دوسرے مقام پر یوں فرمایا:

﴿ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝﴾ [البروج: ۲۱۔۲۲]

''بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے، لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝﴾ [البروج: ۲۲]

''اللہ جس حکم کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، اور اس کے پاس اصل کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) ہے۔''

﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾ ...... ''اللہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔'' یعنی وہ اپنی مقرر کردہ تقدیر میں سے جو چاہتا ہے، مٹا دیتا ہے۔ ﴿وَيُثْبِتُ﴾...... ''اور قائم رکھتا ہے۔'' یعنی اس تقدیر میں سے جو چاہتا ہے، وہ قائم رکھتا ہے اور یہ تغیر اور محو کرنا ان امور کے علاوہ ہے، جن کو اس کا قلم تقدیر لکھ چکا ہے، پس ان امور میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ محال ہے کہ اس کے علم میں کوئی نقص یا خلل ہو۔ اس لیے فرمایا: ﴿وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾...... ''اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔'' یعنی اس کے پاس لوحِ محفوظ ہے، جس کی طرف تمام اشیاء لوٹتی ہیں، یہ اصل ہے اور باقی تمام اشیاء اس کی فروع ہیں، پس تغیر و تبدل فروع میں واقع ہوتا ہے، مثلاً روز و شب کے اعمال جن کو فرشتے لکھ لیتے ہیں، اور انھیں قائم رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ اسباب فراہم کرتا ہے، اور انھیں محو کرنے کے لیے بھی اسباب مہیا کرتا ہے، اور یہ اسباب اس نوشتۂ تقدیر سے تجاوز نہیں کرتے جو لوحِ محفوظ میں مرقوم ہیں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے نیکی، صلہ رحمی اور احسان کو لمبی عمر و کشائش رزق کے لیے اسباب بنایا ہے، جیسے گناہوں کو رزق اور عمر میں بے برکتی کا سبب بنایا ہے۔ اور جیسے ہلاکت سے نجات کے اسباب کو سلامتی کا سبب بنایا اور جیسے ہلاکت کے مواقع میں پڑنے کو ہلاکت کا سبب بنایا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور ارادے کے مطابق تمام امور کی تدبیر کرتا ہے، اس کی تدبیر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے مخالف نہیں ہوتی، جسے اس نے اپنے علم کے مطابق لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے۔'' ❶

علاوہ ازیں ''مسئلہ تقدیر'' سے متعلق کئی ایک احادیث مروی ہیں کہ جن سے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ جیسا کہ سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

(( كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ . )) ❷

''اللہ نے تمام مخلوق کی تقدیر کو آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھ دیا تھا، اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔''

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک استفسار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ . )) ❸

''جو کچھ تم کرو گے اسے (لوحِ محفوظ میں) لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔''

## قضا وقدر اور ان کا مفہوم:

قضا وقدر کے دو مفہوم ہیں، ان میں سے ایک (۱) آفاقی اور کائناتی سطح کے اعتبار سے ہے (۲) اور دوسرا انسان کے ذاتی اور انفرادی حالات کے اعتبار سے۔ دونوں مفہوم ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

### ۱ ...... قضا وقدر کا مفہوم، آفاقی اور کائناتی اعتبار سے:

قضا وقدر کا مفہوم آفاقی اور کائناتی سطح کے اعتبار سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، زمین اور کائنات کے ساتوں طبقات پیدا فرمائے اور پھر ان میں موجود لطیف وکثیف قسم کی مخلوق پیدا فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قضا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

❶ تفسير السعدي: ۲/ ۱۳۰۰، ۱۳۳۱.

❷ صحيح مسلم، كتاب القدر، رقم: ٦٧٤٨.

❸ صحيح بخاري، كتاب النكاح، رقم: ٥٠٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ﴾

[حٰم السجدة: ١٢]

''پھر اس نے آسمانوں کو دو دِنوں میں سات آسمان بنا دیا، اور ہر آسمان میں اس سے متعلق حکم جاری فرما دیا۔''

یہاں لفظ "قضا" خلق یعنی پیدائش کے معنی میں استعمال ہوا ہے، جب کہ لفظِ قدر، قدرت تقدیر اور قدیر جو کہ قرآنِ مجید میں کثیر الاستعمال ہیں، ان کا مفہوم ''اختیار'' یعنی چننا ہے۔ اس طرح ''قضا و قدر'' کے دو لفظوں میں کائنات کی تخلیق اور اس کی بقا کا راز پنہاں ہے۔ ان ہر دو الفاظ میں قانون تخلیق کی وہ بنیادی شق بیان کی گئی ہے کہ جس کی بنیاد پر قدرت کا یہ عظیم کارخانہ تخلیق کیا گیا اور اس کے ذرّے ذرّے کو ادراک و شعور کی دولت سے نوازا گیا۔

## ۲...... قضا و قدر کا مفہوم انسان کے ذاتی اور انفرادی حالات کے اعتبار سے:

انسان کی ذاتی اور انفرادی زندگی میں لفظ ''قدر'' کے معنی اندازہ اور لفظ ''قضا'' کے معنی اجرا کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیائے فانی میں انسان کے لیے اچھائی اور برائی، نیکی اور بدی دو چیزیں پیدا کر کے اسے ان دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے اور اپنی عملی زندگی کے لیے مخصوص کر لینے کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ چاہے تو اچھائی کو اپنا کاروبارِ زندگی بنائے یا پھر برائی کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ٥ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ٥ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ٥ ﴾

[البلد: ٨-١٠]

''کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں بنائی ہیں، اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے ہیں، اور ہم نے اس کو دونوں راستے دکھا دیے۔''

### انسان مختار ہے یا مجبور؟

مسئلہ ''تقدیر'' کے ضمن میں ایک مسئلہ انسان کے مختار یا مجبور ہونے کا بھی ہے کہ آیا انسان کو مکمل طور پر خود مختار سمجھا جائے یا ... ں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاریخ اسلام میں ایسے کئی لوگوں کا تذکرہ ملتا ہے کہ جن کا عقیدہ ونظریہ یہ تھا کہ انسان مجبور محض یعنی مکمل طور پر مجبور ہے، اور وہ کسی بھی چیز کو اپنی مرضی سے حرکت دینے کا اختیار نہیں رکھتا، جب کہ ان کے بالمقابل اہل سنت والجماعت لوگ بھی تھے جو انسان کو مکمل طور پر خود مختار قرار دیتے تھے، انسان اپنے افعال واعمال کا خود کاسب ہے، اس لیے کہ جب وہ اچھائی یا برائی، نیکی یا بدی کے ارتکاب کے لیے اپنی نیت کا انتخاب کرتا ہے تو اس وقت وہ مکمل طور پر باشعور اور بااختیار ہوتا ہے۔ اسے دونوں راستوں میں سے کسی بھی راہ کو اپنانے کا اختیار حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ یہ مرحلہ خالصتاً اس کے اپنے ذہنی فیصلے کا ہوتا ہے، اسی خود مختاری اور آزادی کی بنا پر وہ "بااختیار شخص" تصور کیا جاتا ہے۔ اور اس کے اسی اختیار کے باعث اس سے جواب طلبی اور مواخذہ بھی ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے "فعل خلق" کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتی ہے، لیکن عملی طور پر بندہ اپنے افعال میں کسب کا اختیار رکھتا ہے اور اسی اختیار کی بنا پر وہ اپنے ہر عمل کا ذمہ دار اور اس پر جزا وسزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ ﴾ [الصّٰفّٰت: ٩٦]

"حالانکہ تمھیں اور تمہارے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔"

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یعنی تمہارا عمل جو بھی تم کرتے ہو، ان کا خالق بھی اللہ ہے۔ اس سے واضح ہے کہ بندوں کے افعال کا خالق اللہ ہے، جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔"

(تفسیر احسن البیان)

معلوم ہوا کہ افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے، انسان صرف کاسب، مکتسب اور مرتکب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ﴾ [البقرة: ٨١]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"یقیناً جس نے بھی برے کام کیے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا، وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی میں ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴾ [البقرة: ٢٨٦]

"جو نیکی کرے گا اُس کا اجر اسے ملے گا، اور جو گناہ کرے گا، اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا۔"

اور علامہ ابن ابی العز حنفی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

(( وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ خَلْقُ اللّٰهِ وَكَسْبٌ مِنَ الْعِبَادِ. )) ❶

"اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے افعال کا خالق ہے، اور بندہ اعمال کا کاسب ہے۔"

**نوٹ**:......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب "خلق افعال العباد" کے نام سے لکھی ہے۔ جس کا مطالعہ انتہائی مفید رہے گا۔

## تقدیر اور ترکِ اسباب:

تقدیر اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے جو مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی ظاہر اور کھولا نہیں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ لکھا ہے، اسے صرف وہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا، خواہ نبی ہو یا کوئی ولی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ ﴾

[هود: ١٢٣]

"اور آسمان اور زمین کے غیب کی باتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں اور تمام امور اس کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ (ہر چیز صرف اس کے اختیار میں ہے۔)"

بندوں کے افعال گو کہ تقدیر الٰہی کے تابع ہیں، مگر انھیں کیا معلوم کہ ہماری تقدیر میں کیا لکھا ہے؟ اس لیے ظاہری اسباب و ذرائع کو تقدیر کے تابع سمجھ کر انھیں ترک کرنا قطعاً درست

❶ شرح العقيدة الطحاوية، ص: ٤٤٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں، ممکن ہے کہ وہی اسباب کہ جنھیں آدمی ترک کر رہا ہے تقدیر میں لکھے ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا:

(( يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا ، وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهِ ، وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا ، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ: هِيَ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ . )) ❶

''آپ دم کرنے کے بارے میں فرمائیں جو ہم کرتے ہیں، اور دوا کے بارے میں بتائیں جس کے ساتھ ہم علاج کرتے ہیں، اور بچاؤ کی تدابیر جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔''

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ ، فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى . )) ❷

''ہر بیماری کے لیے دوا ہے، پس جب دوا بیماری کو پالے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے۔''

## تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان:

تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر بھی ایمان رکھنا واجب اور ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ . )) ❸

---

❶ مسند أحمد: ٣/ ٤٢١، رقم: ١٥٤٧٢، مستدرك حاكم: ٤/ ١٩٩، سنن الترمذي، كتاب الطب، رقم: ٢٠٦٥۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٧٤١.

❸ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٩٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اور اچھی اور بری تقدیر پر تیرا ایمان ہو۔''

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ . )) ❶

''اس وقت تک کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان رکھے۔''

واضح رہے کہ خیر اور شر مخلوقات کی نسبت سے ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف باعتبار نسبت ہر تقدیر وقدر خیر ہے۔ اور اس کی طرف شر کی نسبت کرنا عقل اور نقل ہر دو اعتبار سے محال ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا علم، مشیت کتابت اور حوادثات تمام کے تمام حکمت، عدل، رحمت اور خیر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کی صفات حسنیٰ میں کسی شر کا کچھ دخل نہیں، اس کی ذاتِ مبارکہ کو مطلق کملا اور جلال تام حاصل ہے، البتہ تخلیق کے اعتبار سے شر عموم میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ﴾ [الزمر: ٦٢]

''اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔''

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''تقدیر پر ایمان لانا کہ اللہ پاک نے ہر ایک کی تقدیر تحریر فرمادی ہے، سب کام اسی کی تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں، لیکن خیال رہے کہ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں یا کسی دوسری مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور تقدیر کے مطابق اس نے ضرور اس میں مبتلا ہونا تھا تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے۔ اس صورت میں تقدیر کا سہارا لینا درست ہے، لیکن اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ مثلاً اس سے زنا صادر ہوجاتا ہے یا کوئی اخلاقی گناہ سرزد ہوجاتا ہے، تو اس کو تقدیر کا سہارا نہیں لینا چاہیے، یعنی وہ یہ نہ کہے کہ چونکہ تقدیر میں مجھ سے زنا سرزد ہونا لکھا ہوا تھا،

❶ سنن الترمذي، كتاب القدر، رقم: ٢١٤٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیے مجھ سے زنا ہوا ہے، ایسا کہنا درست نہیں، بلکہ وہ نفس امارہ کو ملامت کرے اور اللہ پاک سے استغفار کرے۔'' ❶

## تقدیر اور غور و خوض:

تقدیر اللہ تعالیٰ کا علم اور ایک راز ہے، جس پر کسی مقرب فرشتے کو اور کسی نبی و مرسل کو اس پر کوئی اطلاع نہیں ہے، نیز انسانی عقل اس کا احاطہ و ادراک نہیں کر سکتی، لہٰذا بتقاضائے شریعت تقدیر کے معاملے میں شرعی دلائل سے تجاوز نہیں برتنا چاہیے، اور نا ہی اس کے بارے میں غور و تعمق سے کام لیا جائے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''مسئلہ قدر'' میں غور و خوض سے بڑی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

((خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ يَخْتَصِمُوْنَ فِي الْقَدْرِ، فَكَأَنَّمَا يُفْقَأُ فِيْ وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ مِنَ الْغَضَبِ، فَقَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُمْ، أَوْ لِهٰذَا خُلِقْتُمْ؟ تَضْرِبُوْنَ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ! بِهٰذَا هَلَكَتِ الْأُمَمُ قَبْلَكُمْ. )) ❷

''آپ اپنے اصحاب پر اس حالت میں نکلے کہ وہ مسئلہ تقدیر پر بحث کر رہے تھے، آپ دیکھ کر اس قدر غضبناک ہوئے معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے چہرہ پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس کا حکم دیئے گئے ہو یا پھر تم لوگ اس کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو؟ قرآن کے بعض حصوں کو بعض سے ٹکراتے ہو، اسی وجہ سے تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔''

بہر حال ''مسئلہ تقدیر'' میں غور و خوض اور بحث و مباحثہ سے قطعی اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کو بد عملی اور ضلالت و گمراہی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

---

❶ شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۱/ ۳۵.

❷ سنن ابن ماجة: باب في القدر، رقم: ۸۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نواں باب:

# عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مخالف اُمور

گذشتہ ابواب کتاب میں عقیدہ اہل سنت والجماعت کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان کردیا ہے۔ تتمہ کے طور پر اب ان امور کا بیان بھی ضروری سمجھتے ہیں جو عقیدہ اہل سنت والجماعت کے سراسر منافی ہیں، تاکہ ان امور کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے تنبیہ کا کام بھی ہوجائے، شاید کوئی راہ بھٹکا صراطِ مستقیم پر گامزن ہوجائے، اور ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ﴾

## ۱.......شرک:

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادت میں کسی غیر کو حصہ دار سمجھنا شرک ہے۔

یاد رہے کہ مشرک کی بخشش نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾

[النساء: ٤٨]

”بے شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے، اور اُس کے علاوہ گناہوں کو جس کے لیے چاہتا ہے، معاف کردیتا ہے۔“

مشرک پر جنت حرام کردی گئی ہے۔ اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں پڑا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ [المائدة: ٧٢]

”بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا، تو اللہ نے اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جنت حرام کردی ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔"

اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْا لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ . )) ❶

"جو شخص اس حال میں مرگیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا، تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔"

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( مَنْ لَقِيَ اللّٰهُ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ . )) ❷

"جو شخص اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ اس نے شرک نہ کیا ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ شرک کیا ہوگا، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔"

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( أَتَانِي جِبْرِيْلُ عليه السلام فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ . )) ❸

"میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے، انھوں نے مجھے اس بات کی بشارت دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے جو آدمی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوا۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو آدمی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، وہ جنت میں قطعی داخل نہ ہوگا۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم: ٤٤٩٧.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٢٦٦.

❸ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ١٥٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**سوال**:......کیا کوئی شخص زبان سے لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے بھی کافر ہو سکتا ہے؟

**جواب**:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَعْدُ!......

''یہ عین ممکن ہے کہ ایک شخص لا الہ الا اللہ پڑھ رہا ہو اور اللہ کے ہاں وہ کافر ہو۔ جس طرح وہ منافق ہوتا ہے، جو زبان سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اور دل میں اس پر ایمان نہیں رکھتا۔ مثلاً عبداللہ بن ابی بن سلول اور جیسے دوسرے افراد۔''

(( وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ . )) ❶

## ۲......غیر اللہ سے فریاد رسی اور دُعا کرنا:

غیر اللہ، فوت شدگان کے متعلق تصور کرنا کہ وہ تصرف کر سکتے ہیں، بڑا گھٹیا اور شرکیہ عقیدہ ہے۔ علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مُردوں سے مدد طلب کرنا اور حاجات طلب کرنا شرک کی ایک قسم، بلکہ اصل شرک ہے۔ درحقیقت مرنے کے بعد آدمی کا سلسلہ عمل منقطع ہو جاتا ہے، وہ پکارنے والے کے لیے تو کیا؟ خود اپنی ذات کے لیے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوتا۔'' ❷

مصائب کو ٹالنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور کوئی نہیں، اور بے کس اور لاچار انسانوں کی دُعا وہی قبول کر سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ ﴾ [النمل: ٦٢]

---

❶ فتاوی اللجنة الدائمة، سعودی عرب: ٢/ ٤٦.

❷ مدارج السالکین: ١/ ٣٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دُور کر دیتا ہے؟ اور تمھیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥﴾ [یونس: ۱۰۶۔۱۰۷]

''اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے، اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے۔ پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دُور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ آپ کے لیے کوئی بھلائی چاہے تو اس کے فضل و کرم کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔''

## ۳...... غیر اللہ کے تقرب کی خاطر ذبح کرنا:

غیر اللہ کے تقرب کی خاطر ذبح کرنا شرک ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُوری اور لعنت کا موجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(( لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ . )) ❶

''اللہ تعالیٰ اس کو لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے۔''

تفسیر نیشا پوری میں مرقوم ہے:

(( أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيْحَةً ، وَقَصَدَ بِهَا التَّقَرُّبَ إِلَى غَيْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّا ، وَذَبِيْحَتُهُ ذَبِيْحَةُ مُرْتَدٍّ . )) ❷

❶ صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، رقم: ٥١٢٤ـ صحيح الجامع الصغير، رقم: ٥١١٢.

❷ بحواله فتاوىٰ عزيزى، ص: ٥٣٧، فتح البيان: ١/ ٢٤٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''یعنی علماء کو اس پر اجماع ہے کہ ذبح کیا کسی نے کوئی ذبیحہ، اور قصد کیا اسی ذبح سے تقرب غیر اللہ کا، تو وہ شخص مرتد ہو جائے گا، اور اس کا ذبیحہ مرتد کے ذبیحہ کے مانند ہوگا۔''

اس لیے کہ نذر و نیاز عبادت ہے، اور عبادت کا مستحق اللہ رب العزت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ ﴾ [الحج: ۲۹]

''اور لوگ اپنی نذریں پوری کریں۔''

## ۴......توسل غیر شرعی:

مردوں سے دعا اور سفارش اور رسول اللہ ﷺ کے عالی مرتبہ کے ذریعہ توسل، توسل غیر شرعی، بدعی اور ناجائز ہے۔ اسی طرح ہر ایسے عمل کے ساتھ توسل ممنوع ہے، جو خلاف کتاب وسنت ہو مثلاً مقامات مقدسہ، جیسے مکہ مکرمہ اور مشعر الحرام وغیرہ سے بھی توسل ممنوع ہے۔ علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(( وَلَمْ يَرِدْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ ۔ رضی اللہ عنہم ۔ وَهُمْ أَحْرَصُ الْخَلْقِ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ أَنَّهُ طَلَبَ مِنْ مَيِّتٍ شَيْئًا . )) [1]

''یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑا ثواب کا حریص اور کون ہو سکتا ہے، لیکن کسی صحابی سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ انھوں نے کسی مردہ (صاحب قبر) سے کچھ مانگا ہو۔''

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

(( إِذَا كَانَتْ لَكُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَاجَةٌ فَاسْئَلُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى بِجَاهِيْ فَإِنَّ جَاهِيْ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ . ))

''کہ جب تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف حاجت ہو تو میرے جاہ کے وسیلہ سے اللہ

[1] روح المعاني: ٤/ ١٢٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعالیٰ سے دعا کرو کہ عنداللہ میرا رتبہ ہے۔"

علامہ آلوسی رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

(( وَمَا يَذْكُرُ بَعْضُ الْعَامَّةِ مِنْ قَوْلِهِ ﷺ ...... لَمْ يَرْوِهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَا هُوَ شَيْءٌ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ . )) ❶

"اور جو بعض عوام کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:...... تو اسے کسی اہل علم نے روایت نہیں کیا، اور نہ ہی حدیث کی کتابوں میں اس کا نام و نشان موجود ہے۔"

## ⑤...... غلو (تجاوز فی التعظیم):

"غلو" یعنی کسی کی تعظیم میں تجاوز قطعی ممنوع ہے، قرآنِ مجید میں نہایت ہی پرزور طریقے سے "غلو" کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ [النساء: ١٧١]

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کی شان میں حق بات کے علاوہ کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم صرف اللہ کے رسول تھے۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ ربّ العزت نے اہل الکتاب کو "غلو" سے منع فرمایا، کیونکہ ہر دور میں یہ برائی ان کے اندر دوسروں کی بہ نسبت زیادہ پائی گئی۔ انھوں نے دین میں رہبانیت اور عورتوں سے کنارہ کشی کو ایجاد کیا۔ اور اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا معبود بنالیا، اور بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مقام دے دیا۔

نبی آخر الزمان، سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ عیسائیوں کی گمراہی کی بنیاد "غلو" ہے تو آپ ﷺ نے اس پر اکتفاء نہیں کیا کہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کہلائیں، بلکہ یہ بھی حکم دیا کہ لوگ ان کے "بندہ" ہونے کی شہادت بھی دیں۔ چنانچہ سیّدنا عمر

❶ روح المعاني: ١/ ١٢٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ .)) ❶

''تم میری تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے سلسلہ میں غلو سے کام لیا، میں اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

انہی الفاظ کو اپنے انداز سے بیان کرتے ہوئے حالی نے کہا:

تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا
کسی کو خدا بیٹا نہ بنانا
میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ
بنانا نہ تربت کو میری قبر تم
نہ کرنا میری قبر پر سر خم تم

## ۶...... شخصیت پرستی:

''غلو'' کا لازمی نتیجہ ''اکابر پرستی'' ہے۔ دنیا میں سب سے پہلے شرک اس ذریعہ سے آیا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، عزیز علیہ السلام اور دوسرے وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق اور نسر کو الٰہ بنا ڈالا گیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قومِ نوح جن معبودوں کی پرستش کرتی تھی۔

❶ صحيح بخاري، كتاب الحدود، رقم: ٦٨٣٠، شرح السنة، رقم: ٣٦٨١، مسند أحمد: ١/ ٢٣، رقم: ١٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ. )) ❶

''وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر قومِ نوح میں نیک لوگوں کے نام تھے، جب وہ لوگ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان کے ناموں کے مجسمے بنا کر گاڑ دو، چناں چہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب وہ لوگ مر گئے، اور ان کے درمیان سے علم اُٹھ گیا تو اُن مجسموں کی عبادت کی جانے لگی۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

(( قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ السَّلَفِ: فَلَمَّا مَاتُوا عَكَفُوا عَلَى قُبُورِهِمْ ثُمَّ صَوَّرُوا تَمَاثِيلَهُمْ ثُمَّ طَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَعَبَدُوهُمْ. )) ❷

''اکثر سلف کا یہ کہنا ہے کہ جب یہ لوگ فوت ہو گئے تو لوگ ان کی قبروں پر مجاور بن کر بیٹھ گئے، اور پھر جب کچھ عرصہ گزر گیا تو انھوں نے ان کی تصویریں بنا لیں، اور پھر ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد انھوں نے ان کی عبادت شروع کر دی۔''

اکابر پرستی کے اس موذی مرض کے خاتمے کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ''آقا'' اور ''سردار'' کہنے سے، اور خادم کو ''میرا بندہ'' اور لونڈی کو ''میری بندی'' کہنے سے منع فرما دیا۔ لغوی معنوں کے اعتبار سے ''ربّ'' مالک اور بادشاہ کو بھی کہا جاتا ہے، اور ''عبد'' اور ''امۃ'' چونکہ موہم شرک ہیں، اس لیے معمولی مشابہت کو بھی ختم کرنے کے لیے ان الفاظ کو استعمال سے منع کر دیا، تا کہ شخصیت پرستی کا راستہ بالکل ہی مسدود ہو جائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم: ٤٩٢٠.

❷ إغاثة اللهفان: ١/ ٢٨٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( لا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئ رَبَّكَ ، اِسْقِ رَبَّكَ ، وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي ، وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي . )) ❶

''تم میں سے کوئی بھی یوں نہ کہے کہ اپنے ''رب'' کو کھانا کھلاؤ، یا اپنے ''ربّ'' کو وضو کرواؤ، بلکہ میرا ''سردار'' اور میرا ''آقا'' کہا کرے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے خادم اور غلام کو ''میرا بندہ'' اور ''لونڈی'' نہ کہے، بلکہ یوں کہے میرا ''خادم'' میری ''خادمہ'' میرا ''غلام''۔''

## ۷......قبر پرستی:

قوم نوح کے پنجتن جب فوت ہوئے تو قوم اُن کی قبروں پر جھک پڑی، پھر ان کے بت بنائے اور عبادت شروع کردی۔ قوم ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھی کچھ ایسے ہی تمثال تھے جن پر نذریں نیازیں چڑھاتے اور ان کے پاس چلاکشی کرتے تھے۔

اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی ایک قوم تھی، جس نے اپنے اصنام پر تکیے بنا رکھے تھے، اور وہاں معتکف ہوتے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت انبیاء کی تصوریوں، بزرگوں کی قبروں اور درختوں تک کی پرستش ہوتی تھی۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

''''لات'' ایک صالح آدمی تھا جو حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا۔'' ❷

موجودہ دور میں انسانوں کے علاوہ حیوانات کی بھی پرستش کی جارہی ہے، لاہور میں گھوڑے شاہ کی قبر اس کا واضح ثبوت ہے۔ مسلمان جوق در جوق وہاں جاتے ہیں۔

لوگ قبروں پہ جاتے ہیں، تکیے بنائے جاتے ہیں، جھنڈے نصب کیے جاتے ہیں، طواف کرتے ہیں، سجدہ ریز ہوتے ہیں، التجائیں کرتے ہیں: اے شیخ فلاں! اے پیر فلاں! میری مشکل حل کیجیے، میری سفارش کیجیے، اور کئی ایسے بھی ہیں جو لاکھوں میل دور ہی سے

❶ صحيح مسلم، كتاب الأدب، رقم: ٥٨٧٧.

❷ صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم: ٤٨٦١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مُردوں کو خطاب کرتے ہیں: " یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ "۔ نعوذ باللہ من ذالك

حالانکہ رسولِ کریم ﷺ نے ان باتوں سے بڑی شدت کے ساتھ منع فرمایا ہے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے مرضِ الموت میں فرمایا:

(( لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَا أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا. )) ❶

" اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔"

مزید فرماتی ہیں کہ:

" محض اس خیال سے کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیا جائے، اسے کھلا نہیں رکھا گیا۔ بلکہ حجرہ میں رکھا گیا ہے۔" ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

" گویا رسول اللہ ﷺ کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ اس مرض میں سفر آخرت کرنے والے ہیں، اور آپ کو یہ خوف ہوا کہ گذرے ہوئے نبیوں کی طرح آپ ﷺ کی قبر کی تعظیم و تکریم نہ ہونے لگے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ پر یہ اشارہ کرتے ہوئے لعنت کی کہ ملت اسلامیہ میں سے جو لوگ ان کی طرح قبروں کے معاملہ میں عمل کریں گے، ان کا عمل مذموم ہوگا۔" ❸

آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے بارگاہِ ربّ العزت میں دُعا فرمائی:

(( أَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا. )) ❹

❶ صحيح بخاري، كتاب الجنائز، رقم: ١٣٣٠، صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١١٨٤.

❷ حوالہ أيضًا۔ ❸ فتح الباري۔ ❹ مسند أحمد: ٢/ ٢٤٤، مسند حميدي، رقم: ١٠١٢٥، مشكوة المصابيح، رقم: ٥٧٠، البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا۔''

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

(( إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ . )) ❶

''بے شک لوگوں میں سے شریر ترین وہ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی، اور وہ زندہ ہوں گے، اور ایسے لوگ ہوں گے جو قبروں کو مسجدیں بنائیں گے۔''

اور مردوں کی نسبت عورتوں کا شرک میں واقع ہوجانا زیادہ ممکن تھا۔ اس لیے ان کو قبروں کی بکثرت زیارت سے منع فرمادیا۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

(( لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ . )) ❷

## ۸...... مزارات کی تعمیر اور مجاوری:

مزارات کی تعمیر اور مجاوری بھی شرک کی ایک زبردست قسم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر قبے اور گنبد بنانے سے شدت سے منع فرمایا۔ چنانچہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

(( نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَى الْقُبُوْرِ، أَوْ يُقْعَدُ عَلَيْهَا . )) ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونا گچ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن، معلقًا، مسند أحمد: ١/ ٤٠٥، ٤٣٥، صحيح ابن خزيمة، رقم: ٧٨٩۔

❷ سنن الترمذي، كتاب الصلاة، رقم: ١٠٥٦، مسند أحمد، رقم: ٢٦٠٣، شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: ٩٧٠، سنن أبو داؤد، كتاب الجنائز، رقم: ٣٢٢٥، سنن الترمذي، كتاب الجنائز، رقم: ١٠٢٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے منع کیا ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

(( وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَرَاهَةُ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ وَتَحْرِيْجُ الْقُعُوْدِ . )) ❶

''اس حدیث میں قبر کو پختہ کرنے، اس پر عمارت بنانے کی کراہت ہے، نیز اس پر بیٹھنے یعنی مجاوری کی حرمت موجود ہے۔''

''ان تمام قبوں کا گرادینا واجب ہے جو قبروں پر بنائے جاتے ہیں، کیونکہ ان کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت پر ہے۔'' ❷

فقہ جعفریہ کے امام ابوالحسن موسیٰ کاظم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ قبر پر عمارت بنانا اور اس پر بیٹھنا کیسا ہے؟ تو انھوں نے جواباً فرمایا:

(( لَا يَصْلُحُ الْبِنَاءُ عَلَيْهِ وَلَا الْجُلُوْسُ وَلَا تَجْصِيْصُهٗ وَلَا تَطِيْنُهٗ . )) ❸

''قبر پر عمارت تعمیر کرنا، اس پر بیٹھنا، اسے پختہ بنانا اور لپائی کرنا درست نہیں۔''

## ۹ ...... قبروں کے عرس:

قبروں پر سالانہ ''عرس'' بھی شرک کا بہت بڑا ذریعہ ہے، تاریخ انگلستان سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے پادریوں نے ایسے اجتماعات مقرر کر رکھے تھے۔ رومن کیتھولک خانقاہ پرستی کا شدت سے رواج تھا۔ خانقاہوں کے نام جاگیریں اور اوقاف کثرت سے تھے۔ جن پر پادریوں کے چیلے قابض رہتے تھے۔ جو زائرین سے ہدیے اور نذرانے وصول کرکے انھیں ''معافی نامے'' لکھ دیتے تھے۔

❶ ... [illegible] : ۷/ ۳۲.

❷ ... الابر [illegible] ۱۲۰.

❸ ... [illegible] باب النهي عن تحصيص القبر وتطينه: ۱٤/ ۲۱۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح ہندو پاک میں قدیم سے یہ رسم موجود ہے کہ لوگ حصولِ مغفرت اور تحصیل مقاصد اور دیگر اغراض و مقاصد کے لیے مزارات پر پہنچ جانے کو کامیابی اور کامرانی کی ضمانت سمجھتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ میلے لگاتے ہیں اور وہاں ہر وہ کام بجالاتے ہیں جو شریعت اسلامیہ کے سراسر منافی ہوتے ہیں۔

یاد رکھیے! نبی کریم ﷺ نے ایسے اجتماعات کو خود اپنی قبر کے لیے بھی جائز قرار نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے وصیت فرمائی:

(( لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا . )) ❶

''میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا۔''

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

(( وَمِنْ أَعْظَمِ الْبِدَعِ مَا اخْتَرَعُوْا فِيْ أَمْرِ الْقُبُوْرِ وَاتَّخَذُوْهَا عِيْدًا . )) ❷

''اور بڑی بدعات میں سے یہ بھی ہے جو انھوں نے قبور اولیاء کے متعلق اختراع کر رکھا ہے، اور انھیں میلہ گاہ بنالیا ہے۔''

اسی طرح قاضی ثناء اللہ پانی پتی رقمطراز ہیں:

''اور یہ جو جاہل (پیر اور مفاد پرست گدی نشین) اولیاء اور شہداء کی قبروں پر چراغاں کرتے ہیں، اور سجدے، طواف کرتے ہیں، اور وہاں مسجدیں بناتے ہیں، اور سال بہ سال عید کی طرح وہاں جمع ہونا جس کا نام انھوں نے عرس رکھا ہوا ہے، قطعاً ناجائز ہے۔'' ❸

## ⑩ ...... غیر اللہ کی نذر و نیاز دینا:

''نذر'' عبادت ہے، جو صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، لہٰذا اگر کوئی غیر اللہ کی نذر و نیاز دیتا

❶ صحیح أبو داؤد للألباني، کتاب المناسك، باب زيارة القبور، رقم: ۲۰۴۲.

❷ تفهيمات إلهيه: ۲/ ۷۴. ❸ تفسير مظهري: ۲/ ۶۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے تو وہ مشرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝﴾ [البقرة: ٢٧٠]

''اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا کوئی منت مانتے ہو، تو اللہ بیشک اُسے جانتا ہے، اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

مشرکین مکہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور غیر اللہ کے تقرب کے لیے نذر و نیاز کے طور پر ذبح کرتے تھے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ ان (مشرکین) کی مخالفت میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ میری ہر قسم کی عبادت، نماز اور ذبح وغیرہ اللہ کے تقریب اور خوشنودی کے لیے ہے:

﴿ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَایَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝﴾

[الاعراف: ١٦٢]

''آپ کہیے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔''

علامہ صنع اللہ الحنفی نے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ:

''ذبح اور نذر لغیر اللہ باطل ہے۔ اور نذر لغیر اللہ اسی طرح شرک ہے، جیسا کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا شرک ہے۔'' ❶

اور مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

''غیر اللہ کی نذر و منت حرام ہے، اور منذور وغیرہ خواہ شیرینی ہو یا خونی، ہر امیر و فقیر پر اس کا کھانا حرام ہے۔'' ❷

## 11 ...... ستارہ پرستی:

اہل عرب کا یہ خیال تھا کہ ستاروں کی ایک منزل کے گرنے اور دوسری کے ابھرنے کے

❶ مغنی المرید: ٣/ ١١٣٧.
❷ فتاویٰ عبدالحی لکھنوی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ بارش ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ انھی منازل کی طرف بارش کی نسب کیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے: (( مَا يُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا . )) ...... ''ہمیں فلاں ستارے یا فلاں منزل (پچھتر) سے بارش دی گئی ہے۔'' ❶

سیدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ ، اَلْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ ...... . )) ❷

''میری اُمت میں چار باتیں ایسی ہیں جنھیں وہ کبھی بھی نہ چھوڑیں گے، اپنے حسب نسب پر فخر، دوسروں کے نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش کا اعتقاد رکھنا اور نوحہ خوانی۔''

## ۱۴...... نجومی اور پامسٹ کے پاس جانا:

عصر حاضر میں کچھ لوگ ''علم نجوم کے ماہر''، ''علم پامسٹری کے ماہر'' اور ''پروفیسر'' وغیرہ کے بورڈ لگا کر ''جو چاہو سو پوچھو یا ہر قسم کی مراد پوری ہوگی'' کے دعوے کرتے ہیں۔ ان سے علاج کروانے، اور انھیں قسمت کا حال دریافت کرنے کے لیے ہاتھ دکھانا وغیرہ شرکیہ امور میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

(( مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم . )) ❸

''جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس آیا اور اس کے کہے کی تصدیق کی تو اس

---

❶ تیسیر العزیز الحمید، ص: ٤٥١.

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ٦٣٤.

❸ مسند أحمد: ٢/ ٤٢٩، رقم: ٩٥٣٦، مستدرك حاكم: ١/ ٨۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے محمد ﷺ پر نازل شدہ (وحی) کا انکار کیا۔"

## ۱۳......عقیدۂ نحوست:

بدشگونی اور عقیدۂ نحوست بھی انسان کو شرک کی ہیبت ناک دلدل میں دھکیل دیتا ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تین مرتبہ) ارشاد فرمایا:

(( اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ . )) ❶

"بدشگونی بدبہت شرک ہے۔"

## ۱۴......شرکیہ تعویذات:

عصر حاضر میں لوگ، چھلہ اور تعویذ وغیرہ بازو یا کندھے پر اس عقیدہ سے لٹکاتے ہیں کہ یہ انھیں نظر بد اور جن و بخار سے محفوظ رکھے گا۔ میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا ہوگی، اور اسی طرح وہ لوگ چھلہ یا تعویذ بچوں کو باندھ دیتے ہیں تاکہ اُن سے مصائب دُور ہو جائیں، یہ سب اُمور شرکیہ اور جاہلانہ عادات ہیں، جنھیں اسلام نے باطل قرار دیا ہے۔ چنانچہ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ . )) ❷

"جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔"

اور جو شخص ان شرکیہ تعویذات کی طرف رجوع کرتا ہے، اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے بددعا فرمائی۔ چنانچہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَـنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ . )) ❸

"جس نے تمیمہ لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس کا کوئی کام پورا نہ کرے، اور جس نے "ودعہ"

---

❶ سنن أبو داؤد، كتاب الطب، رقم: ۳۹۱۰۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٤٩٢.

❸ مسند أحمد، رقم: ١٧٤٠٤۔ شیخ شعیب نے اسے "حسن" کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پس لٹکائی، اللہ تعالیٰ اسے کبھی آرام نہ دے۔"

## ۱۵......غیر اللہ کی قسم اُٹھانا:

غیر اللہ کی قسم اُٹھانا شرک ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

(( لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ . )) ❶

"نہیں! کعبہ کی قسم! تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔"

## ۱۶......عشق:

نواب صدیق الحسن خان قنوجی رحمہ اللہ اپنے مشہور مقالہ "تحریم الخمر" میں لکھتے ہیں:

"مرض عشق کو شراب و زنا کے ساتھ مثل غنا کے ایک مناسب خاص ہے، یہ مرض شہوت فرج سے پیدا ہوتا ہے، جس کسی کے مزاج پر شہوت غالب آ جاتی ہے تو یہ بیماری اس شہوت پرست کو پکڑ لیتی ہے۔ جب وصال معشوق محال ہوتا ہے یا میسر نہیں آتا تو عشق سے حرکات بے عقلی ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ لہٰذا کتب دین میں عشق کی مذمت آئی ہے اور اس کا انجام شرک ٹھہرایا ہے۔ قرآن و حدیث میں کسی جگہ اس منحوس لفظ کا استعمال نہیں ہوا۔ قصہ زلیخا میں افراط محبت کو بلفظ "شغف حب" تعبیر کیا ہے۔ یہ حرکت زلیخا سے حالت کفر میں صادر ہوئی تھی۔ ہنود میں بھی ظہور عشق عورتوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ بخلاف عرب کے کہ وہاں مرد عشاق زن ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ قیس لیلیٰ پر فریفتہ تھا۔ اس سے بدتر عشق اہل فارس کا ہے کہ وہ "امرد" پر شیفتہ ہوتے ہیں۔ یہ ایک قسم لواط اور اغلام کی ہے۔ جس طرح کہ عورت کی طرف سے عشق کا ظہور ایک مقدمہ زنا ہے۔ جو

❶ صحیح سنن أبو داؤد، کتاب الأیمان والنذور، رقم: ۳۲۵۱، سنن الترمذي، ابواب الأیمان والنذور، رقم: ۱۵۳۵، صحیح ابن حبان، رقم: ٤٣٥٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی اس مرض کا مریض ہوتا ہے وہ شرابی ہو جاتا ہے۔ اہل علم نے لکھا ہے کہ بندے کو توحید الٰہ العالمین سے روک کر گرفتار شرک و بت پرستی کر دیتا ہے۔ اس لیے کہ عاشق معشوق کا بندہ ہو جاتا ہے۔ اس کی رضامندی کو خالق کسی رضامندی پر مقدم رکھتا ہے۔ یہی اس کی صنم پرستی ہے۔" ❶

## 17 ...... بدعت:

"بدعت سنت کے مخالف اور متضاد فعل کا نام ہے، یعنی وہ نیا کام جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین (خیر القرون کے لوگ) نہ تھے، اور نہ وہ دلائل شرعیہ (کتاب وسنت) کے مطابق ہو۔" ❷

شرک کے بعد عقیدہ کے فساد میں بدعت کا نمبر ہے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کی زبوں حالی و ذلت و رسوائی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ توحید کے تقاضوں سے دور اور شرک و بدعت کے شکنجے میں گرفتار ہیں۔ بلاشبہ بدعت گمراہی کا پہلا زینہ ہے، اور بدعت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ دین کا نقاب اور لبادہ اوڑھ کر عوام کے سامنے آتی ہے اور بظاہر اس سے متعلق سارے اعمال اسلام کا ہی حصہ معلوم ہوتے ہیں مگر درحقیقت یہ اسلام کے نام پر دھوکہ دہی اور ضلالت فکر و عمل کا شاخسانہ ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ . )) ❸

"جس نے ہمارے اس امر میں کوئی ایسی بات نکالی جو اس میں نہیں تو وہ (بات و چیز) مردود ہے۔"

مذکورہ بالا حدیث میں وارد لفظ "أَمْرِنَا" سے مراد دین اسلام ہے، چنانچہ امام بغوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے الفاظ یوں بیان فرمائے ہیں:

---

❶ بحواله شرح صحيح البخاري از داؤد راز رحمه الله: ۱/ ۲۰۲ـ ۲۰۳.

❷ كتاب التعريفات از سيّد شريف الجرجاني، الحنفي، ص: ۳۳، رقم: ۲۷۳.

❸ صحيح بخاري، كتاب الصلح، رقم: ۲٦۹۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(( مَنْ أَحْدَثَ فِي دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ . )) ❶

''جس نے ہمارے اس دین (اسلام) میں (اپنی طرف سے) کوئی نئی بات کی جو اس سے نہیں، تو وہ مردود ہے۔''

دین اسلام میں بدعت ایجاد کرنے والے شخص پر دن و رات اللہ تعالیٰ کی لعنتیں اور پھٹکاریں برستی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَحْدَثَ فِي الْإِسْلَامِ حَدَثًا . )) ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اسلام میں کوئی نئی بات ایجاد کی۔''

اور نہ بدعتی راہِ راست پر آتا ہے، اور اسے توبہ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ . )) ❸

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ کو روک رکھا ہے۔''

کیوں کہ بدعتی اپنے عمل بدعت کو ثواب سمجھ کر کرتا ہے اور ثواب کے کام سے توبہ کیسے کی جا سکتی ہے؟ حالانکہ بدعت خواہ کتنی ہی اچھی اور بھلی معلوم ہو وہ بدعت ہی ہوتی ہے جو بتدریج آگ میں لے جاتی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(( كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَإِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَنَةً . )) ❹

''ہر بدعت گمراہی ہے، اگرچہ لوگ اسے اچھا ہی تصور کریں۔''

اور آپ ﷺ کی عمومی حدیث ہے جو آپ ہر خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا کرتے تھے:

(( فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، اَلضَّلَالَةُ فِي

---

❶ شرح السنة، باب ردّ البدع والأهواء، رقم: ١٠٣.

❷ مسند الربيع، رقم: ٣٧٢.

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٣/ ٢٨١.

❹ السنة للمروزي، رقم: ١١٤ـ ذم الكلام للهروي، رقم: ٢٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّارِ . )) ❶

''دین میں ہر نیا کام بدعت، اور ہر بدعت گمراہی ہے، گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔''

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( مَنِ ابْتَدَعَ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةً يَرَاهَا حَسَنَةً فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا خَانَ الرِّسَالَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾[المائدة: ٥])) ❷

''جس نے اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کی اور اس کو وہ نیکی خیال کرتا ہے، تو تحقیق اس نے یہ گمان کیا کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ: آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا ہے۔''

دورِ حاضر کی بدعات میں سے ایک بدعت ''عید میلاد'' کا منانا بھی ہے۔ یہ عید نہ تو نبی کریم ﷺ نے منائی، اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور نہ ہی تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے، حتی کہ ائمہ اربعہ نے بھی نہیں منائی۔ اور نہ ہی یہ کام ان کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ چنانچہ دیدار علی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''میلاد شریف کا سلف صالحین سے قرونِ اولیٰ میں کوئی ثبوت نہیں، یہ بعد میں ایجاد ہوئی۔'' ❸

**سوال:**......میلاد کی عیدوں کے منانے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:**......میلاد کی عیدوں کے منانے کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ

---

❶ مسند أحمد: ٤/ ١٢٧، صحيح مسلم، رقم: ٢٠٠٥.

❷ كتاب الإعتصام للشاطبي: ١/ ٤٩.

❸ رسول الكلام في بيان المولد والقيام، ص: ١٥، بحواله بریلویت از احسان الهی ظهیر، ص: ١٧٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں بدعت ہے کہ:

(( مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. )) ❶

''جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں تعلیقاً مگر جزم اور یقین کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ:

(( مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ. )) ❷

''جو کوئی ایسا عمل کرے جو ہمارے حکم کے مطابق نہ ہو تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

اور یہ سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کبھی بھی اپنا یومِ میلاد نہیں منایا، نہ کبھی اس کا حکم دیا اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کو یہ سکھایا۔ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کبھی بھی نبی ﷺ کا یومِ میلاد نہیں منایا، حالانکہ انھیں آپ ﷺ کی سنت کا سب سے زیادہ علم بھی تھا اور انھیں آپ ﷺ کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ محبت بھی تھی، وہ آپ کی اتباع اور پیروی کے بھی شدید حریص تھے، لہٰذا اگر عید میلاد النبی منانے کا شریعت میں کوئی حکم ہوتا تو وہ یقیناً اسے بڑھ چڑھ کر مناتے، اسی طرح ابتدائی فضیلت والی صدیوں میں علماءِ کرام میں سے کسی نے بھی اسے منایا نہ منانے کا حکم دیا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عید میلاد النبی کا اس شریعت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، جسے حضرت محمد ﷺ لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور تمام مسلمانوں کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ اگر نبی ﷺ نے عید میلاد کو منایا ہوتا تو ہم بھی اسے ضرور ضرور مناتے اور

---

❶ صحیح بخاري، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح، رقم: ٢٦٩٧، صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الاحكام الباطلة، رقم: ١٧١٨.

❷ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة، رقم: ١٧١٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوگوں کو اس کے منانے کی دعوت بھی دیتے، کیونکہ بحمد اللہ! ہم آپ کی سنت کے اتباع اور آپ کے امر و نہی کی تعظیم کے شدید حریص ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے، اور ہر اس کام سے محفوظ رکھے جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو۔ (( إِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيمٌ . )) ❶

## ۱۸...... شریعت اسلامیہ میں طعن کرنا:

شریعت اسلامیہ میں طعن کرنا نواقضِ ایمان میں سے ہے، جیسے کہ ارکانِ اسلامی سے کسی ایک پر طعن کرنا اور اس کی توہین کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ ﴾ [التوبة: ٦٥]

"اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم تو یونہی گپ شپ کرتے تھے اور دل بہلاتے تھے، آپ کہیے کہ کیا تم لوگ اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کا مذاق اُڑاتے تھے۔"

سیّدنا سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (( كُلْ بِيَمِينِكَ . )) ......"دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔" کہنے لگا: (( لَا أَسْتَطِيعُ . )) ......"میں اس سے نہیں کھا سکتا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (( لَا اسْتَطَعْتَ . )) ......"تو نہ ہی کھا سکے۔" چنانچہ ایسے ہی ہوا، اور واقعتاً اس کا دایاں ہاتھ مفلوج ہو گیا۔ ❷

ہمارے معاشرہ میں عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ جو آدمی سنت کے مطابق نماز پڑھتا ہے،

❶ فتوی اسلامیہ، جلد اوّل، ص: ١٦٦ شیخ ابن باز رحمه الله.
❷ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، رقم: ٢٠٢١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس پر مختلف انداز میں پھبتیاں چسپاں کی جاتی ہیں۔ اگر کسی اللہ کے بندے نے نماز میں رفع الیدین کی تو کہا گیا کہ یہ مکھیاں اُڑا رہا ہے یا اُڑنے لگا ہے۔ اسی طرح کسی نے شلوار ٹخنوں سے اوپر کی تو کہا گیا کہ کیا ندی یا نالہ عبور کرنے کا ارادہ ہے۔ کوئی روزہ رکھتا ہے تو بعض جدت پسند سے فقر فاقے سے بچاؤ کا ایک ذریعہ کہہ دیتے ہیں۔ وَقِسْ عَلٰى هٰذَا!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹-جے ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر ..........................

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مطبوعات ادارہ

- اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی محبت کے تقاضے
- ہم پر نبی کریم ﷺ کے حقوق
- مسنون وظائف واذکار اور شرعی طریقۂ علاج
- خوف الٰہی سے بہنے والے آنسو
- توبہ مگر کیسے؟ حقیقت، فضائل، شروط اور طریقہ کار
- شرک کے چور دروازے
- نبی کریم ﷺ کی نماز
- خواتین اسلام کے لیے نبی رحمت ﷺ کی پانچ سو نصیحتیں
- منہج سلف صالحین
- شانِ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام
- ریاکاری کی ہلاکتیں
- گناہ اور توبہ
- محبت، کیوں، کس سے اور کیسے
- علم اور تقویٰ
- دعوت اسلامی کو عام کرنے کے لیے صحیح فضائل اعمال
- اللہ عزوجل کی پہچان
- عقیدہ اہل سنت والجماعت
- ایمان اور عمل صالح
- سنت نبوی ﷺ اور ہم
- شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم بزبانِ مصطفیٰ ﷺ
- اولیاء اللہ کی پہچان
- مصائب ومشکلات اور ان کا مؤثر حل
- اسلام کا نظام حقوق وفرائض
- اسلام کا نظام اخلاق وادب
- نیکی اور برائی

انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی
الفضل مارکیٹ، 17۔ اردو بازار لاہور
فون 042-7357587

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ